کتاب "ض"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالی

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الضَّادِ

"ض" حروف تہجی میں سے یہ پندرھواں حرف ہے اور صفات میں یہ حرف ظائے معجمہ سے مشابہ ہے گو مخرج اُس کا اور ہے اور اسی لئے عوام کو ضاد اور ظاء میں تمیز کرنے کی تکلیف نہیں ہے اُس کا عدد حساب جمل میں آٹھ سو ہے۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْهَمْزَةِ

ضَوْءٌ۔ روشنی۔

(صاحبِ مجمع البحار نے اس باب میں غلطی سے ضَوْءٌ کو ذکر کیا ہے حالانکہ یہ اُس کا باب نہیں ہے)۔ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَلَا يَرَى شَيْئًا۔ آنحضرتؐ نبوت سے پہلے (مراقبہ میں) صرف روشنی دیکھتے تھے اور کوئی چیز نہیں دیکھتے تھے (پھر اللہ تعالیٰ نے رفتہ رفتہ آپ کو فرشتے دکھلائے اس سے یہ مقصد تھا کہ آپ ڈر نہ جائیں)۔

ضِئْبٌ۔ دریا کا ایک جانور ہے یا موتی کا دانہ۔

ضُؤْبَان۔ موٹا۔ قوی مرد یا اونٹ۔

ضَأْدٌ۔ جھگڑنا۔ عورت کی شرمگاہ۔

ضُؤُوْدٌ۔ زکام۔

ضَأْزٌ۔ ظلم کرنا۔ گھٹانا۔ کم کرنا۔

ضِيْزٰى۔ ناقص۔ گھٹیا۔ بھونڈی۔

ضَأْضَأَةٌ۔ لڑائی میں آواز بلند کرنا۔

ضِئْضِئٌ۔ اصل کان۔ معدن۔ نسل۔

يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔ اس شخص کی اصل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن (زبان سے) پڑھیں گے مگر وہ اُن کے ہنسلیوں کے نیچے نہ اُترے گا (دل پر اُس کا کچھ اثر نہ ہوگا) وہ دین سے اس طرح صاف نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور میں سے پار نکل جاتا ہے (اُس میں خون گوشت وغیرہ کچھ لگا نہیں رہتا یہ حدیث آپ نے خارجیوں کے باب میں فرمائی۔ دوسری حدیث سے نکلتا ہے کہ وہ ظاہر میں بڑے نمازی اور پرہیزگار ہوں گے بلکہ ہمیشہ روزہ دار اور تہجد گذار مگر ایمان کا نور اُن کے

دلوں میں نہ ہوگا)۔

أَعْطَيْتُ نَاقَةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَ مِنْ نَسْلِهَا أَوْ قَالَ مِنْ ضِئْضِئِهَا فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهَا حَتّٰى تَجِيْءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوْلَادُهَا فِي مِيْزَانِكَ (حضرت عمرؓ نے کہا) میں نے اللہ کی راہ میں ایک اونٹنی دی پھر میں نے یہ قصد کیا کہ اُس کی نسل میں سے ایک جانور خریدوں میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا آپ نے فرمایا (مت خرید) رہنے دے قیامت کے دن وہ اپنی آل و اولاد سمیت تیرے اعمال کے ترازو میں رکھی جائے گی (ایسا ہی ایک گھوڑی کے خریدنے سے بھی آپ نے منع فرمایا جس کو حضرت عمرؓ خیرات کر چکے تھے)۔

ضُؤَاكٌ۔ زکام۔

ضُئِكَ الرَّجُلُ۔ اُس کو زکام ہو گیا۔

ضَأْلٌ۔ چھوٹا سمجھنا۔ چھوٹا کرنا۔

ضَآلَةٌ۔ چھوٹا ہونا۔

تَضَاؤُلٌ۔ چھوٹا بننا۔

ضُؤُلَةٌ۔ ضعیف نحیف جیسے ضَئِيْلٌ ہے

وَإِنَّهُ لَيَتَضَاءَلُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ۔ وہ اللہ کے ڈر سے اپنے آپ کو چھوٹا اور حقیر کرتا ہے۔

تَضَاءَلَ الشَّيْءُ۔ وہ سمٹ کر چھوٹی ہو گئی۔

إِنِّيْ أَرَاكَ ضَئِيْلًا شَخِيْتًا۔ میں تجھ کو دُبلا ضعیف دیکھتا ہوں (یہ حضرت عمرؓ نے جن سے کہا)۔

إِنَّكَ لَضَئِيْلٌ۔ تو تو دُبلا حقیر ناتواں ہے۔ لاغر و نحیف ہے۔

ضَأْنٌ۔ بھیڑ۔

أَضْأَنَ الرَّجُلُ۔ اُس کی بھیڑیں بہت ہو گئیں۔

ضَائِنٌ۔ ضعیف پیٹ لٹکا ہوا۔

ضَأْنٌ کی جمع أَضْؤُنٌ ہے۔

مَثَلُ قُرَّاءِ هٰذَا الزَّمَانِ كَمَثَلِ غَنَمٍ ضَوَائِنَ ذَاتِ صُوْفٍ عِجَافٍ۔ اس زمانہ کے قاریوں کی مثال ایسی ہے جیسے بھیڑیں بال بڑے بڑے لیکن اندر سے دُبلی (گوشت ندارد)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْبَاءِ

ضَبَأٌ۔ زمین سے لگ جانا یا لگا دینا چھپ جانا۔

إِضْبَاءٌ۔ چھپانا۔ خاموش ہو جانا۔

ضَبِيْءٌ۔ زمین سے لگا ہوا۔

فَضَبَأَ إِلٰى نَاقَتِهٖ۔ اپنی اونٹنی کی آڑ میں زمین سے لگ گیا (چھپ گیا)۔

فَإِذَا هُوَ مُضْبِئٌ۔ ناگاہ وہ زمین سے چپکا ہوا تھا۔

ضَبَأَ إِلَيْهِ یا أَضْبَأَ۔ اُس کی پناہ لی اُس کی آڑ میں چھپ گیا۔

وَأَضْبَأَ إِلَى إِضْبَاءَ السَّبُعِ لِطَرِيْدَتِهٖ۔ میرے پیچھے لگ گیا جیسے درندہ اپنے شکار کے پیچھے لگ جاتا ہے۔

ضَبٌّ۔ بہنا یا خون اور تھوک بہنا خاموش ہونا۔

ضَبٌّ۔ گوہ۔ سوسمار، گورپھوڑ، اور ایک بیماری کو بھی کہتے ہیں جو اونٹ کی کہنی اور سینہ میں ورم سے ہو جاتی ہے اور غیظ اور کینہ کو بھی اور ہونٹ کی بیماری جس سے خون بہتا رہتا ہے۔

إِنَّ أَعْرَابِيًّا أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَقَالَ إِنِّيْ فِيْ غَائِطٍ مُضِبَّةٍ۔ ایک گنوار آنحضرتؐ کے پاس گھوڑپھوڑ (گوہ) لیکر آیا کہنے لگا میں ایسی زمین میں رہتا ہوں جہاں گھوڑپھوڑ (گوہ) بہت ہیں (مشہور یوں ہے

مَضَبَّۃٌ یعنی وہ زمین جہاں گھوڑپھوڑ (گوہ) ہوں۔
اَضَبَّتْ اَرْضُ فُلَانٍ۔ اُس کی زمین میں گوہ بہت ہوگئے (مَضَبَّۃٌ کی جمع مَضَابٌّ ہے)۔
لَمْ اَزَلْ مُضِبًّا بَعْدُ۔ میرے دل میں اُس کے بعد سے برابر کینہ رہا۔
کُلٌّ مِّنْهُمَا حَامِلٌ ضَبٍّ لِصَاحِبِهٖ۔ اُن میں ہر ایک اپنے ساتھی سے کینہ رکھتا ہو۔
فَغَضِبَ الْقَاسِمُ وَاَضَبَّ عَلَيْهَا۔ قاسم بن محمدؒ غصے ہوئے اور اُن کے دشمن بن گئے۔
فَلَمَّا اَضَبُّوْا عَلَيْهِ۔ جب اُنھوں نے پے در پے بولنا شروع کیا اور سب مستعد ہوگئے۔
كَانَ يُفْضِيْ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ اِذَا سَجَدَ وَهُمَا تَضِبَّانِ دَمًا۔ وہ اپنے ہاتھ زمین پر جھکاتے سجدے میں اور ہاتھوں سے خون ٹپکتا رہتا (معلوم ہوا کہ خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا)۔
ضَبَّتْ لِثَاتُهٗ دَمًا۔ اُس کے مسوڑھے سے خون بہنے لگا۔
مَا زَالَ مُضِبًّا مُذِ الْيَوْمِ۔ آج کے دن سے برابر آپ کے مسوڑھے سے خون ٹپکتا رہا (بات کرتے وقت خون نکلتا)۔
اِنَّ الضَّبَّ لَيَمُوْتُ هُزْلًا بِذَنْبِ ابْنِ اٰدَمَ سوسمار (گھوڑپھوڑ) دُبلا ہوکر اپنے سوراخ میں آدمیوں کے گناہوں کی وجہ سے مرجاتا ہے (اُن کے گناہوں کے وجہ سے پانی نہیں برستا گھوڑپھوڑ (گوہ) تک ہلاک ہوجاتے ہیں حالانکہ (گوہ) گھوڑپھوڑ بھوک کو بہت برداشت کرنے والا جانور ہے کئی دن تک اگر اُس کو کھانا نہ ملے تو زندہ رہتا ہے) ایک روایت میں ضَبٌّ کے بدلے حُبَارٰی ہے وہ ایک پرندہ ہے جو دانہ

کی تلاش میں بہت دور تک اُڑ جاتا ہے۔
لَوْ سَلَكْتُمْ جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوْهُ (تم بھی اگلی اُمتوں کے چال پر چلوگے اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسیں ہیں تو تم بھی گھسوگے۔
لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوْهُمْ۔ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں جائیں تو تم بھی جاؤگے (اُن کی پیروی کروگے)۔

مترجم کہتا ہے اگلی اُمتوں سے یہود اور نصاریٰ مراد ہیں۔

لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اَنْهٰى عَنْهُ۔ نہ میں گوہ کھاتا ہوں نہ اُس کے کھانے سے منع کرتا ہوں (کیونکہ گوہ حلال ہے مگر آنحضرت م نے ذاتی نفرت کی وجہ سے اُس کو نہیں کھایا یہ اور بات ہے)۔
اُكِلَ الضَّبُّ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ گھوڑپھوڑ (گوہ) آنحضرتؐ کے دسترخوان پر کھایا گیا (خالد بن ولیدؓ نے کھایا)۔
نَهٰى عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ۔ گوہ کھانے سے منع فرمایا (یہ حدیث ضعیف ہے اور بخاری و مسلم کی صحیح روایتوں کے مقابل نہیں ہوسکتی جن سے گوہ کی حِلت ثابت ہوتی ہے اور شاید یہ ممانعت تنزیہی ہو)۔
اَقِطًا وَّ اَضُبًّا۔ پنیر اور گھوڑپھوڑ (گوہ) (اَضُبٌّ جمع ہے ضَبٌّ کی)۔
ثُمَّ وَضَعَ ضَبِيْبَ السَّيْفِ۔ پھر تلوار کی دھار[ع] اُس پر رکھی (مجمع البحار میں ہے کہ صحیح ظُبَةُ السَّيْفِ ہے یعنی تلوار کی دھار کا کنارہ کیونکہ ضَبِيْب کہتے ہیں مُنھ سے خون بہنے کو اور وہ معنی یہاں نہیں بنتے ایک روایت میں صَبِيْبَ السَّيْفِ ہے صادِ مہملہ سے یعنی تلوار کا کنارہ)۔
فَاِذَا ضَبَابَةٌ وَّسَحَابَةٌ۔ یکایک کُہرا اور ابر آیا

[ع] محیط میں ہے کہ ضبیب السیف تلوار کی دھار بعضے ضباب السیف بھی کہتے ہیں ۱۲ منہ

لَيْسَ فِيهَا ضَبُوبٌ وَّلَا ثَعُولٌ۔ اُن میں کوئی بکری ایسی نہ ہو جس کے تھن کا سوراخ تنگ ہو یا کوئی تھن زائد ہو (جو عیب ہے)۔

فَأَصَابَتْنَا ضَبَابَةٌ فَرَّقَتْ بَيْنَ النَّاسِ میں مکہ کے راستہ میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھا اتنے میں ایک کُہراہم پر چھا گیا جس نے لوگوں کو جدا جدا کر دیا۔ (اندھیرے کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے)۔

اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَا مِنْ مِّنًى مِنْ طَرِيقِ ضَبٍّ۔ آنحضرتؐ صبح کو منا سے روانہ ہوئے ضب کے راستہ سے (ضب ایک پہاڑ کا نام ہے مسجدِ خیف کے پاس ایک روایت میں مِنْ طَرِيقِ ضَبَبٍ ہے یعنی نشیبی راستہ سے۔

ضَبَّةٌ۔ دروازہ کا پائزہ۔ دروازہ کا لوہے یا لکڑی کا موسلا۔ ضِبَابٌ جمع ہے۔

ضَبَّةُ بْنُ اُدٍّ۔ عرب کے ایک قبیلہ کا نام ہے یمامہ اور وادی العقیل (نجد) میں ان کی چراگاہیں تھیں، جنگ جمل میں حضرت عائشہ کا دفاع کرتے ہوئے اُن کے ستّر آدمی مارے گئے تھے۔

ضَبْثٌ۔ زور سے پکڑنا یا مٹھی سے پکڑنا۔ دُبلاپن اور موٹاپن دریافت کرنے کے لئے ٹٹولنا۔ مارنا۔

ضُبَاثٌ۔ شیر کے پنجے۔

لَا يَدْعُونِي وَالْخَطَايَا بَيْنَ اَضْبَاثِهِمْ۔ اللہ تعالٰے نے حضرت داؤد کو وحی بھیجی کہ بنی اسرائیل سے کہہ دو مجھ کو اس حال میں) نہ پکاریں جب گناہ اُن کی مٹھیوں میں ہوں (یعنی گناہوں میں مبتلا ہوں تو بہ نہ کی ہو کیونکہ ایسی حالت میں دعا قبول نہیں ہوتی)۔

ضَبَثْتُ عَلَى الشَّيْءِ۔ میں نے اُس کو مٹھی سے تھاما یا خوب مضبوط تھاما۔

فُضُلٌ ضُبَاثٌ میلے کچیلے کپڑے پہننے والیاں ہر چیز کو تھام لینے والیاں، مکّار فریبی، جو مال مل جائے اُس کو مار لینے والیاں ایک روایت میں مُئْنَاثٌ ہے (یعنی لڑکیاں جننے والیاں)

ضَبْجٌ۔ زمین پر پڑ جانا تھکن سے یا مار سے۔

ضَبْحٌ۔ گھوڑے کا آواز بلند کرنا، دوڑنا یا گھوڑے کے ہانپنے کی آواز۔

ضُبَاحٌ۔ لومڑی کی آواز۔

لَا يَخْرُجَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَى ضَبْحَةٍ بِلَيْلٍ۔ رات کے وقت کوئی آواز سنائی دے تو اُس کی طرف مت جاؤ (ایسا نہ ہو کہ کوئی نقصان پہنچے)۔

قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا ضَبَحَ ضَبْحَ الثَّعْلَبِ۔ اللہ اس کو تباہ کرے لومڑی کی طرح اُس نے آواز نکالی۔

اِنْ اُعْطِيَ مَدَحَ وَضَبَحَ۔ اگر اُس کو دیا جائے تب تو تعریف کرے اور چلّائے دینے والے سے جھگڑا کرے۔

فَاِنِّي وَالضَّوَابِحِ كُلَّ يَوْمٍ۔ میں قسم پکار کر پڑھنے والوں کی ہر دن۔

ضَبْرٌ۔ گٹھا بنانا پاؤں جوڑ کر کودنا۔

تَضْبِيرٌ۔ جمع کرنا، ٹھوس ہونا۔

يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ۔ دوزخ سے ٹولیاں ٹولیاں ہو کر نکلیں گے (یعنی جماعتیں جماعتیں ہو کر)۔

ضِبَارَة۔ گٹھا۔ کتابوں کا بنڈل۔

اَتَتْهُ الْمَلَائِكَةُ بِحَرِيرَةٍ فِيهَا مِسْكٌ مِنْ ضَبَائِرِ الرَّيْحَانِ۔ فرشتے اُس کے پاس ایک ریشمی ٹکڑا لائے ہیں جس میں مشک ہوتا ہے اور ریحان

کے گئے۔

اَلضَّبْرُ ضَبْرُ الْبَلْقَاءِ وَالطَّعْنُ طَعْنُ اَبِیْ مِحْجَنٍ کودنا تو بلقاء کا کودنا ہے (جو سعد بن ابی وقاص ؓ کا گھوڑا تھا) اور برچھا مارنا ابو محجن کا برچھا مارنا ہے۔ (ہوا یہ تھا کہ سعد بن ابی وقاص ؓ نے جنگ ایران میں ابو محجن کو شراب خواری کے جرم میں قید کیا تھا جب قادسیہ مقام میں جنگ ہونے لگی اور اُنھوں نے دیکھا کہ سواران ایران غلبہ کر رہے ہیں تو سعد کی بیوی سے ابو محجن نے کہا آپ ذرا مجھ کو چھوڑ دیجئے اور میں اللہ کو درمیان دیتا ہوں اگر میں بچکر آیا تو پھر اپنے آپ کو قید میں ڈالدوں گا سعد کی بیوی نے اُن کی رسیاں کھولدیں وہ سعد کے ایک گھوڑے پر جس کو بلقاء کہتے تھے سوار ہوئے اور ایرانی سواروں پر حملہ کیا جدھر حملہ کرتے اُدھر سے دشمن کو بھگا دیتے پھر جنگ سے فارغ ہو کر لوٹ کر آئے اور اپنے پاؤں بدستور قید میں ڈالدیئے اور جو اقرار سعد کی بیوی سے کیا تھا اُس کو پورا کیا۔ اُنھوں نے یہ حال سعد سے بیان کیا سعد نے اُن کو چھوڑ دیا)۔

جَعَلَ اللّٰهُ جَوْزَهُمُ الضَّبْرَ۔ اللہ تعالٰے نے اُن کا اخروٹ جوز البر کر دیا (یعنی بنی اسرائیل کو اخروٹ کے بدلے وہ دیا ضبر جنگلی اخروٹ کو کہتے ہیں)۔

اِنَّا لَا نَأْمَنُ اَنْ يَّاْتُوْا بِضُبُوْرٍ۔ ہم کو ڈر ہے کہیں وہ ضبور لیکر آئیں (ضُبُور جمع ہے ضَبْرَة کی یعنی دبابہ وہ یہ ہے کہ اندر لکڑیاں اُس کے اوپر کھالیں وغیرہ ڈالکر ایک حجرے کی طرح بناتے ہیں۔ اُس میں بیٹھ کر کچھ لوگ غنیم کے قلعہ کیطرف جاتے ہیں اور قلعہ کی دیوار میں نقب لگاتے ہیں قلعہ والوں کی مار اُن پر اثر نہیں کرتی)۔

ضَبْسٌ۔ الحاح کرنا۔ اصرار کرنا۔

ضَبَسٌ۔ خبیث ہونا۔

ضِبْسٌ۔ بدکار شریر۔

ضَبِسٌ۔ احمق، سخت گیر، اکھل کھرا، بدخلق، مکار (جیسے ضَبِيْسٌ ہے بمعنی ثقیل گراں جان نامرد احمق)۔

هُوَ ضَبِيْسٌ شَرٌّ۔ وہ بُرا آدمی ہے۔

اَلْفَلُوُّ الضَّبِيْسُ۔ گھوڑے کا بچھیرا سرکش اور سخت ضدی۔

ضَبِيْسٌ خَبُوْسٌ زبیر بن عوام رض سخت گیرا ور بدخلق ہیں (اُن کے مزاج میں نرمی اور خوش اخلاقی نہیں ہے)۔

ضَبْطٌ یا ضَبَاطَةٌ۔ مضبوطی سے حفاظت کرنا غالب ہونا مضبوط کرنا، درست کرنا، زور سے تھامنا

هُوَ اَضْبَطُ مِنْ ذَرَّةٍ۔ (عربی کا محاورہ ہے کہ) وہ تو چیونٹی سے بھی زیادہ زور سے تھامنے والا ہے (چیونٹی کا زور ضرب المثل ہے اپنے سے دو گنی تگنی چہار چند بلکہ صد چند چیز کو گھسیٹ کر لیجاتی ہے اور ایسے زور سے اُس کو تھامتی ہے کہ کبھی بلندی سے دونوں گرتے ہیں مگر وہ چیز اُس کے مُنھ سے نہیں چھوٹتی چیونٹے سے زخم کے دونوں کنارے پکڑواتے ہیں پھر اُس کا سر کاٹ دیتے ہیں لیکن وہ زخم نہیں چھوڑتا)۔

ضَبَطَ الْبِلَادَ۔ شہروں کا عمدہ انتظام کیا۔

رَجُلٌ ضَابِطٌ۔ ہوشیار منتظم آدمی ہے۔

ضَابِطَةٌ۔ قاعدہ۔ دستور العمل

ضَابِطِيَّه اور ضَبْطِيَّه پولس کے لوگ۔

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْاَضْبَطِ۔ کسی نے پوچھا اضبط کس کو کہتے ہیں (فرمایا جو شخص دونوں ہاتھوں سے

یکساں کام کرے یعنی بائیں ہاتھ سے بھی داہنے ہاتھ کی طرح کام کرے)۔

یَأْتِی عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ وَّاِنَّ الْبَعِیْرَ الضَّابِطَ وَالْمَزَادَتَیْنِ اَحَبُّ اِلَی الرَّجُلِ مِمَّا یَمْلِکُ۔ ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آنے والا ہے اُس وقت ایک زبردست اونٹ اور دو پکھالیں (پانی لانے کے لئے) اُس کو اپنے سارے مال سے زیادہ پسند ہوں گے (کیونکہ فتنہ و فساد کی وجہ سے آدمی جنگل میں رہنا پسند کرے گا وہاں پانی لانے کے لئے یہ اونٹ اور دو مشکیں ضروری ہیں)۔

فَتَضَبَّطُوْهُمْ وَاَصَابُوْا مِنْهُمْ (انصار کے کچھ لوگ سفر میں گئے اُن کا توشہ ختم ہو گیا کچھ کھانے کو نہ رہا آخر عرب کے ایک قبیلہ پر اُن کا گذر ہوا اُن سے کہا ہماری مہمانی کرو اور ہم کو کھانا کھلاؤ) لیکن انہوں نے مہمانی نہ کی تب اُن سے یہ کہا ہم کو قیمتاً کھانا دو ہمارے ہاتھ اسے بیچو انھوں نے یہ بھی نہیں کیا (بیچنے پر بھی رضامند نہوئے) تو انصاری لوگوں نے زبردستی اُن سے کھانا لیا (آخر کرتے کیا شرع کا مسئلہ بھی یہی ہے اگر کوئی آدمی بھوک سے مر رہا ہے اور دوسرے کے پاس کھانا ہو تو اُس سے مانگے اگر مفت نہ دے تو دام دیکر لے اگر دام سے بھی نہ دے تو اُس پر حملہ کرنا اور زبردستی اپنی ضرورت کے موافق اُس سے لے لینا درست ہے ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی مسافر کسی قوم کے پاس جا کر اُترے اور وہ اُس کی مہمانی نہ کریں تو اُس کو اپنی مہمانی کے موافق اُن کے مال میں سے لے لینا درست ہے)۔

ضِبَطْرٌ اور **ضَبَیْطَرٌ**۔ شیر اور موٹا ٹھوس۔

ضَبْعٌ۔ بازو بڑھانا (مارنے کے لئے) بازو حصہ کرنا ظلم کرنا بددعا کے لئے بازو پھیلانا جلدی چلنا (مونڈھے ہلاتے ہوئے) مائل ہونا۔

ضَبَعٌ۔ (مادہ کا) نر کی خواہش کرنا۔

اِضْطِبَاعٌ۔ ایک بازو کھول دینا۔

اِسْتِبْضَاعٌ۔ نطفہ لینا۔

فَرَسٌ ضَابِعٌ۔ بڑا دوڑنیوالا گھوڑا۔

اَکَلَتْنَا الضَّبُعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ ہم بجو کھا گیا (بجو مشہور جانور ہے جو مُردے گھسیٹ لے جاتا ہے یہاں مراد قحط اور گرانی ہے)۔

خَشِیْتُ اَنْ تَأْکُلَهُمُ الضَّبُعُ۔ مجھ کو ڈر ہے کہیں کال اُن کو نہ کھا جائے۔

فَاَخَذَتْ بِضَبْعَیْهِ وَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ فَقَالَ نَعَمْ وَلَکِ اَجْرٌ (آنحضرتؐ نے اپنے حج کے سفر میں ایک عورت پر سے گذرے اُس کا ایک چھوٹا سا بچہ تھا) اُس نے بچہ کے دونوں بازو تھامے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس کا بھی حج ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھ کو ملے گا (تو بڑے ہو کر اُس کو حج فرض دوبارہ ادا کرنا ہوگا)۔

یُبْدِیْ ضَبْعَیْهِ۔ اپنے دونوں بازو (سجدے میں) جدا رکھتے (یعنی پہلو سے علیحدہ) ایک روایت میں ہے کہ دونوں بازو اتنے الگ رکھتے کہ اُن کے نیچے سے بکری کا بچہ نکل جائے۔

طَعَنَ بِالسُّرْوَةِ فِیْ ضَبْعِهَا۔ تیر سے اُس کے پٹھے میں کو نچا دیا۔

اِنَّهٗ طَافَ مُضْطَبِعًا وَعَلَیْهِ بُرْدٌ اَخْضَرُ۔ آنحضرتؐ نے اضطباع کر کے طواف کیا آپ سبز چادر اوڑھے ہوئے تھے (طواف میں اضطباع یہ ہے کہ چادر کا درمیانی حصہ داہنی بغل کے نیچے کرے اور

اُس کے دونوں کنارے سینے اور پیٹھ کی طرف سے بائیں مونڈھے پر ڈال لے یعنی دونوں بغلیں کھلی رکھے بغل کو بھی ضبع کہدیتے ہیں کیونکہ بغل اور بازو دونوں ملے ہوئے ہیں)۔

فَیَمْسَخُہُ اللّٰہُ ضِبْعَانًا اَمْدَرَ۔ اللہ تعالے حضرت ابراہیمؑ کے باپ کو نر بجو کی صورت میں مسخ کر دے گا جو کیچڑ میں اور نجاست میں لتھڑا ہوا دکھائی دے گا (فرشتے اُس کو پکڑ کر دوزخ میں لے جائیں گے یہ مسخ اس واسطے ہوگا کہ حضرت ابراہیمؑ کی ذلت اور خواری نہ ہو اور دوسرے لوگوں میں وہ شرمندہ نہ ہوں کہ اُن کا باپ دوزخ میں جارہا ہے حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالےٰ کے خلیل ہیں اور آنحضرتؐ کے بعد تمام پیغمبروں سے اُن کا مرتبہ زیادہ ہے انھوں نے دعا بھی کی پروردگار میرے باپ کو بخشدے وہ گمراہ ہے مگر چونکہ اللہ تعالےٰ کا قانون یہ ہے کہ مشرک کو دوزخ سے نجات نہیں ملے گی اس لئے اُن کی دعا کا بھی کچھ اثر نہ ہوا اور اُن کے باپ مشرک ہونے کی وجہ سے دوزخ میں ڈالے گئے صرف اُن کی عزت بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ اُن کے باپ کو انسانی صورت سے نکال کر بجو کی صورت میں کر دے گا)۔

لَا تُعْطِہٖ اُضَیْبِعَ۔ آپ اس چھوٹے بجو کو یہ سامان نہ دیجئے (بلکہ ابوقتادہ کو دیجئے جو شیر کی طرح بہادر اور شجاع ہے ایک روایت میں اُصَیْبِغَ ہے اُس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے)۔

ضَبَغْطَرٰی۔ سخت، لمبا، احمق آدمی کھیت میں پرندوں کو ڈرانے کے لئے جو ایک مورت بنا کر کھڑی کرتے ہیں اور بچوں کو ڈرانے کا ایک کلمہ ہے۔

ضَبْنٌ۔ روک رکھنا، منع کرنا، تنگ ہونا۔

اِضْبَانٌ ۔ تنگ کرنا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الضُّبْنَۃِ فِی السَّفَرِ یا اللہ میں سفر میں عیال و اطفال کی کثرت سے پناہ مانگتا ہوں (کیونکہ سفر میں اکثر آدمی کو احتیاج لاحق ہوتی ہے اور احتیاج کے وقت عیال و اطفال کی کثرت ایک سخت مصیبت ہے)۔

ضُبْنَۃٌ یا ضِبْنَۃٌ۔ جو لوگ آدمی کے ماتحت ہوں یعنی متعلقین جن کا کھانا پینا اُس کے سر پر ہو یہ ماخوذ ہے ضِبْنٌ سے وہ مقام جو پہلو اور بغل کے درمیان ہے بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سفر میں خدا ایسے رفیقوں سے بچائے رکھے جو عیال و اطفال کی طرح سر کا بوجھ ہو جائیں نہ کام کریں نہ کاج کھانے کو حاضر)۔

فَدَعَا بِمِیْضَاۃٍ فَجَعَلَھَا فِیْ ضِبْنِہٖ۔ ایک وضو کا لوٹا منگوایا اُس کو اپنی گود میں رکھ لیا۔

اِضْطِبَانٌ ۔ گود میں لے لینا۔

اِنَّ الْکَعْبَۃَ تَفِیْئُ عَلٰی دَارِ فُلَانٍ بِالْغَدَاۃِ وَ تَفِیْئُ ھِیَ عَلَی الْکَعْبَۃِ بِالْعَشِیِّ وَکَانَ یُقَالُ لَھَا رَضِیْعَۃُ الْکَعْبَۃِ فَقَالَ اِنَّ دَارَکُمْ قَدْ ضَبَنَتِ الْکَعْبَۃَ وَلَا بُدَّ لِیْ مِنْ ھَدْمِھَا (حضرت عمرؓ نے کہا) فلاں شخص کا گھر کعبہ سے ایسا ملا ہوا ہے کہ صبح کو کعبہ کا سایہ اُس کے گھر پر پڑتا ہے اور شام کو اُس کا سایہ کعبہ پر چھا جاتا ہے اسی لئے اُس کو کعبہ کا شیر خوار کہتے تھے تو حضرت عمرؓ نے کہا اس گھر نے تو کعبہ کو گود میں اُٹھا لیا ہے میرے لئے اُس کا گرانا ضروری ہے (گود میں اُٹھا لیا یعنی اُس پر سایہ ڈالا)۔

یَا ابْنَ اٰدَمَ قَدْ حُذِّرْتَ ضِیْقِیْ وَنَتْنِیْ وَضِبْنِیْ (جب آدمی قبر میں گاڑا جاتا ہے تو قبر اُس سے کہتی

ہے) اے آدم کے بیٹے تجھ کو میری تنگی اور بدبو اور میرے پہلو میں آنے سے ڈرایا گیا تھا پر تو نے کچھ خیال نہ کیا اور بےفکری سے گناہوں میں مشغول رہا۔ (ضِبْنٌ بمعنی جنب پہلو اور ناحیہ کونہ اس کی جمع اَضْبَانٌ ہے)۔

لَا یَدْعُوْنِیْ وَالْخَطَایَا بَیْنَ اَضْبَانِہِمْ۔ مجھ سے اُس حالت میں دعا نہ کریں جب گناہ اُن کے پہلوؤں پر ہوں (ورنہ دعا قبول نہ ہوگی دعا اُسی وقت قبول ہوتی ہے جب گناہوں سے توبہ کریں)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْجِیْمِ

ضَجٌّ۔ شور مچانا۔

ضَجَّۃٌ۔ چیخ پکار۔

ضَجِیْجٌ۔ چیخنا۔ پکارنا، رونا پیٹنا۔

تَضْجِیْجٌ۔ چل دینا، مائل ہونا۔

مُضَاجَّۃٌ اور ضِجَاجٌ۔ شور وشغب کرنا۔

اِضْجَاجٌ۔ چلّانا شور مچانا۔

لَایَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَضِجُّوْنَ مِنْہُ اِلَّا اَرْدَفَہُمُ اللّٰہُ اَمْرًا یَشْغَلُہُمْ عَنْہُ۔ جب کوئی زمانہ ایسا لوگوں پر آئے گا کہ وہ اُس سے چیخیں چلائیں گے (جزع اور فزع کریں گے) تو اللہ اُس کے ساتھ ہے اُن کو ایسے کام میں مبتلا کرے گا کہ وہ اُس کو بھول جائیں گے (اُس کام میں ایسے مشغول ہوں گے کہ زمانہ کی خرابی بھول جائیں گے)۔

عُبْرًا ضَاجِّیْنَ۔ گرد آلود پکارنے والے (یعنی لبیک بلند آواز سے پکارنے والے)۔

فَضَجَّ نَاسٌ۔ کچھ لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

فَضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ۔ مسلمان پکار کر رو دیئے۔

وَضَجَّتْ عَرَصَاتُہَا۔ اُس کے میدانوں میں آوازیں بلند ہوئیں۔

اَرْبَعُ بِقَاعٍ ضَجَّتْ اِلَی اللّٰہِ۔ چار زمین کے ٹکڑوں نے اللہ سے فریاد کی (رو کر عرض کیا)۔

مَا اَکْثَرَ الضَّجِیْجَ وَاَقَلَّ الْحَجِیْجَ۔ یہ چیخ پکار تو بہت ہے اور حاجی لوگ کم ہیں۔

ضَجَرٌ۔ تنگ دل ہونا، پریشان ہونا، بدخُلق ہونا (جیسے تَضَجُّرٌ ہے)۔

اِیَّاکَ وَالْکَسَلَ وَالضَّجَرَ اِنَّہٗ مَنْ کَسِلَ لَمْ یُؤَدِّ حَقًّا وَمَنْ ضَجِرَ لَمْ یَصْبِرْ عَلٰی حَقٍّ۔ سُستی اور تنگ دلی سے بچے رہو سُست آدمی سے حق ادا نہیں ہوتا (نہ اللہ کا حق ادا کرتا ہے نہ بندوں کا) اور تنگدلی میں حق پر صبر نہیں ہوسکتا۔

ضَجْعٌ یا ضُجُوْعٌ۔ زمین پر پہلو لگانا۔ ڈوبنے کے قریب ہونا۔

تَضْجِیْعٌ۔ قصور کرنا۔ سُستی کرنا۔

مُضَاجَعَۃٌ۔ ایک ساتھ لیٹنا جماع کرنا۔

اِضْجَاعٌ۔ پہلو پر لٹانا جھکانا۔

اِضْطِجَاعٌ اور اِنْضِجَاعٌ۔ کروٹ پر لیٹنا۔

کَانَتْ ضِجْعَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَدَمًا حَشْوُہَا لِیْفٌ۔ آنحضرتؐ جس توشک پر سوتے تھے وہ چمڑے کی تھی اُس کے اندر کھجور کی چھال بھری تھی۔

جَمَعَ کُوْمَۃً مِّنْ رَمْلٍ وَانْضَجَعَ عَلَیْہَا۔ حضرت عمرؓ نے ریت کا ایک چبوترہ بنایا اور اُس پر لیٹے (ریت کو اکٹھا کرکے ایک ٹیلہ سا کرلیا اُس پر لیٹ گئے)۔

اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَکَ۔ جب تو اپنی خوابگاہ پر جانے لگے (سونے کا قصد کرے)۔

اِضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ (فجر کی سنتیں پڑھ
کر آپ داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے (اہلحدیث
کے نزدیک یہ سنت ہے اور امام ابن حزم نے
اس کو واجب کہا ہے کیونکہ دوسری حدیث میں
بصیغہ امر وارد ہے)۔
فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ۔ یعنی فجر کی
دو سنت پڑھ کر داہنی کروٹ پر لیٹ رہے
(امام مالک اور بعض علماء نے اس کو بدعت سمجھا
ہے اور ابن مسعودؓ نے بھی اس کا انکار کیا ہے
اور نخعیؒ نے کہا یہ شیطانی لیٹنا ہے)۔
بَابُ الضِّجْعَةِ۔ کس طرح لیٹے اس باب میں یہ بیان
ہے۔ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ۔ بھوک بری ساتھ
لیٹنے والی ہے (کیونکہ بھوک کی وجہ سے آدمی
بیقرار ہو جاتا ہے نہ عبادت میں جی لگتا ہے نہ
دنیا کا کوئی کام ہوتا ہے)۔
بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ۔ مومن کی خوابگاہ بری ہے
فُرِغَ مِنْ مَضْجَعِهٖ وَاَثَرِهٖ۔ اس کی سکون اور
حرکت سب سے فراغت ہو گئی ہے (سب اس کی
تقدیر میں لکھا جا چکا ہے)۔
عَجِّلُوْا مَوْتَاکُمْ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ۔ اپنے مردوں
کو ان کی خوابگاہوں (یعنی قبروں) کی طرف لے
جانے میں جلدی کرو (دفن میں دیر نہ لگاؤ)۔
اِخْتَارُوْا لِنُطَفِکُمْ فَاِنَّ الْخَالَ اَحَدُ الضَّجِیْعَیْنِ
اپنے نطفے ڈالنے کے لئے اچھی شریف عورتیں
چنو اس لئے کہ ماموں بھی دونوں ساتھ لیٹنے
والوں میں سے ایک ہے (مطلب یہ ہے
کہ جب بچہ کا ماموں شریف ہوگا تو اس کا بھانجا
بھی شریف ہوگا اگر وہ رذیل ہوگا تو اس کی بہن
کا بیٹا بھی رذیل ہوگا گو باپ شریف ہو غرض
ننھیال کا اثر بچوں پر بہت پڑتا ہے اسی لئے
شریف خاندانی عورت سے نکاح کرنا چاہئے)
لَیْسَ فِی الْمُضَاجَعَةِ وُضُوْءٌ۔ عورت کے
ساتھ لیٹنے سے وضو نہیں جاتا۔
ضَجَمٌ ٹیڑھا ہونا کج ہونا۔
تَضَاجُمٌ۔ اختلاف۔
اَضْجَمُ۔ جس کا منہ کج ہو (ٹیڑھے منہ والا)۔
ضَجْنَانُ۔ ایک مقام یا پہاڑ کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ
کے درمیان ہے۔
حَتّٰی اِذَا کَانَ بِضَجْنَانَ۔ جب ضجنان میں پہنچے۔
لَیْلَةٍ بَارِدَةٍ بِضَجْنَانَ۔ سرد رات میں ضجنان
کے مقام پر۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْحَاءِ

ضِحٌّ۔ سورج یا اس کی روشنی، کھلی ہوئی زمین جس پر
دھوپ پڑے۔
جَاءَ بِالضِّحِّ وَالرِّیْحِ (یہ عربوں کی ایک
مثل ہے) وہ چیز لے کر آیا جس پر سورج نکلتا
ہے اور جس کو ہوا لگتی ہے (یعنی بہت مال و
اسباب لیکر آیا)۔
یَکُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فِی الضِّحِّ وَالرِّیْحِ وَاَنَا فِی الظِّلِّ۔ آنحضرتؐ
تو دھوپ اور ہوا میں رہتے اور میں سایہ میں رہتا
(بعضوں نے کہا ضح اور ریح سے مراد یہ ہے
کہ آپ گھوڑوں اور لشکر کے درمیان رہتے)۔
لَا یَقْعُدَنَّ اَحَدُکُمْ بَیْنَ الضِّحِّ وَالظِّلِّ
فَاِنَّهٗ مَقْعَدُ الشَّیْطَانِ۔ تم میں سے کوئی
اس طرح نہ بیٹھے کہ اس کے بدن کا کچھ حصہ
دھوپ میں ہو اور کچھ سایہ میں کیونکہ یہ شیطان

کی بیٹھک ہے (طِبًّا بھی مضر ہے کہ آدھا بدن
دھوپ میں ہو آدھا سایہ میں یا تو سب دھوپ
میں رہے یا سب سایہ میں)
لَمَّا هَاجَرَ اَقْسَمَتْ اُمُّهٗ بِاللّٰهِ لَا يُظِلُّهَا ظِلٌّ
وَلَا تَزَالُ فِي الضِّحِّ وَالرِّيْحِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهَا
جب عیاش بن ابی ربیعہؓ نے ہجرت کی تو اُن کی
ماں نے خدا کی قسم کھائی کہ وہ سایہ میں نہ بیٹھے گی
بلکہ برابر دھوپ اور ہوا میں رہے گی یہاں تک
کہ عیاش اُس کے پاس لوٹ کر آئیں (مگر انہوں
نے اپنے ماں کی قسم کی کچھ پرواہ نہ کی اور
آنحضرتؐ کے پاس ہجرت کر کے چلے آئے)۔
لَوْ مَاتَ كَعْبٌ عَنِ الضِّحِّ وَالرِّيْحِ لَوَرِثَهُ
الزُّبَيْرُ۔ اگر کعب بن مالکؓ مال اسباب چھوڑ
کر مرتے تو زبیرؓ اُن کے وارث ہوتے (کیونکہ
آنحضرتؐ نے زبیر کو کعب بن مالک کا بھائی
بنا دیا تھا)۔
ضَحْضَحَةٌ۔ پتلا ہونا۔ اتھلا ہونا، پایاب ہونا۔
ضَحْضَاحٌ۔ وہ پانی جو اتھلا ہو ٹخنوں تک ہو یا
پنڈلیوں تک یا جس میں ڈباؤ نہ ہو۔
غَنَمٌ ضَحْضَاحٌ۔ بہت بکریاں۔
وَجَدْتُهٗ فِيْ غَمَرَاتٍ مِّنَ النَّارِ فَاَخْرَجْتُهٗ
اِلٰى ضَحْضَاحٍ مِّنْ نَّارٍ يَغْلِيْ مِنْهُ دِمَاغُهٗ۔
ابوطالب کو میں نے دوزخ کے ڈباؤ میں (گہری
تہوں میں) پایا پھر میں نے اُن کو وہاں سے نکال
کر اتھلی آگ میں رکھا (جو صرف اُن کے ٹخنوں
تک پہنچتی تھی) مگر وہ بھی اتنی سخت تھی کہ اُن کا بھیجا
اُس کی گرمی کی وجہ سے اُبل رہا تھا۔
مترجم کہتا ہے یہ حدیث صحیح ہے اور
اس سے رد ہوتا ہے اُن لوگوں کا جو کہتے ہیں کہ
ابوطالب ایمان پر مرے تھے۔ دوسری صحیح حدیث
میں ہے کہ ابوطالب کو مرتے وقت آنحضرتؐ
نے بہت سمجھایا کہ ایک بار لا اِلٰہ الا اللہ کہہ لیں
مگر انہوں نے نہ کہا اور آخری بات یہ کہی کہ میں
عبدالمطلب کے دین پر مرتا ہوں تیسری حدیث
میں ہے کہ جب ابوطالب مر گئے تو حضرت علیؓ
نے آنحضرتؐ سے عرض کیا آپ کا گمراہ بوڑھا
چچا مر گیا آپ نے فرمایا جا ایک گڑھا کھود کر اُس
کو اُس میں ڈال دے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ
کافروں کے حق میں جو شفاعت قبول نہ ہوگی اُس
کا مطلب یہ ہے کہ دوزخ سے نکلنا اور بہشت
میں جانا اُن کو نصیب نہ ہوگا مگر یہ ہو سکتا ہے
کہ شفاعت کی وجہ سے اُن کے عذاب میں
تخفیف ہو جیسے ابوطالب کے لئے ہوا۔ ایک
شخص نے ابولہب کو بھی خواب میں دیکھا اُس
نے بیان کیا کہ پیر کے دن کچھ پانی پینے کے لئے
مجھ کو مل جاتا ہے یہ اُس کا اجر ہے جو میں نے
ثویبہ کو آنحضرتؐ کی ولادت کی خوشی میں آزاد
کر دیا تھا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ
بعضے اموات مرنے کے ساتھ ہی دوزخ
یا بہشت میں بھیج دیئے جاتے ہیں۔
جَانَبَ غَمْرَتَهَا وَمَشٰى ضَحْضَاحَهَا وَمَا
ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ۔ حضرت عمرؓ دنیا کے ڈباؤں
سے الگ رہے اور اُس کے اتھلے مقام میں
چلے کہ اُن کے پاؤں بھی تر نہیں ہوئے (یعنی
دنیا سے بالکل الگ تھلگ رہے)۔
ضَحْلٌ [عہ]۔ پتلا ہونا۔ رقیق ہونا۔
ضَحَلَ الْغَدِيْرُ۔ تالاب کا پانی کم ہو گیا۔
بَلَدُكُمْ ضَحْلٌ وَمَاؤُكُمْ ضَحْلٌ۔ تمہارا شہر قحط

عہ۔ اس کو ضحک کے بعد بیان کرنا تھا مگر صاحب مجمع اور سیوطی سب نے ضحک سے پہلے اُس کو بیان کیا ہے ہم نے بھی اُن کی متابعت کی ۱۲ منہ

زدہ ہے اور تمہارا پانی اُتھلا ہے۔
وَلَنَا الضَّاحِيَةُ مِنَ الضَّحْلِ۔ کھلا اُتھلا پانی ہمارا ہے (ایک روایت میں مِنَ الْبَعْلِ ہے اُس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے)۔

ضَحْكٌ یا ضِحْكٌ یا ضِحِكٌ یا ضَحِكٌ ہنسنا۔
ضَحَكٌ۔ تعجب کرنا۔ گھبرانا، چمکنا۔ کھل جانا۔ کلی پھوٹنا، آواز بلند کرنا، حیض آنا، گوند بہنا، نمود ہونا۔
مُضَاحَكَةٌ۔ ایک دوسرے سے ہنسی کرنا، ہنسی میں غالب آنا۔
اِضْحَاكٌ۔ ہنسانا۔
تَضَاحُكٌ اور اِسْتِضْحَاكٌ۔ ہنسنا۔
اِمْرَأَةٌ ضَاحِكٌ۔ حیض والی عورت۔
يَبْعَثُ اللّٰهُ السَّحَابَ فَيَضْحَكُ أَحْسَنَ الضَّحِكِ۔ اللہ تعالیٰ ابر بھیجتا ہے۔ وہ اچھی طرح ہنستا ہے (یعنی چمکتا ہے جیسے ہنسنے میں آدمی کے دانت چمکتے ہیں ایسے ہی ابر میں بجلی چمکتی ہے تو گویا وہ ہنستا ہے)۔
ضَحِكَتِ الْأَرْضُ۔ یعنی زمین ہنسی لہلہائی یعنی اس نے پیداوار نکالی پھل پھول گھاس وغیرہ۔
مَا أَوْضَحُوْا بِضَاحِكَةٍ۔ انھوں نے ہنسنے کے لئے دانت نہیں کھولا (یعنی ذرا بھی نہیں ہنسے)۔
فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصْدِيْقًا لَهُ۔ آنحضرت ؐ اُس یہودی کی بات (کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک اُنگلی پر اور زمین کو ایک اُنگلی پر اُٹھا لے گا) سُن کر ہنس دیئے اُس کی بات کو سچ مان کر۔
مترجم کہتا ہے پچھلے متکلمین نے اس حدیث کی جو احادیثِ صفات میں سے ہے تاویل کی ہے اور اُنگلی سے قدرت مراد لی ہے بعضوں نے کہا آنحضرت ؐ اس لئے ہنسے کہ اُس یہودی کے خیال کو غلط سمجھا کیونکہ اُس نے اللہ تعالیٰ کے لئے اُنگلیاں ثابت کیں حالانکہ تاویل کی ضرورت نہیں جیسے اللہ تعالیٰ شانہٗ کے ہاتھ ہیں ویسے ہی اُس کی اُنگلیاں بھی ہیں اگر ہاتھ سے قدرت مراد ہوتی تو تثنیہ کے کیا معنے ہوں گے، بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ۔ اسی طرح اگر اُنگلی سے بھی قدرت مراد ہو تو اس حدیث کے کیا معنی ہوں گے، "اَلْقُلُوْبُ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ" یعنی دل اللہ تعالیٰ کے اُنگلیوں میں سے اُس کے دو اُنگلیوں کے درمیان ہیں ان متکلمین کا یہ شیوہ ہو گیا ہے کہ بنے یا نہ بنے وہ اپنے خیال اور اعتقاد کے مطابق اللہ اور رسول کے کلام کی تاویل کرنے میں کچھ باک نہیں کرتے حالانکہ اُن کو لازم تھا کہ اللہ اور رسول کے کلام سے اپنے اعتقاد اور خیال کی تصحیح کرتے اور جو اعتقاد اللہ اور رسول کے کلام کے خلاف ہوتا اُس کو رد کرتے اور باطل قرار دیتے۔ اب جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ آنحضرت ؐ اُس یہودی کے کلام کو رد کرنے کے لئے ہنسے اُن کا قول محض غلط ہے حدیث کی ایک روایت میں صاف تَصْدِيْقًا لَهُ موجود ہے یعنی یہودی کے کلام کی آپ نے تصدیق کی اور اگر آپ کے نزدیک یہودی کا یہ اعتقاد غلط ہوتا کہ اللہ تعؐ کی اُنگلیاں ہیں تو آپ خود دوسری حدیث میں کیوں ارشاد فرماتے کہ بندوں کے دل اللہ تعالیٰ کی دو اُنگلیوں کے درمیان ہیں اور پروردگار کیلئے

اُنگلیاں کیسے ثابت کرتے بات یہ ہے کہ ہاتھ اور اُنگلیاں اور مُنھ اور قدم اور کمر یہ سب اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہیں جیسے اُس نے اور اُس کے رسول نے ارشاد فرمایا مگر یہ ہاتھ اور اُنگلیاں اور مُنھ اور قدم اور کمر اُسی طرح بلا کیف ہیں جیسے اُس کی ذات مقدس بلا کیف ہے اور وہ مخلوقات کی مشابہت سے پاک ہے، تَعَالیٰ شَانُہ وَتقدّس۔

اِنَّ اللّٰہَ لَھُوَ اَضْحَکَ ۔ اللہ ہی نے ہنسایا (وہی ہنساتا ہے وہی رُلاتا ہے)۔

یَضْحَکُوْنَ قَالَ نَعَمْ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِھِمْ وہ ہنستے ہیں فرمایا ہاں لیکن ایمان اُنکے دلوں میں رہتا ہے (یعنی بہت نہیں ہنستے کیونکہ بہت ہنسنے سے دل مرجاتا ہے)۔

مِنْ ضِحْکِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ پروردگار کے ہنسنے سے یَضْحَکُ اللّٰہُ اللہ تعالیٰ ہنستا ہے (ہنسنا بھی اُس کی ایک صفت ہے اسی طرح تعجب کرنا جیسے سننا دیکھنا کلام کرنا پچھلے متکلمین اور معتزلہ نے اس صفت کی بھی تاویل کی ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اُس کے فرشتے ہنستے ہیں بعضوں نے کہا ہنسنے سے رضا اور خیر کا مادّہ مراد ہے بعضوں نے کہا متوجہ ہونا اور ہمارا جو مذہب ہے وہ اوپر بیان ہو چکا)۔

ضَحُوْکٌ ۔ آنحضرتؐ کا ایک نام ہے کیونکہ آپ ہنس مکھ اور خوش مزاج تھے جب بات کرتے تو تبسّم کے ساتھ اگر کوئی سختی بھی کرتا تو آپ اُس سے نرمی کرتے۔

فَضَحِکَتْ ۔ حضرت فاطمہ ہنس دیں۔ (ہُوا یہ کہ مرضِ موت میں آپ نے حضرت فاطمہ کو بلایا اور چپکے سے اُن کے کان میں فرمایا کہ میں اِس بیماری سے بچنے والا نہیں وہ رو دیں پھر اُن کے کان میں فرمایا، تو سب سے پہلے مجھ سے ملے گی یہ سن کر وہ ہنس دیں)۔

ثُمَّ تَبَسَّمَ یَضْحَکُ ۔ (آپ نے مرضِ موت میں حجرے کا پردہ اُٹھا کر صحابہ کو دیکھا وہ نماز میں صفیں باندھے کھڑے تھے) آپ یہ دیکھ کر ہنس دیئے (آپ کو یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ لوگ عبادتِ الٰہی میں اتفاق اور یکجائی کے ساتھ مصروف ہیں)۔

وَیْلٌ لِلَّذِیْ یُحَدِّثُ بِالْحَدِیْثِ لِیُضْحِکَ بِہِ الْقَوْمَ ۔ خرابی ہے اُس شخص کی جو باتیں بنا کر لوگوں کو ہنسائے (جیسے بھانڈ اور مسخرے کیا کرتے ہیں) امام غزالی نے کہا آنحضرتؐ بھی مزاح کیا کرتے تھے یعنی "دل لگی"[ع۵] مگر زبان سے وہی بات نکالتے جو حق ہوتی اور کسی کو اُس سے ایذا نہ پہنچتی اگر کوئی شخص کبھی کبھی ایسا کرے تو مضائقہ نہیں لیکن یہ بڑی غلطی ہے کہ انسان ظرافت اور "دل لگی" کو اپنا پیشہ کر لے یا حد سے زیادہ اُس میں مشغول رہے اور اوپر سے یہ کہے کہ میں آنحضرتؐ کی پیروی کرتا ہوں اُس کی مثال یہ ہے جیسے کوئی حبشیوں کے ساتھ دن بھر رات بھر اُن کا ناچ گانا دیکھتا ہوا پھرتا رہے اور کہے کہ آنحضرتؐ نے بھی حضرت عائشہ کو اُن کا ناچ دکھلایا تھا انتہیٰ)۔

مترجم کہتا ہے مطلب امام غزالی کا یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے کبھی کبھی مزاح کیا ہے وہ بھی حق گوئی کے ساتھ اسی طرح ایک بار حضرت عائشہ کو حبشیوں کا کھیل دکھلایا تو اگر ایسا ہی کوئی یہ کام کبھی کبھی کرے تو اُس میں

ع۵ ظرافت اور خوش طبعی ۱۲ منہ

مباحت نہیں پر رات دن اُس میں مشغول رہنا یا اُس کو
پیشہ قرار دینا یہ شریعت کے خلاف ہے۔
میں کہتا ہوں امام کی یہ تقریر مسلّم نہیں ہے۔
جس کام کا جواز شارع سے ثابت ہے گو وہ
کبھی کبھی ہو اُس کو ممنوع نہیں کہہ سکتے۔ غایۃ
مافی الباب یہ ہے کہ اگر اُس کی وجہ سے عبادات
ضروری اور فرایض میں خلل واقع ہو تب وہ اس
حیثیت سے منع ہوگا نہ کہ فی ذاتہٖ وہ ممنوع
ہوگا اور بھانڈ اور مسخرگی کے پیشہ کی ممانعت دوسری
حدیث سے ثابت ہے جو ابھی اوپر گذری۔
اِنَّ کَثْرَۃَ الضِّحْکِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ۔ بہت
ہنسنا دل کو مار ڈالتا ہے (سخت کر دیتا ہے
اُس میں خوف الٰہی اور تضرّع اور زاری کا مادّہ
نہیں رہتا)۔
ضَحَّاکُ۔ ملکِ شام کے ایک ظالم بادشاہ کا
نام ہے جس کو فریدون بادشاہ نے زیر کیا
تھا۔ اِس نے جمشید شاہ ایران پر حملہ کر کے اسے
سیستان اور چین کی طرف دھکیل دیا تھا اور
پھر قید کر کے طرح طرح کی سزائیں دیں اور
قتل کر دیا۔

ضَحْلٌ۔ (اس کا بیان ضحک سے پہلے دیکھو)۔
ضُحُوٌّ یا ضُحِیٌّ۔ دھوپ میں آنا دھوپ لگنا
ظاہر ہونا۔
ضَحَا ظِلُّہٗ۔ وہ مر گیا۔

ضَحِیَ۔ دھوپ لگنا۔
ضَحِیَ ضَحَاءً۔ عرق آلود ہوا کھل گیا۔
تَضْحِیَۃٌ۔ دھوپ میں کھانا چاشت تک سونا
دھوپ میں آنا۔
ضَاحِیَۃٌ۔ بمعنی ناحیہ یعنی اطراف کے شہر اور
بستیاں۔
ضَوَاحِیْ۔ آسمان۔
اِنَّ عَلٰی کُلِّ اَھْلِ بَیْتٍ اَضْحَاۃً کُلَّ عَامٍ۔ ہر گھر
والوں پر ہر سال میں ایک قربانی ہے (یعنی ایک
بکری یا گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ ہر ایک
گھر کی طرف سے قربانی کرنا ضروری ہے۔
سنّت یہی ہے کہ سارے گھر والوں کی طرف
سے ایک بکری قربانی کی جائے)۔
اَضْحَاۃٌ اور اُضْحِیَۃٌ اور اِضْحِیَۃٌ اور
ضَحِیَّۃٌ قربانی کا جانور (ضحایا جمع ہے ضحیۃ
کی اور اَضَاحِیْ اُضْحِیَۃٌ کی)۔
ضَحّٰی بِکَبْشَیْنِ اَقْرَنَیْنِ مَوْجُوْئَیْنِ۔ آنحضرتؐ نے
دو سینگ دار مینڈھے خصّی قربانی کئے۔
بَیْنَمَا نَحْنُ نَتَضَحّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ ایک بار ہم آنحضرتؐ کے
ساتھ ناشتہ کر رہے تھے (یعنی چاشت کے وقت
کھانا کھا رہے تھے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے
کہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے)۔
ضَحَاءٌ۔ وہ وقت جب سورج چوتھائی آسمان تک
اونچا ہو جاتا ہے۔
اَلَا ضَحُّوْا رُوَیْدًا (یہ عرب کا محاورہ ہے)۔
اونٹوں پر آسانی کرو یعنی اُن کو یہاں چر لینے دو۔
فَلَقَدْ رَاَیْتُھُمْ یَتَرَوَّحُوْنَ فِی الضَّحَاءِ۔ میں نے
اُن کو دیکھا وہ دوپہر کے قریب آرام لیتے تھے یا

پنکھے کی ہوا لیتے تھے۔

ضَحْوَۃٌ۔ دن کا شروع حصہ سورج نکلنے پر۔

ضُحٰی۔ وہ وقت جب سورج ایک نیزہ یا دو نیزے بلند ہو جائے (اُسی سے ہے صَلٰوۃُ الضُّحٰی جو کئی حدیثوں میں وارد ہے)۔

اِضْحَوْا بِصَلٰوۃِ الضُّحٰی (حضرت عمرؓ نے کہا) چاشت کی نماز اپنے وقت پر پڑھو (یعنی سورج بلند ہوتے ہی پڑھ لو اُس میں دیر نہ کرو)۔

اَلَا ضَحِّ رُوَیْدًا اَقَدْ بَلَغْتَ الْهُدٰی۔ ذرا صبر کرو اب تم اپنی منزل تک پہونچ گئے ہو۔

فَاِذَا انْقَضَبَ عُمُرُہٗ وَضَحَا ظِلُّہٗ۔ جب اُس کی عمر تمام ہو گئی اُس کا سایہ دھوپ ہو گیا یعنی سایہ مٹ گیا یعنی وہ مر گیا۔

اَللّٰهُمَّ ضَاحَتْ بِلَادُنَا وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا یا اللہ ہمارا ملک دھوپ پڑنے والا ہو گیا (ابر کا نام نہیں ہر طرف دھوپ ہی دھوپ ہے) اور ہماری زمین گرد آلود ہو گئی (بارش نہ ہونے سے رات دن گرد اُڑتی رہتی ہے)۔

رَاٰی مُحْرِمًا قَدِ اسْتَظَلَّ فَقَالَ اَضْحِ لِمَنْ اَحْرَمْتَ لَہٗ (عبداللہ بن عمرؓ نے) ایک شخص کو دیکھا جو احرام کی حالت میں سایہ لے رہا تھا انہوں نے کہا تو نے جس کے لئے احرام باندھا (یعنی پروردگار کے لئے) اُسی کے لئے دھوپ میں رہ (یہ تکلیف بھی گوارا کر محدثین نے یوں ہی روایت کیا ہے۔ اَضْحِ اور صحیح اِضْحَ ہے)۔

فَلَمْ یَرُعْنِیْ اِلَّا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ضَحًا۔ میں اُس وقت ڈر گئی جب آنحضرتؐ سامنے آگئے (میرے پاس چلے آئے۔ کیونکہ آپ کا عقد حضرت عائشہ کے ساتھ ہو گیا تھا)۔

اِنَّ لَنَا الضَّاحِیَۃَ مِنَ الْبَعْلِ وَلَكُمُ الضَّامِنَۃُ مِنَ النَّخْلِ۔ جو کھجور کے درخت بستی کے باہر جنگل میں نمایاں ہوں وہ ہمارے ہیں اور جو بستی میں اور بستی کے اطراف میں ہیں وہ تمہارے ہیں۔

ضَاحِیَۃُ الظِّلِّ جس کا سایہ نہ ہو۔ فَعَلَہٗ ضَاحِیَۃً۔ .... دن دھاڑے، روز روشن میں اور علانیہ یہ کام کیا۔

اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْكَ مِنْ هٰذِهِ الضَّاحِیَۃِ میں تجھ پر اس کونے سے ڈرتا ہوں (یعنی اس جانب سے جو کھلا اور نمایاں ہے)۔

اَمَا اِنَّهَا ضَاحِیَۃُ قَوْمِكَ۔ وہ تو تیری قوم کا ملک ہے (یعنی شام کا ملک)۔

وَضَاحِیَۃُ مُضَرَ مُخَالِفُوْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ مُضَر کے ملک والے تو آنحضرتؐ کے مخالف ہیں۔

اَلْبَصْرَۃُ اِحْدَی الْمُؤْتَفِكَاتِ فَانْزِلْ فِیْ ضَوَاحِیْهَا۔ بصرہ تو اُن بستیوں میں سے ایک بستی ہے جو اُلٹ دی گئی تھی تو تو خاص بصرے میں نہ اُتر اُس کے اطراف میں اُتر۔

عَلَیْكَ بِضَوَاحِیْهَا۔ تو اُس کے اطراف میں رہ۔

قُرَیْشُ الضَّوَاحِیْ۔ قریش کے لوگ مکہ کے اطراف میں آباد ہیں۔

فِیْ لَیْلَۃٍ اِضْحِیَانٍ۔ چاندنی رات میں۔

اِضْحِیَانَۃٌ اور ضَحْیَاءُ۔ روشن۔

مَا اُخْبِرَ اَنَّہٗ صَلَّی الضُّحٰی۔ اُن کو اس کی خبر نہیں دی گئی کہ آنحضرتؐ نے چاشت کی نماز پڑھی (مگر دوسری روایتوں سے اُس کا پڑھنا آنحضرتؐ سے ثابت ہے۔ البتہ یہ نماز آپ نے کبھی کبھی شاذ نادر پڑھی ہے ہمیشہ نہیں

پڑھی لیکن تہجد کی نماز ہمیشہ پڑھی ہے) ۔
لَا یُصَلِّی الضُّحٰی اِلَّا اَنْ یَّجِیْءَ مِنْ مَّغِیْبِہٖ آنحضرت م چاشت کی نماز نہیں پڑھتے تھے مگر جب غائب ہو کر آتے (یعنی سفر سے لوٹ کر تو چار رکعتیں چاشت کی پڑھتے عبداللہ بن عمر رض نے اس کو بدعت کہا ہے اُن کا مطلب یہ ہے کہ مسجد میں جمع ہو کر پڑھنا یا ہمیشہ پڑھنا کرمانی نے کہا اُن کا مطلب یہ ہے کہ یہ نماز بدعتِ حسنہ ہے) ۔
اُمِرْتُ بِصَلٰوۃِ الضُّحٰی ۔ مجھ کو چاشت کی نماز پڑھنے کا حکم ہوا ہے (یہ روایت شاذ ہے کسی دوسری روایت میں ایسا منقول نہیں ہے کہ اس نماز کا حکم ہوا یا یہ نماز واجب ہے) ۔
وَذٰلِکَ ضُحًی ۔ یہ چاشت کی نماز تھی یا چاشت کا وقت تھا ۔
ثُمَّ ضَحّٰی بِہٖ ۔ پھر اُس کا ناشتہ کرایا (یہ ضَحّٰی قَوْمَہٗ سے ماخوذ ہے یعنی اپنی قوم کو دن کا کھانا کھلایا) ۔
فَاَضْحَیْتُ ۔ چاشت کا وقت ہو گیا ۔
شَہِدْتُ الْاَضْحٰی یَوْمَ النَّحْرِ ۔ میں دسویں تاریخ یوم النحر کو موجود تھا ۔
وَمَا یَضْحٰی فِیْہِمَا لِلّٰہِ وَحْدَہٗ ۔ رات اور دن میں جو چیزیں دکھلائی دیتی ہیں نمود ہوتی ہیں وہ سب اُس اکیلے اللہ ہی کی ملک ہیں ۔
ثُمَّ صَلّٰی ثَمَانَ رَکَعَاتٍ وَّ ذٰلِکَ ضُحًی ۔ پھر آٹھ رکعتیں چاشت کے نماز کی پڑھیں (اس کو صلوٰۃ الاوابین بھی کہتے ہیں ۔ اس حدیث سے چاشت کی آٹھ رکعتیں ثابت ہوتی ہیں ۔ دوسری حدیث میں چار رکعتیں مذکور ہیں) ۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْخَاءِ

ضَخْمٌ ۔ یا ضَخَامَۃٌ دلدار ہونا موٹا ہونا ۔
تَضْخِیْمٌ ۔ دلدار کرنا موٹا کرنا ۔
ضُخَامٌ ۔ موٹا، فربہ، دلدار (جیسے ضَخْمٌ اور ضَخَمٌ ہے) ۔
مِضْخَمٌ ۔ سخت مار لگانے والا سردار ۔ عالی ہمت شریف ۔
بَہْ بَہْ اِنَّکَ لَضَخْمٌ ۔ واہ واہ تو تو موٹا ہے ۔
ضَاخِیَۃٌ ۔ آفت مصیبت جیسے دَاہِیَۃٌ ہے ۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الدَّالِ

ضَدٌّ ۔ غالب آنا، پھیر دینا، نرمی سے روکنا پھیر دینا ۔
مُضَادَّۃٌ ۔ مخالفت کرنا ۔
اِضْدَادٌ ۔ غصہ ہونا ۔
تَضَادٌّ ۔ اختلاف ۔
ضِدٌّ ۔ مثل مخالف دشمن (اُس کی جمع اَضْدَادٌ ہے) ۔
لَاضِدَّ لَہٗ وَلَا نِدَّ کوئی اُس کا جوڑ اور برابر والا نہیں ۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الرَّاءِ

ضَرْءٌ ۔ پوشیدہ ہونا ۔
مَشَوْا فِی الضَّرَاءِ ۔ درختوں کے جھنڈ میں چلے (یعنی اُن کی آڑ میں چھپ کر) ۔
فُلَانٌ یَمْشِی الضَّرَاءَ (یہ عرب کا محاورہ ہے) فلاں شخص درختوں کے آڑ میں چھپ کر چلتا ہے ۔
ہُوَ یَدِبُّ لَہُ الضَّرَاءَ ۔ وہ رینگتا ہوا چپکے چپکے اُس کے پاس جاتا ہے (یعنی اُس سے

مکر اور فریب کرتا ہے)۔
وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِکَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّۃٍ
اور میں تجھ سے یہ چاہتا ہوں کہ تیری ملاقات کا شوق مجھ کو عطا فرمائے۔ بدون کسی ضرر اور نقصان کے جو میرے سیر اور سلوک (چلنے) میں خلل ڈالے۔
یَمْشُوْنَ الْخَفَاءَ وَیَدِبُّوْنَ الضَّرَّاءَ۔ پوشیدہ چال چلتے ہیں اور مکر و فریب کرتے ہیں۔
ضَرْبٌ۔ مارنا۔ چلدینا، روک دینا۔ اقامت کرنا۔ جماع کرنا، ملا دینا۔ فساد ڈالنا۔ بیان کرنا، تیرنا، ڈنک مارنا، جوش مارنا، حرکت کرنا، لمبا ہونا۔ اعراض کرنا، قائم کرنا، نصب کرنا، کھڑا کرنا، مقرر کرنا، ٹھرانا۔
ضَرَبٌ۔ سردی لگنا۔
تَضْرِیْبٌ۔ مارنا۔ ملا دینا۔
مُضَارَبَۃٌ۔ آپس میں مار پیٹ کرنا کچھ نفع ٹھرا کر دوسرے کو سوداگری کے لئے روپیہ دینا۔
اِضْرَابٌ۔ اقامت کرنا، اعراض کرنا۔
تَضَرُّبٌ۔ حرکت کرنا، جوش مارنا۔
اِضْطِرَابٌ۔ بیقرار ہونا۔ کمانا ایک دوسرے کو مارنا۔
تَضَارُبٌ۔ ایک دوسرے کو مارنا۔
ضَرْبُ الْاَمْثَالِ۔ مثالیں بیان کرنا۔
ضَرْبٌ۔ مثال اور قسم اور نوع کو بھی کہتے ہیں۔
اِنَّہٗ ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ۔ حضرت موسیٰ دُبلے پتلے کم گوشت چھریرے بدن کے آدمی تھے یا میانہ تھے نہ بالکل دُبلے نہ بہت موٹے۔
فَاِذَا رَجُلٌ مُّضْطَرِبٌ رَجْلُ الرَّاْسِ۔ ناگاہ ایک شخص نمودار ہوا جو چھریرہ لمبا تھا اُس کے سر کے بال نہ بالکل سیدھے تھے نہ گھونگر یالے۔
ضَرْبُ اللَّحْمِ۔ آنحضرت کم گوشت چھریرے تھے (دوسری روایت میں جو ہے کہ آپ پُر گوشت تھے اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ وہ اخیر عمر کا بیان ہے اور یہ اوائل عمر کا)۔
لَا تُضْرَبُ الْاَکْبَادُ یَا اَکْبَادُ الْاِبِلِ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ۔ اونٹ کے کلیجے نہ مارے جائیں (یعنی اُن پر سوار ہو کر سفر نہ کیا جائے بہ قصد ثواب) مگر تین مسجدوں کی طرف (ایک مسجد حرام دوسرے مسجد نبوی تیسرے مسجد بیت المقدس)۔
طُوَالٌ ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ۔ دجّال لمبا تڑنگا چھریرے بدن کا آدمی ہوگا۔
اِذَا کَانَ کَذَا ضَرَبَ یَعْسُوْبُ الدِّیْنِ بِذَنَبِہٖ جب دنیا میں ایسے ایسے فتنے ہوں گے تو دین کا سردار اپنی دُم ہلائے گا (یعنی فتنوں سے بھاگ کر جنگل بیابان میں چلدے گا)۔
لَا تَصْلُحُ مُضَارَبَۃُ مَنْ طُعْمَتُہٗ حَرَامٌ۔ جو شخص حرام خوار ہو اُس سے مضاربت کرنا درست نہیں ہے (یعنی روپیہ لیکر اُس میں تجارت کرنا)۔
اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْطَلَقَ حَتّٰی تَوَارٰی عَنِّیْ فَضَرَبَ الْخَلَاءَ ثُمَّ جَاءَ۔ آنحضرت چلے یہاں تک کہ نظر سے چھپ گئے وہاں پاخانہ کیا پھر تشریف لائے۔
لَا یَذْھَبُ الرَّجُلَانِ یَضْرِبَانِ الْغَائِطَ یَتَحَدَّثَانِ دو مرد پاخانہ کرنے کیلئے باتیں کرتے ہوئے نہ جائیں (یعنی اس طرح کہ پاخانہ کرتے وقت ایک دوسرے سے ستر نہ کریں یا باتیں کریں (پاخانہ کے وقت باتیں کرنا بالاتفاق مکروہ ہے)۔
نَھٰی عَنْ ضِرَابِ الْجَمَلِ۔ اونٹ کو اونٹنی پر کُدانے (جفتی کرانے) سے یعنی اُس کی اجرت لینے سے آپ نے منع فرمایا (جیسے دوسری

ھ صاحب مجمع نے اس کو اس باب میں ذکر کیا ہے حالانکہ یہ اُس کا محل نہیں ہے ۱۲ منہ

روایت میں ہے نَہٰی عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔
ضِرَابُ الْفَحْلِ مِنَ السُّحْتِ۔ نر کُدانے کی اجرت حرام ہے۔
کَمْ ضَرِیْبَتُکَ۔ تیرا روز کا معمول کیا ہے (یعنی جو تو اپنے مالک کو روزانہ دیا کرتا ہے محنت مزدوری کرکے اُس کی روزانہ اوسط کیا ہے۔ اُس کی جمع ضَرَائِبُ ہے)۔
کَانَ عَلَیْهِنَّ ضَرَائِبُ لِمَوَالِیْهِنَّ۔ لونڈیوں پر ایک محصول مقرر تھا جو وہ اپنے مالکوں کو دیا کرتیں (یعنی محنت مزدوری کرکے روزانہ یا ماہانہ اتنی رقم اپنے مالکوں کو دیا کرتیں)۔
وَتَعَاهَدُ ضَرَائِبَ الْاِمَاءِ۔ لونڈیوں کے محصولات کی نگرانی رکھنا (ایسا نہ ہو وہ بدکاری اور فسق و فجور کرکے روپیہ کمائیں)۔
نَهٰی عَنْ ضَرْبَةِ الْغَائِصِ۔ غوطہ خور کا غوطہ بیچنا یا خریدنا منع ہے (وہ اس طرح ہے کہ غوطہ خور سوداگر سے کہے میں ایک غوطہ تیرے ہاتھ اتنے کو بیچتا ہوں اُس میں جو نکلے وہ تیری قسمت اِس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں دھوکا ہے شاید کچھ نہ نکلے یا ایسا بے حقیقت مال نکلے جو مقررہ قیمت سے کچھ نسبت نہ رکھتا ہو)۔
ذَاکِرُ اللّٰهِ فِی الْغَافِلِیْنَ کَالشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ وَسْطَ شَجَرٍ تَحَاتَّ مِنَ الضَّرِیْبِ۔ غافل لوگوں میں اللہ کو یاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے ایک ہرا بھرا درخت اُن درختوں میں ہو جس کے پتّے پالے کی وجہ سے مُرجھا کر گر گئے ہوں۔
اِنَّ الْمُسْلِمَ الْمُسَدِّدَ لَیُدْرِكُ دَرَجَةَ الصُّوَّامِ بِحُسْنِ ضَرِیْبَتِهٖ۔ جو مسلمان درستی کے ساتھ عقیدہ اور عمل رکھتا ہو وہ اپنی نیک نفسی کی وجہ سے روزہ کا ثواب پاتا ہے۔ (ضَرِیْبَة طبیعت اور خصلت بمعنی سَجِیَّة ہے)۔
اِنَّهُ اضْطَرَبَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ۔ آنحضرتؐ نے حکم دیا کہ ایک سونے کی انگوٹھی آپ کے لئے ڈھالی جائے (تیار کی جائے)۔
یَضْطَرِبُ بِنَاءً فِی الْمَسْجِدِ۔ مسجد میں ایک خیمہ کھڑا کرتے۔
حَتّٰی ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ۔ یہاں تک کہ لوگ اپنے اپنے اونٹوں کو سیراب کرکے اُن کی نشستگاہ میں لے گئے۔
ضُرِبَ عَلٰی اَصْمِخَتِهِمْ فَمَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ اَحَدٌ۔ وہ سو گئے۔ بیت اللہ کا طواف کرنے والا کوئی نہیں رہا۔
یَضْرِبُ الشَّیْطَانُ عَلٰی قَافِیَةِ رَأْسِ اَحَدِکُمْ ثَلٰثَ عُقَدٍ۔ تم میں سے ایک کے سر کی آخری حصہ پر (یعنی گُدّی پر) شیطان تین گرہیں لگا دیتا ہے (ہر گرہ پر یہ پھونک دیتا ہے ابھی سوتا رہ بہت رات پڑی ہے)۔
فَاَرَدْتُ اَنْ اَضْرِبَ عَلٰی یَدِهٖ۔ میں نے قصد کیا اُس کے ساتھ معاملہ کر ڈالوں (یعنی بیع کروں عرب لوگوں کی عادت تھی کہ بیع کو پورا کرنے کے لئے ایک شخص اپنا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ پر مارتا اسی کو صَفْقَة بھی کہتے ہیں پھر خود بیع کو کہنے لگے)۔
اَلصُّدَاعُ ضَرَبَانٌ فِی الصُّدْغَیْنِ۔ دردِ سر میں کنپٹی کی رگیں زور زور سے ہلنے لگتی ہیں۔
فَضَرَبَ الدَّهْرُ مِنْ ضَرَبَانِهٖ۔ زمانہ اپنی گذر میں سے کچھ گذر گیا (یعنی کچھ زمانہ گزرا)۔

عَتَبُوْا عَلٰی عُثْمَانَ ضَرْبَهٗ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا۔ حضرت عثمانؓ سے لوگ اس وجہ سے ناراض ہوئے کہ اُنہوں نے مجرموں کو کوڑے اور لکڑی سے مارنا شروع کیا (اُن سے پہلے دُرّے اور جوتی سے مارا کرتے تھے)۔

اِذَا ذَهَبَ هٰذَا وَضُرَبَاؤُهٗ۔ جب یہ اور اُس کے برابر والے گزر جائیں گے۔

لَاَجْزُرَنَّكَ جَزْرَ الضَّرَبِ (حجاج نے انسؓ سے کہا) میں تجھ کو اس طرح نکال لوں گا جیسے سفید جمے ہوئے شہد کو نکال لیتے ہیں (یعنی تیرا کام تمام کردوں گا تجھ کو ہلاک کر ڈالوں گا ایک روایت میں صَرَبَ ہے صاد مہملہ سے یعنی سرخ شہد کی طرح)۔

یَضْرِبُوْنَنَا عَلَی الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ۔ ہمارے بزرگ لوگ ہم کو بات چیت میں شہادت اور عہد کا لفظ کہنے پر مارتے تھے (کیونکہ یہ لفظ حلف کی طرح ہیں تو بچوں کو اُن سے منع کرتے تھے ایسا نہ ہو کہ قسم کھانے کی بُری عادت پڑ جائے)۔

فَضَرَبُوْهُ ضَرْبَتَیْنِ عَلٰی عَاتِقِهٖ۔ اُنہوں نے حضرت زبیرؓ کو تلوار کی دو ضربیں اُن کے مونڈھے پر لگائیں (ایک ضرب تو آپ کو جنگ یرموک میں نصاریٰ کے ہاتھ سے لگی تھی دوسری ضرب بدر کی لڑائی میں مشرکوں کے ہاتھ سے)۔

وَقَدْ اَعْلَمُوا الْقِدَاحَ لِضُرُوْبٍ۔ انہوں نے پانسوں اور تیروں پر فال کھولنا کئی کاموں کے لئے مقرر کیا تھا (کبھی تقسیم بھی اُنہی سے کیا کرتے جس کا ذکر اس آیت میں ہے۔ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ)۔

اَوْ یَضْرِبُهٗ فَیَقْتُلُهٗ۔ یا تو تیر سے مارا جائے یا تلوار سے۔

دَعْنِیْ فَلْاَضْرِبْ عُنُقَهٗ۔ مجھ کو چھوڑ دیجئے میں اُس کی گردن ماروں۔

یَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ تم میں سے ایک دوسرے کی گردن مارے (آپس میں لڑنے لگو)۔

وَهُوَ یَضْرِبُ فَخِذَهٗ۔ آپ اپنی ران پر ہاتھ مار رہے تھے (تعجب اور افسوس سے کہ حضرت علیؓ نے ایسی ناسمجھی کی بات کہی)۔

یَضْرِبُ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا۔ فرشتے اپنے پنکھ مارنے لگتے ہیں (عاجزی اور فروتنی ظاہر کرنے کے لئے)۔ ثُمَّ یُضْرَبُ الصِّرَاطُ۔ پھر دوزخ پر پُل باندھا جائے گا (جس کو پُل صراط اور فارسیوں کی اصطلاح میں چینود پل کہتے ہیں)

قَدْ اٰنَ لَكُمْ اَنْ تُرْسِلُوْا اِلٰی هٰذَا الْاَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهٖ۔ اب اس شیر کے پاس جو اپنی دُم مار رہا ہے (یا ہلا رہا ہے) بھیجنے کا وقت آن پہونچا (دُم سے مراد زبان ہے)۔

یَضْرِبُ بِذَنَبِهٖ جَنْبَیْهِ۔ اپنی دُم دونوں پٹھوں پر مار رہا ہے (جیسے حسان اپنی زبان کو دونوں طرف پھراتے تھے)۔

ثُمَّ ضَرَبَ بِیَدِهِ الْاَرْضَ۔ پھر پانی سے استنجا کرکے اپنا ہاتھ زمین پر مارا (یعنی بایاں ہاتھ اُس کو مٹی سے رگڑ کر دھویا)۔

فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ۔ زمین کے شرقی حصوں کی سیر کرو۔

فَجَعَلُوْا یَضْرِبُوْنَ الْاَیْدِیَ۔ اُنھوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا (اُس شخص کو خاموش کرنے کے لئے جس نے نماز میں بات کی تھی یہ

اُس وقت کا قصہ ہے جب کسی حادثہ کے وقت مقتدیوں کو تسبیح کہنے کا حکم نہیں ہوا تھا اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اگر کوئی شخص جاہل نو مسلم ہو اور وہ نماز میں مسئلہ نہ جان کر بات کر لے تو اُس کی نماز صحیح ہو جائے گی کیونکہ آنحضرتؐ نے اُس کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا)۔

فَضَرَبَ فَخِذِیْ ۔ میری ران پر مارا۔

لَتَضْرِبُوْهُ اِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُوْهُ اِذَا اَكْذَبَكُمْ تم اس لڑکے کو جب وہ سچ بولتا ہے تو مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو۔

فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ (جب ایک امام سے حسب وصیت ایک امام کے یا بہ صلاح و مشورہ اور باتفاقِ اکثرِ اربابِ حل وعقد بیعت ہو جائے اب دوسرا کوئی شخص امام بننا چاہے) تو اُس کی گردن مار دو کوئی بھی ہو کیونکہ وہ مسلمانوں میں نااتفاقی اور لڑائی کرانا چاہتا ہے اور امام وقت کی مخالفت اور بغاوت کرتا ہے)۔

یَضْرِبُ الْاَیْدِیَ عَلٰی صَلٰوۃٍ بَعْدَ الْعَصْرِ ۔ عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے پر ہاتھوں پر مارتے تھے (لوگوں کو اُس سے منع کرتے تھے)

كَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُہٗ بِشَوْكِ طَلْحٍ ۔ جیسے طلح (ببول) کے کانٹے سے کھال پر مارا (یعنی رونگٹیں کھڑے ہو جاتے تھے یا لرزہ ہو جاتا تھا ڈر اور خوف سے)۔

فَلَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا اِلَیْكَ ۔ نہ تو آنحضرتؐ کے عہد میں لوگوں کو مار کر ہٹا دیا جاتا تھا نہ دھکا کر نہ ہٹو بچو کہکر (کیونکہ یہ سب باتیں دنیادار متکبر بادشاہوں کی سواری میں کیجاتی ہیں)۔

فَضَرَبَہٗ عُمَرُ بِالدِّرَّۃِ ۔ حضرت عمرؓ نے اُس یہودی کو درّہ سے مارا (یہ مارنا ہنسی کے طور پر تھا کیونکہ اُس نے جو بیان کیا وہ سچ تھا)۔

فَجَعَلَ یَضْرِبُ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا ۔ لگا داہنے بائیں اپنے اونٹ کو مارنے یا داہنی بائیں طرف دیکھنے لگا (کہ کون اُس کی حاجت پوری کرتا ہے)

فَضَرَبَ بِیَدِہٖ فَاَكَلَ ۔ اپنا ہاتھ بڑھایا اور کھایا۔

فَضَرَبَ كَعْبًا ۔ کعب کو مارا (حالانکہ اُن کا کہنا صحیح تھا کہ جس مال کی زکوٰۃ دیجائے وہ کنز دفینہ میں داخل نہیں ہے جس کو قرآن میں عذاب کا موجب قرار دیا ہے اُن کا مطلب یہ تھا کہ مسلمان کو مال جوڑنا ہی ضروری نہیں گو اُس کی زکوٰۃ دیتا رہے کیونکہ کم سے کم اُس کا اثر یہ ہوگا کہ قیامت کے دن فقیروں کے بہت زمانہ کے بعد بہشت میں جائے گا)۔

نَهٰی عَنْ ضِرَابِ الْجَمَلِ ۔ نر اونٹ کو مادہ پر کُدانے کی اجرت لینے سے منع فرمایا۔

یُوْشِكُ اَنْ یَّضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ فَلَا یَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِیْنَۃِ وہ زمانہ قریب ہے کہ لوگ اونٹوں کے کلیجے ماریں گے (دور دور سے جلدی جلدی اُن کو چلاتے ہوئے آئیں گے) پھر کوئی عالم مدینہ کے عالم سے زیادہ علم والا نہیں پائیں گے (اکثر لوگوں نے کہا مراد اس سے امام مالکؒ ہیں سب سے پہلے اُنہی کی کتاب حدیث کی مؤطا شریف شائع ہوئی اور صدہا آدمیوں نے دور دراز ملکوں سے آکر مؤطا کی سند اُن سے لی درحقیقت اسلام کے دین میں قرآن شریف کے بعد مؤطا سے زیادہ کوئی کتاب صحیح اور اعتماد کے لائق نہیں ہے وہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی بھی جڑ اور اصل ہے)۔

لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا اگر ایلچیوں کو نہ مارنے کا دستور نہ ہوتا تو میں تم دونوں کی گردن مار دیتا (یہ آپ نے مسیلمہ کذّاب کے ایلچیوں سے فرمایا انھوں نے آنحضرت ؐ کے سامنے مسیلمہ کو اللہ کا رسول کہا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ؐ کے بعد اگر کوئی کسی شخص کو اللہ کا رسول سمجھے تو وہ واجب القتل ہے)۔

لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ - دو مرد پائخانہ کو اس طرح نہ جائیں کہ اپنا ستر کھولے ہوئے باتیں کرتے رہیں۔

تَضْرِيبُ النَّاسِ - لوگوں کو بھڑکانا۔ اُبھارنا۔

ضَرَبُوا كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ (اپنی نادانی سے) اللہ کی کتاب کے ایک حصہ کو دوسرے حصہ سے مخالف کرنے لگے (محکم اور متشابہ اور منسوخ اور ناسخ کو نہ سمجھ کر)۔

مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً بِالضَّرْبَةِ - جو شخص گرگٹ کو ایک بار میں مار ڈالے (حالانکہ گرگٹ موذی نہیں ہے مگر آنحضرت ؐ نے اس کے مارنے میں ثواب فرمایا اس لئے کہ اوّل تو وہ غلیظ ہے دوسرے اس میں سے سمّی ہوا نکلتی ہے تیسرے وہ ایسا جانور ہے جس نے حضرت ابراہیم ؑ پر آگ کو روشن کرنا چاہا تھا کما قیل بعضوں نے کہا وہ موذی ہے درختوں کے پھل زہر آلود کر دیتا ہے۔

اِضْرِبُوا عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرٍ (جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں تو ان کو نماز سکھلاؤ) جب دس برس کے ہوں اور نماز نہ پڑھیں تو نماز نہ پڑھنے پر ان کو مارو (حالانکہ نماز بلوغ سے پہلے فرض نہیں ہے مگر اس عمر پر مارنے کے لئے اس لئے فرمایا کہ بچوں کو پہلے ہی سے نماز کی عادت ہو جائے ورنہ جوان ہونے پر ایک بارگی اُن سے نماز کی مواظبت نہ ہو سکے گی۔ بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ دس برس کی عمر میں بھی بعضے بچے جوان ہو جاتے ہیں)۔

يَضْرِبَانِ وَيُدَفِّفَانِ - ناچ رہے تھے اور دف بجا رہے تھے۔

نَهَى أَنْ يَضْرِبَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَلَاءَهُ تَحْتَ شَجَرَةٍ - درخت کے تلے پائخانہ کرنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ درخت کے سایہ میں لوگ آکر بیٹھتے ہیں آرام پاتے ہیں)۔

ضَرَبْتُ عَلَيْهِ خَرَاجًا - میں نے اس پر محصول مقرر کیا (یعنی ٹیکس)۔

اَلدُّعَاءُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَبْلَغُ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ مِنَ الضَّرْبِ فِي الْأَرْضِ - سورج نکلنے تک (فجر کی نماز کے بعد) دعا کرتے رہنا رزق کی کشایش چلنے پھرنے سے زیادہ کرتا ہے (یعنی چل پھر کر محنت مشقت کرکے جتنی روزی آدمی کماتا ہے اس سے زیادہ روزی اس کو ملتی ہے جو صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک دعا اور ذکر الٰہی میں مصروف رہے)۔

فَيُصِيبُ جَسَدَهُ وَرَأْسَهُ الضَّرَبُ - اس کے بدن اور سر پر سفید شہد لگ جائے۔

مَا أَقَلَّ ضَرْبَكَ فِي دَهْرِنَا - تمہاری نظیر ہمارے زمانہ میں بہت کم ہے۔

لَا كَثَّرَ اللّٰهُ فِي الْمُؤْمِنِينَ ضَرْبَكَ - اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں تیری طرح بہت پیدا نہ کرے

ضَرَبَا النَّاسَ ۔ لوگوں میں مل گئے ۔
ضَرْبٌ ۔ حساب کا ایک مشہور عمل ہے ۔
مُضْطَرِبٌ ۔ وہ حدیث جس کی سند یا متن میں راویوں کا اختلاف ہو ۔
ضَرَائِب ۔ شکلیں ۔
ضُرَبَاء ۔ امثال اور نظائر (یہ جمع ہے ضَرِیْبٌ کی یعنی مثل اور نظیر) ۔
اِضْرَابٌ ۔ عدول کرنا منحرف ہونا ۔ ایک بات چھوڑ کر دوسری بات کہنے لگنا ۔
مَضْرَبٌ ۔ مارنا تلوار کی دھار ۔
دَارُ الضَّرْبِ ۔ سکّہ بنانے کا مکان ٹکسال ۔ یعنی روپیہ اشرفی پیسے طیار کرنے کا گھر ۔
مَضْرِبُ عَسَلَتِہٖ ۔ اصل قوم شرافت ۔
مَضْرِبُ السَّیْفِ ۔ تلوار کی دھار ۔
مُضْرِبٌ ۔ وہ سانپ جو حرکت نہ کرے ۔
اِضْرِبْ رَأْسًا طَالَ مَا عَصَی اللّٰہَ ۔ اس سر کو خوب مار جس نے مدت تک اللہ کی نافرمانی کی ہو ۔ (یہ حضرت ابراہیم بن ادہم نے اُس سوار سے کہا جس نے غصہ میں آکر اور آپ کو نہ پہچان کر آپ کے سر پر ایک مار لگائی آپ نے اپنا سر جھکا دیا اور فرمایا خوب مار ایک مار سے کیا ہوتا ہے اس سر نے مدت تک اللہ کی نافرمانی کی ہے) ۔
ضَرْجٌ ۔ چیرنا ۔ لتھیڑنا گرا دینا ۔
تَضْرِیْجٌ ۔ لٹکانا ۔ زینت دینا ۔ آراستہ کرنا ۔ سرخ رنگنا ۔ خون آلود کرنا ۔
تَضَرُّجٌ ۔ لتھڑ جانا ۔ سرخ ہونا ۔
اِنْضِرَاجٌ ۔ پھٹ جانا ۔ چر جانا ۔
مَرَّ بِیْ جَعْفَرٌ فِیْ نَفَرٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ مُضَرَّجُ الْجَنَاحَیْنِ بِالدَّمِ ۔ جعفر بن ابی طالب (جو غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے تھے) اُن کو میں نے چند فرشتوں کے ساتھ دیکھا اُن کے دونوں بازو خون آلود تھے (وہ اُسی طرح فرشتوں کے ساتھ اُڑتے پھرتے ہیں) ۔
وَعَلَیَّ رَیْطَۃٌ مُّضَرَّجَۃٌ ۔ میں ایک نرم چادر ہلکے رنگ کی پہنے تھا (یعنی اُس کا سرخ رنگ بہت تیز نہ تھا) ۔
وَضَرَّجُوْہُ بِالْاَضَامِیْمِ ۔ اُس کو گٹھوں سے مار کر خون آلود کیا ۔
تَکَادُ تَتَضَرَّجُ مِنَ الْمَلْاءِ ۔ اُس کی کھال پانی سے اتنی بھری تھی کہ پھٹنے کے قریب تھی ۔
اِنَّ بَنِیَّ ضَرَّجُوْنِیْ بِالدَّمِ شِنْشِنَۃٌ اَعْرِفُہَا مِنْ اَخْزَمَ ۔ میرے بیٹوں نے مجھ کو مار کر خون آلود کر دیا یہ خصلت میں اخزم کی پہچانتا ہوں (یعنی موروثی ہے) ۔
کَرِہَ الصَّلٰوۃَ فِی الْمُشْبَعِ بِالْعُصْفُرِ الْمُضَرَّجِ بِالزَّعْفَرَانِ ۔ بھڑکیلے اور تیز کسم کے رنگے ہوئے کپڑے میں جو زعفران سے لتھڑا ہوا نماز مکروہ رکھی ہے ۔
عَدُوٌّ ضَرِیْجٌ ۔ سخت دشمن ۔
اِضْرِیْجٌ ۔ زرد کملی ۔ سرخ ریشمی کپڑا ۔
مَضَارِجُ ۔ سختیاں ۔ پرانے کپڑے ۔
مُضَرَّجٌ ۔ شیر ۔
ضَرْحٌ ۔ دھکیلنا، ہٹانا، قبر کھودنا، لات مارنا (جیسے ضِرَاحٌ ہے) ۔
ضُرُوْحٌ ۔ مندا ہونا، یعنی کساد بازاری ۔
مُضَارَحَۃٌ ۔ گالی گلوج کرنا ۔
اِضْرَاحٌ ۔ بگاڑنا خراب کرنا ۔ دور کرنا ۔
ضُرَاحٌ ۔ بیت المعمور جو آسمان میں ہے کعبہ

کے مقابل (ایک روایت میں ضَرِیحٌ ہے معنیٰ وہی ہیں اور جس نے صادِ مہلہ سے روایت کی اُس نے غلطی کی)۔
ضَرِیحٌ۔ صندوقی قبر جیسے لحد بغلی قبر۔
مَضْرَحِیٌّ۔ سردار کریم النفس سفید۔
مُضْطَرَحٌ۔ ایک کونے میں پڑا ہوا۔
نُرْسِلُ اِلَی اللَّاحِدِ وَالضَّارِحِ فَاَیُّھُمَا سَبَقَ تَرَکْنَاہُ۔ (جب آنحضرتؐ کے لئے قبر طیار کرنا چاہی تو صحابہ نے کہا) ہم ایسا کرتے ہیں کہ بغلی قبر بنانے والے اور صندوقی قبر بنانے والے دونوں کو بُلا بھیجتے ہیں جو پہلے آئے اُسی کو کام پر لگادیں گے۔
اُوْتِیَ عَلَی الضَّرِیحِ۔ قبر کو جھانکا یا قبر پر پہنچا۔
ضَرٌّ۔ یا ضُرٌّ یا ضَرَرٌ نقصان (یہ ضد ہے نفع کی)۔
تَضْرِیرٌ۔ نقصان پہونچانا۔ مخالفت کرنا۔ ایک دوسرے سے ملجانا۔ ٹہر جانا۔
اِضْرَارٌ۔ سوکن کرنا۔ نقصان پہونچانا۔ جلدی کرنا۔ زبردستی کرنا۔ بہت نزدیک ہونا۔
اِضْطِرَارٌ۔ محتاج ہونا۔ لاچار کرنا۔ بے قرار ہونا۔
ضَارُوْرَاءُ۔ قحط، سختی، حاجت۔
ضَرَارَۃٌ۔ بینائی جاتی رہنا۔
ضَرِیرٌ۔ اندھا۔
ضَرَّۃٌ۔ سوکن۔ (ضَرَائِرُ جمع ہے)۔
ضَرُوْرَۃٌ۔ حاجت۔
اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِیْحُ الْمَحْذُوْرَاتِ۔ حاجت اور ضرورت ممنوع کام کو بھی درست کردیتی ہے۔ (مثلاً کوئی بھوک سے مررہا ہے تو اُس کے لئے مردار بھی حلال ہے گلے میں نوالہ اٹک گیا اُس کو اُتارنے کے لئے پانی نہیں ملا تو شراب

سے بھی اُتار سکتا ہے)۔
ضَآرٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی نقصان پہونچانا بھی اُسی کا کام ہے جیسے نفع پہونچانا۔
لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ فِی الْاِسْلَامِ۔ اسلام میں اپنے بھائی کو نقصان پہونچانا نہیں ہے نہ نقصان کے بدلے نقصان دینا (یعنی نہ ابتداءً کسی کو نقصان پہونچائے نہ نقصان کے بدلے اُس کو ضرر پہونچائے بلکہ معاف کردے اور درگذر کرے بعضوں نے کہا ضرر سے وہ کام مراد ہے جس پر دوسرے کو نقصان پہنچے لیکن اُس کو فائدہ ہو اور ضرار یہ ہے کہ دوسرے کو نقصان ہو اور اپنے تئیں بھی کوئی فائدہ نہ ہو بعضے نسخوں میں لَا اِضْرَارَ ہے)۔
فَیُضَارَّانِ فِی الْوَصِیَّۃِ فَتَجِبُ لَھُمَا النَّارُ۔ ایک مرد وعورت ساٹھ برس تک اللہ کی عبادت کرتے ہیں (نیک کاموں میں مصروف رہتے ہیں) مرتے وقت وصیت میں ایک وارث کو ضرر پہونچاتے ہیں (کسی کو اُس کے حصہ شرعی سے زیادہ دلاتے ہیں کسی کو کم یا ثلث سے زائد ... وصیت کرتے ہیں وارثوں کو نقصان پہونچانے کی نیت سے یا جو وصیت کے لائق نہیں اُس کو وصی بناتے ہیں) پھر اُن کے لئے دوزخ میں جانا لازم ہوجاتا ہے۔
لَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ۔ تم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو اس طرح بے تکلیف دیکھو گے جیسے چاند کو دیکھتے ہو تم کو اُس کے دیکھنے میں دوسرے سے مخالفت یا جھگڑا کرنے کی ضرورت نہ ہوگی یا دوسرے کو دھکیلنے اور ہٹانے اور تکلیف پہونچانے کی یا تم اُس کے

دیدار میں ایک دوسرے سے ملے اور جڑے نہ ہو
گے جیسے ہجوم میں ہوتا ہے۔ بلکہ الگ الگ رہ
کر اپنی اپنی جگہ میں بہ فراغت اُس کا دیدار حاصل
کرو گے۔
مَا عَلٰی مَنْ دُعِیَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ
ضَرُوْرَةٍ - سب دروازوں میں سے کسی کو بُلانے
کی ضرورت نہ ہوگی (کیونکہ ایک ہی دروازہ
بہشت میں جانے کے لئے کافی ہے اس پر بھی کیا
کوئی ایسا شخص ہوگا جو بہشت کے سب دروازوں
سے بُلایا جائے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں ہوگا
مجھ کو امید ہے کہ تم اُن لوگوں میں سے ہو گے۔ یہ
آپ نے ابوبکر صدیق رضؓ سے فرمایا)۔
نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْمُضْطَرِّ - زبردستی کی بیع سے
آپ نے منع فرمایا (اس کی دو صورتیں ہیں
ایک تو یہ کسی ظالم کے ظلم کی وجہ سے بالجبر اپنا
مال بیچے سے یہ بیع تو جائز ہی نہ ہوگی۔ دوسرے
یہ کہ قرضدار ہے یا ضرورت یا خسارے یا زیرباری
کی وجہ سے کوئی اپنا مال سستا بیچنے لگے تو ایسے
شخص کا مال سستا لینے سے منع فرمایا بلکہ ہر
مسلمان کو لازم ہے کہ ایسے بھائی کی مدد کرے
اُس کو قرض دلائے یا جب تک اُس کی تنگی دور
نہ ہو اُس وقت تک اس سے تقاضہ نہ کرے اُس
کو مہلت دے تاکہ وہ فراغت سے مناسب
قیمت پر اپنا مال بیچ کر قرض ادا کرے اگر یہ نہ ہو سکے
تو اُس کا مال بازار کے نرخ سے خرید لے اُس کو
نقصان نہ پہو نچائے اس پر بھی اگر کسی شخص نے
ایسی حالت میں کم قیمت سے کوئی چیز خریدلی تو بیع
صحیح ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی اور خریدنے والا
اخلاقِ اسلامی کے خلاف چلنے والا ہوگا)۔

لَا تَبْتَعْ مِنْ مُضْطَرٍّ شَیْئًا - جس شخص پر جبر ہو
رہا ہو (اپنا مال بیچنے کے لئے یا وہ سخت ضرورت
کی وجہ سے اپنا مال نقصان کے ساتھ بیچ رہا ہو)
اُس سے کچھ مت خرید (یہ دوسرا حکم اخلاقًا ہے
البتہ جس شخص پر بیع کے لئے جبر ہو رہا ہے اُس سے
تو خریدنا جائز ہی نہیں نہ ایسی خرید ہی صحیح ہوگی)
فَقُضِیَ بَیْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ یَضُرَّهٗ شَیْطَانٌ - اگر اُن
دونوں کی قسمت میں اولاد لکھی ہوگی تو اُس بچہ کو
شیطان نقصان نہ پہو نچا سکے گا (یعنی اُس کو مرگی کا
عارضہ نہ ہوگا یا پیدا ہوتے وقت اُس کو کونچا نہ
مار سکے گا۔ مگر یہ دوسری حدیث کے خلاف ہے
کہ ہر ایک بچہ کو پیدا ہوتے وقت شیطان کونچا مارتا
ہے مگر مریمؑ اور عیسٰیؑ اُس سے محفوظ رہے تو مراد
دوسری طرح کے ضرر اور نقصان ہیں اور یہ بھی
ضروری نہیں کہ تمام ضرروں اور نقصانوں سے
محفوظ ہو)۔
لَا یَضُرُّهٗ اَنْ یَّمَسَّ مِنْ طِیْبٍ اِنْ کَانَ لَهٗ - اگر
اُس کے پاس خوشبو ہو تو اُس کے لگانے میں کچھ
نقصان نہیں (بلکہ بہتر ہے کہ لگائے گویا اُس
کی ترغیب ہے)۔
کَانَ یُصَلِّیْ فَاَضَرَّ بِهٖ غُصْنٌ فَکَسَرَهٗ - معاذؓ نماز
پڑھ رہے تھے درخت کی ایک ڈالی نے اُن کو
تکلیف پہو نچائی، اُنہوں نے اُس کو توڑ ڈالا۔
فَجَاءَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ یَشْکُوْ ضَرَارَتَهٗ - عبداللہ
ابن امِّ مکتومؓ آئے اپنی نابینائی کا شکوہ لیکر۔
اُبْتُلِیْنَا بِالضَّرَّاءِ فَصَبَرْنَا وَابْتُلِیْنَا بِالسَّرَّاءِ
فَلَمْ نَصْبِرْ - جب ہم کو تکلیف پہنچی (فقر و فاقہ)
تو ہم نے صبر کیا اور جب ہم کو دنیا کی فراغت ہوئی
تو ہم صبر نہ کر سکے (بلکہ عیش و عشرت میں پڑ کر

مست ہو گئے اللہ کے حکموں کو بھلا دیا)۔

یُجْزِیْ مِنَ الضَّارُورَةِ صَبُوْحٌ اَوْ غَبُوْقٌ۔ جب کوئی بھوک سے بیقرار ہو (صبر نہ ہو سکے) تو کچھ ناشتہ کر لے یا شام کو کچھ کھا لے (یعنی ایک وقت کھا لینا کافی ہے اگر وہ مُردار وغیرہ ہو لیکن حرام چیز کا بہ فراغت دونوں وقت کھانا درست نہیں)۔

مِنْ غَیْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ ۔ اس کا ترجمہ پہلے گذر چکا باب الراء مع الہمزہ میں حالانکہ اُس کے ذکر کرنے کا باب یہ تھا)۔

عِنْدَ اِعْتِکَارِ الضَّرَائِرِ۔ اختلافی باتوں کے ملجانے پر (اصل میں ضرائر جمع ہے ضَرَّۃٌ کی بمعنی سوکن چونکہ ایک سوکن دوسری سوکن سے ہمیشہ اختلاف کرتی ہے کبھی متفق نہیں ہوتی اس لئے اختلافی باتوں کو ضَرَائِر کہنے لگے)۔

لَہٗ بِصَرِیْحِ ضَرَّۃِ الشَّاۃِ مُزْبِدًا ۔ نتھرا دودھ پھین اُٹھانے والا اُس کے تھن سے نکل رہا تھا۔ (تو یہ آنحضرت ؐ کا معجزہ تھا کہ بے دودھ والی بکری یوں دودھ دینے لگی)۔

وَمَا یَضُرُّکَ اٰیَۃٌ قَرَأْتَ ۔ اگر تو کوئی بھی آیت کسی سورت کی پڑھ لے تو کچھ نقصان نہیں (کیونکہ آیتیں اس طرح نہیں اُتریں کہ ایک سورت کی سب آیتیں ختم ہونے کے بعد دوسری سورت اُتری بلکہ جب کوئی آیت اُترتی تو آنحضرت ؐ فرما دیتے کہ اُس کو فلاں سورت میں شریک کر دو اور ایسا بہت ہوا ہے کہ ایک سورت مکّی ہے اور اُس کی بعض آیتیں مدینہ میں اُتریں بعضی سورتیں مدنی ہیں لیکن اُسکی کچھ آیتیں مکہ ہی میں اُتر چکی تھیں اسی لئے بعض علماء نے آیات کی بھی تقدیم و تاخیر جائز رکھی ہے بشرطیکہ مطلب میں خلل نہ آئے اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ آیات کی ترتیب خود آنحضرت ؐ کے عہد میں آپ کے فرمانے سے ہو گئی تھی اس لئے اُس میں تقدیم و تاخیر جائز نہیں ہے البتہ سورتوں میں تقدیم و تاخیر جائز ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ پہلی رکعت میں آل عمران پڑھے پھر بقرہ اسی طرح بچوں کو جو پارۂ عم اخیر سے پڑھاتے ہیں اس میں بھی کوئی قباحت نہیں ہے اور قرآن کے سورتوں کی ترتیب کچھ تو رائے و اجتہاد صحابہ سے ہوئی ہے کچھ آنحضرت ؐ کی قراءت کو سن کر آپ نے جس سورت کو پہلے پڑھایا اُس کا ذکر پہلے کیا اُس کو پہلے رکھا اور جس کو بعد میں پڑھایا اُس کا ذکر بعد میں کیا اُس کو بعد میں رکھا۔ جیسے ایک حدیث میں ہے، اَلْبَقَرَۃُ وَاٰلِ عِمْرَانَ تو آپ نے پہلے سورۂ بقرہ کا ذکر کیا پھر آلِ عمران کا تو مصحف میں بھی پہلے سورۂ بقرہ رکھی گئی پھر آلِ عمران افسوس کہ آنحضرت ؐ کو بہ ترتیب نزول قرآن مرتب کرنے کی مہلت نہیں ملی اور حضرت علی رض نے کہتے ہیں کہ اس طور سے قرآن مرتب کیا تھا مگر اُس کی اشاعت نہ ہو سکی اور اللہ تعالٰے کی کچھ حکمت اسی میں تھی کہ قرآن تمام جہان میں ایک ہی طرح کا اور ایک ہی ترتیب کا رہے یہ سب قرآن حضرت ابو بکر صدیق رض کی خلافت میں جمع کر لیا گیا تھا اور اُن کے انتقال کے بعد حضرت عمر رض کے پاس رہا پھر اُن کی صاحبزادی امّ المومنین حضرت حفصہ رض کے پاس آیا حضرت عثمان رض نے اُن سے مانگ کر اُس کی کئی نقلیں کرائیں اور ایک ایک نقل ایک ایک صوبہ میں بھیجدی کہ سب لوگ اُسی سے نقل کریں اور اُسی کے موافق قراءت کریں اور باقی تمام

متفرق پرچوں پر جن پر لوگوں نے اپنی اپنی سماع کے
موافق قرآن لکھا تھا اور کہیں کہیں تفسیر بھی شریک
کر لی تھی جمع کر کے جلا دیا اگر حضرت عثمانؓ یہ کام نہ
کرتے تو آج قرآن کا بھی وہی حال ہوتا جو انجیل
کا حال ہے کہ اُس کے مختلف نسخے شائع ہیں
اور ہر ایک اپنے نسخہ کو صحیح اور دوسرے کو غیر معتبر
جانتا ہے جو لوگ عقل کے اندھے ہیں اُن کو حضرت
عثمانؓ کا یہ بڑا کام بُرا معلوم ہوتا ہے ع
گل ست سعدی و در چشم دشمنان خار ست

لَا يَضُرُّكِ اَنْ لَا تُذْكَرَ حَدِيْثُهَا - اگر تو فاطمہ
بنت قیس کی حدیث بیان نہ کرے تو تجھ کو کچھ
نقصان نہ ہوگا (اس کا قصہ کتاب السنین میں
گذر چکا ہے)۔

مَنْ ضَارَّ اَوْ شَاقَّ - جو شخص مسلمان کو نقصان
پہونچائے یا اُس کو تکلیف میں ڈالے (امام
مالک نے کہا اس میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جو
بیع وغیرہ معاملات میں مسلمان کو دھوکا دیں اُس
کو نقصان پہنچائیں اسی طرح وہ طالب العلم بھی جو
ایک دوسرے کو ذلیل کرنا خواہ مخواہ بحث اور
جنگ وجدل کرنا چاہتے ہیں)۔

میں کہتا ہوں اور وہ نام کے مولوی بھی جو
اپنی علمیت اور لیاقت کے اظہار کے لئے بے
ضرورت سوالات کرتے ہیں اور دوسرے مسلمان
کو لا علم اور نالائق ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا
فِي السَّمَاءِ - اُس پروردگار کے نام سے شروع
کرتا ہوں جس کا نام لینے سے کوئی چیز خواہ زمین
میں ہو یا آسمان میں نقصان نہیں پہونچا سکتی (چونکہ
اُس کے نام کی حرمت اور عزت زمین اور آسمان
والے سب کرتے ہیں اور ہر جگہ اُس کی حکومت
ہے سب اُس کے تابعدار اور فرماں بردار ہیں)

هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ - کیا تم کو چاند
دیکھنے میں کوئی اڑچن (تکلیف) ہوتی ہے (نہیں
ہر شخص بہ فراغت چاند کو دیکھتا ہے اسی طرح آخرت
میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا)۔

لَا تُضَارَّ بِالصَّبِيِّ وَلَا يُضَارَّ بِاُمِّهٖ فِيْ
رَضَاعِهٖ - نہ تو ماں کو نقصان پہونچایا جائیگا
(اُس کا بچہ اُس سے چھین کر) اور نہ باپ کو نقصان
پہونچایا جائے گا (اس طرح کہ ماں دودھ پلانے
سے انکار کرے)۔

اَيْ مُضَارَّةً لِلْمُؤْمِنِيْنَ - جن لوگوں نے مسلمانوں
کو نقصان پہونچانے کے لئے دوسری مسجد بنائی۔
(یہ لوگ منافق تھے اِنہوں نے مسجدِ قبا کو جس
میں سب مسلمان ملکر نماز پڑھتے تھے ویران کرنے
کے لئے اُسی کے قریب ایک د [illegible] مسجد بنائی
اور آنحضرتؐ سے درخواست کی کہ آپ مسجدِ
قبا کی طرح اس میں بھی آن کر نماز پڑھ دیجئے اور
ہمارے لئے برکت کی دعا کیجئے آپ اُس وقت
تبوک کو جارہے تھے فرمایا جب سفر سے میں
لوٹ کر آؤں گا تو پڑھ لوں گا پھر جب تبوک سے
لوٹ کر آئے تو آپ نے عمار بن یاسرؓ اور
وحشی دونوں کو بھیجکر اُس مسجد کو گروا دیا اور جلا
کر خاک کرا دی اور اُس جگہ کو کوڑہ خانہ مقرر کر دیا
کہ وہاں نجاست اور کوڑا کچرا ڈالا کریں)۔

قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالشُّفْعَةِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ فِي الْاَرَضِيْنَ
وَالْمَسَاكِنِ وَقَالَ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ فِي
الْاِسْلَامِ - آنحضرتؐ نے شریکوں کے

درمیان اور گھروں میں شفعہ کا حق مقرر کیا اور فرمایا اسلام میں نہ ضرر ہے (دوسرے کو نقصان دیکر اپنا فائدہ کرنا) اور نہ ضرار (دوسرے کو نقصان دینا اور اپنے آپ کو بھی کچھ فائدہ نہ ہو) بعضے نسخوں میں وَلَا اِضْرَارَ ہے یہ غلط ہے۔

فَاِذَا قَدِمْتِ عَلٰی ضَرَائِرِكِ فَاَقْرِئْهُنَّ عَنَّا السَّلَامَ۔ جب تو اپنی سوکنوں کے پاس پہنچے تو اُن کو ہماری طرف سے سلام کہنا۔ ضُرُوْرِی بدیہی کو بھی کہتے ہیں یعنے جس کے سمجھنے میں غور اور فکر کی ضرورت نہ ہو۔

ضِرَارُ بْنُ مَالِكِ الْاَزْوَرِ الْاَسَدِی۔ صحابی ہیں مرتدین بنی اسد سے جنگ کی۔ فتوحاتِ شام میں حضرت خالد بن ولید کے ساتھ رہے۔

ضَرْسٌ۔ زور سے کاٹنا۔ سخت ہونا۔ رات تک چپ رہنا۔

ضَرَسٌ۔ کھٹاس سے دانتوں کا کُند ہونا۔

تَضْرِیْسٌ۔ آزمودہ کرنا، مضبوط کرنا، سخت ہونا۔

مُضَارَسَةٌ۔ آپس میں لڑنا ایک دوسرے کو کاٹنا۔

اِضْرَاسٌ۔ پریشان کرنا، رنج دینا، چپ کرنا، دانتوں کا کُند کرنا۔

تَضَارُسٌ۔ برابر نہ ہونا۔

ضِرْسٌ۔ ڈاڑھ یا دانت بعضوں نے کہا اضراس وہ دانت جو ثنایا (سامنے کے دو دانت) اور رباعیات اور انیاب (کچلیوں) کے بعد ہر طرف پانچ پانچ ہوتے ہیں۔ "ضِرْسٌ" سخت ٹیلہ کو بھی کہتے ہیں۔

ضَرِسٌ شَرِسٌ۔ بد خلق بدخو سخت مزاج اکھڑ۔

اِشْتَرٰی مِنْ رَجُلٍ فَرَسًا كَانَ اسْمُهُ الضَّرِسَ فَسَمَّاهُ السَّكْبَ۔ آنحضرتؐ نے ایک شخص سے ایک گھوڑا خریدا جس کا نام ضرس تھا (آپ نے اس نام کو بُرا جانا) اور اُس کا نام سکب رکھدیا (یعنی خوب چلنے والا رواں گھوڑا اسی گھوڑے پر پہلے پہل آپ نے جنگِ اُحد کی)۔

هُوَ ضَبِسٌ ضَرِسٌ۔ زبیر بڑے سخت درشت مزاج آدمی ہیں (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے)۔

كَانَ تَلْعَابَةً فَاِذَا فُزِعَ فُزِعَ اِلٰی ضَرِسٍ حَدِیْدٍ یا اِلٰی ضَرِسٍ حَدِیْدًا۔ حضرت علیؓ بڑے ظریف اور زندہ دل آدمی تھے (ہر ایک سے نرمی اور ملائمت اور ظرافت اور خوش طبعی کے ساتھ پیش آتے جیسے جوان مردوں اور بہادروں کا شیوہ ہے) مگر جب کوئی اُن کی پناہ لیتا (دشمن سے ڈر کر آپ کی پناہ میں آتا) تو گویا اُس نے ایک لوہے کی طرح سخت شخص سے پناہ لی یا ایک سخت ٹیلے کی آڑ لی (مطلب یہ ہے کہ آپ خوش خلق ہنس مکھ نرم مزاج سردار تھے لیکن جنگ میں ایسے سخت اور قوی تھے کہ خدا کی پناہ)۔

كَانَ مَا نَشَاءُ مِنْ ضِرْسٍ قَاطِعٍ۔ جیسے ہم چاہتے تھے حضرت علیؓ ویسے ہی تھے اپنے ارادوں کو پورا کرنے والے (یعنی صاحبِ عزم اور ہمت قوتِ فیصلہ رکھنے والے)۔

لَا یَعَضُّ فِی الْعِلْمِ بِضِرْسٍ قَاطِعٍ۔ علم میں کاٹنے والا دانت سے نہیں کاٹتا مطلب یہ ہے کہ علمی مسائل میں اچھی طرح غور اور فکر کرکے صحیح رائے قائم نہیں کرتا)۔

مُشْطُ اللِّحْیَةِ یَشُدُّ الْاَضْرَاسَ۔ ڈاڑھی

میں کنگھی کرنا دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔
اِنَّہٗ کَرِہَ الضَّمُوْسَ - انہوں نے دن بھر چپ رہنا (صَوْمُ الصَّمْتِ یعنی چپ کا روزہ) مکروہ جانا۔
کَالنَّابِ الضَّرُوْسِ تَزْبِنُ بِرِجْلِھَا - کاٹنے والے دانت کی طرح پاؤں سے دفع کرتی ہے (یعنی دودھ دوہتے وقت لات مارتی ہے کبھی کاٹ کھاتی ہے)۔
یَاْکُلُ اَبَوَایَ الْحُمْضَ وَاَضْرَسُ اَنَا - (بنی اسرائیل میں ایک شخص ولد الزنا تھا (حرامی بچہ) اُس نے قربانی کی وہ قبول نہیں ہوئی تب اُس نے دعا کی پروردگار) میرے ماں باپ تو ترشی کھائیں اور دانت میرے کُند ہوں (تیرے کرم اور رحم سے یہ امر دور ہے کہ ماں باپ کے گناہ کا مؤاخذہ مجھ سے ہو پھر اللہ تعالےٰ نے اُس کی قربانی قبول فرمائی)۔
حُمْضٌ - ایک ترش بوٹی ہے اونٹ جب اُس کو چرتا ہے تو اُس کے دانت کند ہو جاتے ہیں)۔
ذَاتُ ظِلْفٍ وَّلَاضِرْسٍ - کُھر والے جانور اور دانت والے درندے۔
غُلَامٌ اَضْرَسُ لَا یَنَامُ قَلْبُہٗ - بڑے دانت والا لڑکا اُس کا دل نہیں سوتا (سوتے میں بھی اپنے فاسد خیالات نہیں چھوڑتا بُرا بُرا بکتا ہے)۔
فَعَطَفَ عَلَیْھَا عَطْفَ الضَّرُوْسِ - اُس پر اس طرح مُڑا جیسے شریر اور سرکش اونٹنی مُڑتی ہے (دوہنے والے کو مارتی اور کاٹتی ہے)۔
ضَرْطٌ - آواز کے ساتھ پادنا، گوز کرنا۔
ضُرَاطٌ - پاد، گوز۔
اِضْرَاطٌ - پدانا یا منہ سے پاد کی طرح آواز نکالنا۔

ضَرِطٌ - ایک جانور ہے جو ڈر کر پادا رہتا ہے۔ بوڑھا۔ بیکار۔
اَضْرَطًا وَّ اَنْتَ الْاَعْلٰی - تو اوپر ہے پھر بھی پادتا ہے (یہ ایک مثل ہے یعنی قوی اور زور آور ہو کر شکوہ اور شکایت کرتا ہے)۔
ضَرُوْطٌ اور ضَرَّاطٌ - پدّو۔ بہت پادنے والا۔
اَضْرَطُ پدوڑا (مؤنث ضَرْطَاءُ ہے)۔
اِذَا نَادَی الْمُنَادِیْ لِلصَّلٰوۃِ اَدْبَرَ الشَّیْطٰنُ وَلَہٗ ضُرَاطٌ - جب مؤذن نماز کی آذان دیتا ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا ہوا چلا جاتا ہے (اللہ کے نام سے ڈر کر اُس کا گوز نکل جاتا ہے)۔
دَخَلَ بَیْتَ الْمَالِ فَاَضْرَطَ - حضرت علی رضہ خزانہ میں تشریف لے گئے پھر حقارت سے آواز نکالی (دنیا کے مال و اسباب کو بے حقیقت سمجھا)۔
اِنَّہٗ سُئِلَ عَنْ شَیْءٍ فَاَضْرَطَ بِالسَّائِلِ - حضرت علی رضہ سے ایک بات پوچھی گئی۔ انہوں نے ٹھٹے سے پوچھنے والے پر آواز نکالی (دونوں ہونٹ ملا کر اُن میں سے گوز کی طرح آواز نکالنا اُس کو اِضْرَاط کہتے ہیں عرب لوگ کسی کی تحقیر کے لئے ایسا کیا کرتے ہیں)۔
یَضْرِطُ - گوز لگاتا ہے۔
ضِرْطِمٌ - بڑے پیٹ والا۔ توندل۔
ضَرْعٌ - تابعدار کرنا۔ سدھانا۔
ضُرُوْعٌ - نزدیک ہونا۔ ڈوبنے لگنا۔
ضَرَاعَۃٌ - عاجزی، تواضع، انکسار، فروتنی۔
مُضَارَعَۃٌ - مشابہت۔
اِضْرَاعٌ - زچگی سے پہلے دودھ اُترآنا خروج کرنا۔ ذلیل کرنا۔
تَضَرُّعٌ - عاجزی گڑگڑانا۔

ضَرْعٌ - تھن -

ضِرْعٌ - مثل رسّی کی لٹ -

ضَارِعٌ - کمزور، لاغر، چھوٹا -

ضَرَعٌ - کمزور - بزدل -

ضَرُوْعٌ - بڑے تھن والی - عاجز ذلیل -

اَضْرَعُ - لاغر، کمزور، چھوٹا -

ضَرْعَاءُ یا ضَرِیْعَۃٌ - بڑے تھن والی (گائے یا بکری) -

تَضَارُعٌ - ایک دوسرے کے مشابہ ہونا -

ضَرِیْعٌ - ایک زہریلی کڑوی گھانس جو جہنم میں ہوگی "خار دار جھاڑ" -

مَالِیْ اَرَاھُمَا ضَارِعَیْنِ فَقَالُوْا اِنَّ الْعَیْنَ تُسْرِعُ اِلَیْھِمَا - آنحضرتؐ نے فرمایا کیا سبب ہے میں جعفر بن ابی طالبؓ کے دونوں بچوں کو دُبلا ناتواں پاتا ہوں لوگوں نے عرض کیا اُن کو نظر جلدی لگ جاتی ہے -

اِنِّیْ لَاُفْقِرُ الْبَکْرَ الضَّرَعَ وَالنَّابَ الْمُدْبِرَ میں دُبلے ناتواں اونٹ اور بوڑھی اونٹنی کو مانگے پر دیا کرتا ہوں -

وَاِذَا فِیْھَا فَرَسٌ آدَمُ وَمُھْرٌ ضَرَعٌ - ناگہاں ایک تو اُس میں سفید گھوڑی نکلی اور ایک بچھیرا ناتواں -

لَسْتُ بِالضَّرَعِ - (عمرو بن عاصؓ نے کہا) میں ناتواں نہیں ہوں -

مَالِیْ اَرَاکَ ضَارِعَ الْجِسْمِ - کیا سبب ہے کہ میں تجھ کو ناتواں کمزور دیکھتا ہوں -

لَا یَخْتَلِجَنَّ فِیْ صَدْرِکَ شَیْءٌ ضَارَعْتَ فِیْہِ النَّصْرَانِیَّۃَ - (یہ آنحضرتؐ نے عدی ابن حاتم رضؓ سے فرمایا جب کہ اُنہوں نے پوچھا کہ نصارٰی کا طیار کیا ہوا کھانا کیسا ہے) تیرے دل میں کوئی خدشہ اِس بات کا نہ گذرے کہ جس چیز میں تو نصارٰی کا مشابہ ہوگیا وہ حرام ہے یا خبیث ہے یا مکروہ (بلکہ وہ حلال اور نظیف ہے گو وہ کھانا نصارٰی کا طیار کیا ہوا ہو یا اُن کے کھانے کے مشابہ ہو معلوم ہوا کھانے پینے کی چیزوں میں کسی قوم کی مشابہت ضرر نہیں کرتی بشرطیکہ تشبیہ کی نیت نہ ہو اسی طرح لباس وغیرہ کا بھی حکم ہے بعضوں نے یوں معنٰی کئے ہیں کہ تو دل میں خدشے پیدا کر کے نصارٰی کے مشابہ مت بن یعنی جیسی سختی نصارٰی کے پادریوں نے دین میں پیدا کر دی ہیں تو ان سختیوں کو چھوڑ۔ کیونکہ تو مسلمان ہے اور اسلام کا دین نہایت سیدھا سادہ اور آسان ہے اُس میں سختی اور دشواری کا نام نہیں ہے) -

اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ تُضَارِعَ - مجھ کو ڈر ہے کہیں تیرا کام سود کے مشابہ نہ ہو جائے -

اَخَافُ اَنْ یُّضَارِعَ - مجھ کو ڈر ہے کہیں جَو گیہوں کے مشابہ نہ ہو (تو اُس میں بھی ربا (سود) ہوگا یعنی جَو بھی گیہوں کے بدلے زیادہ کم لینا ناجائز ہوگا مگر صحیح یہ ہے کہ جَو اور گیہوں دو مختلف جنسیں ہیں اس لئے اُن کے تبادلہ میں کمی بیشی جائز ہے اور خود حدیث میں اس کی صراحت ہے) -

لَسْتُ بِنُکَحَۃٍ طُلَقَۃٍ وَّلَا بِسُبَبَۃٍ ضُرَعَۃٍ میں بہت نکاح کرنے والا اور بہت طلاق دینے والا آدمی نہیں ہوں اور نہ گالی گلوچ بکنے والا دوسرے لوگوں کی طرح (یہ معاویہؓ کا قول ہے) -

خَرَجَ مُتَبَذِّلًا مُتَضَرِّعًا - آنحضرتؐ استسقا کے لئے یوں ہی پریشان حال (بن بناؤ) عاجزی کرتے ہوئے نکلے گڑگڑاتے ہوئے - (مالک سے انکسار کے ساتھ سوال کرتے ہوئے)

فَقَدْ ضَرِعَ الْكَبِيْرُ وَرَقَّ الصَّغِيْرُ - بڑا بوڑھا گڑگڑانے لگا اور بچہ رونے لگا۔

اَضْرَعَ اللّٰهُ خُدُوْدَكُمْ - اللہ تعالیٰ تمہارے رخساروں کو ذلیل کرے۔

قَدْ ضَرَعَ بِهٖ - اُس پر غالب ہوگیا۔

فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِّنْ ضَرِيْعٍ (جب دوزخی بھوک کے مارے بہت نالہ و فریاد مچائیں گے) تو اُن کی دادرسی ضَرِیع سے کی جائے گی (وہ کھانے کو ملے گی ضَرِیع ایک بوٹی ہے ملکِ حجاز کی اُس میں بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں بعضوں نے کہا شبرق (جس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے طیبی نے کہا ضریع آخرت کی ایلوے سے زیادہ تلخ اور مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم ہوگی)۔

مَالَهُمْ زَرْعٌ وَّلَا ضَرْعٌ - نہ تو اُن کے پاس کھیتی باڑی ہے نہ دودھ کے جانور ہیں۔

اَهْلُ ضَرْعٍ - یعنی گاؤں کھیڑے کے رہنے والے (کیونکہ اُن کی غذا اکثر دودھ ہوتی ہے)۔

لَا يُغْنِيْ عَنْهُ زَرْعًا وَّلَا ضَرْعًا - نہ تو کھیتی کر کام آئے نہ دودھ کے۔

اَلضَّرِيْعُ شَيْءٌ يَّكُوْنُ فِي النَّارِ يُشْبِهُ الشَّوْكَ اَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ وَاَنْتَنُ مِنَ الْجِيْفَةِ وَاَشَدُّ حَرًّا مِّنَ النَّارِ - ضریع ایک چیز ہے جو دوزخ میں ہوگی کانٹے کی طرح ایلوے سے زیادہ کڑوی اور مردار سے زیادہ بدبودار اور آگ سے زیادہ گرم۔

اَلتَّضَرُّعُ تَحْرِيْكُ الْاَصَابِعِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا تضرع کیا ہے اُنگلیوں کا داہنی بائیں طرف ہلانا (دوسری روایت میں ہے کہ سبابہ (کلمہ کی اُنگلی) کا داہنی بائیں طرف ہلانا یہ امامیہ کی روایت ہے اور امام مالک اور بعضے اہلحدیث کے نزدیک بھی تشہد کے وقت دعا میں کلمہ کی اُنگلی کا ہلانا مسنون اور آنحضرتؐ سے ثابت ہے اور حنفیہ نے اِس کا انکار کیا ہے)۔

لَا سَهْمَ لِلضَّرَعِ - جو گھوڑا ناتواں سواری کے لائق نہ ہو اُس کو مال غنیمت میں سے حصہ نہیں ملے گا۔

مُضَارِع - وہ فعل ہے جس کے شروع میں اَتَيْنَ میں سے کوئی حرف ہو اور حال یا مستقبل کے زمانہ پر دلالت کرے۔

ضِرْغَامٌ - زور آور حملہ کرنے والا شیر بہادر، شجاع آدمی قوی۔

ضَرْفَطَةٌ - رسّی سے باندھنا، مضبوط کرنا، گردن پر سوار ہونا۔

ضَرَاكَةٌ - محتاج ہونا، فقیر ہونا۔

ضَرِيْكٌ - محتاج حال - فقیر۔

ضُرَاكٌ - شیر سخت، بدخلق آدمی، موٹا، توانا۔

عَالَةٌ ضَرَائِكُ - محتاج بال بچے یا دُبلے لاغر بدحال۔

ضَيْرَاكٌ - مچھلی۔

ضَرَمٌ - سخت بھوک یا بھوک کی گرمی غصہ سے بھڑکنا یا گرم ہونا۔

تَضْرِيْمٌ اور اِضْرَامٌ - روشن کرنا - سُلگانا۔

تَضَرُّمٌ - غصہ سے مشتعل ہونا۔

اِسْتِضْرَامٌ - روشن کرنا۔

ضِرَامٌ - پتلی لکڑی جو جلدی آگ سے روشن ہو جائے

ضَرَمَةٌ - انگارہ، شعلہ۔

مَا بِالدَّارِ نَافِخُ ضَرَمَةٍ ۔ گھر میں کوئی آگ پھونکنے والا نہیں رہا (سب مر گئے یا چلے گئے)۔

كَانَ لِحْيَتُهُ ضِرَامُ عَرْفَجٍ ۔ ابو بکرؓ کی داڑھی گویا سلگی ہوئی عرفج کی لکڑی ہے (عرفج ایک درخت ہے جو جلدی سُلگ جاتا ہے وہ حنا کا خضاب کرتے تھے تو داڑھی سرخ انگارے کی طرح معلوم ہوتی تھی)۔

وَاللّٰهِ لَوَدَّ مُعَاوِيَةُ أَنَّهُ مَا بَقِيَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ نَافِخُ ضَرَمَةٍ ۔ خدا کی قسم معاویہ یہ چاہتا ہے کہ بنی ہاشم میں سے کوئی آگ پھونکنے والا نہ رہے۔ (دوسری روایت میں یوں ہے لَا عَامِرُ دَارٍ وَّلَا نَافِخُ نَارٍ ۔ یعنی کوئی گھر بسانے والا نہ رہے نہ آگ پھونکنے والا تمام بنی ہاشم کو فنا کر دے یہ حضرت علی رضؓ نے قسم کھا کر فرمایا)۔

فَأَمَرَ بِالْأَخَادِيدِ وَأُضْرِمَ فِيهَا النِّيرَانُ ۔ اُس نے خندقیں کھودنے کا حکم دیا اور اُن میں آگ سلگائی گئی۔

وَتَكُونُ السَّاعَةُ كَالضَّرَمَةِ ۔ گھڑی اتنی چھوٹی ہوگی جیسے گھانس کے تنکے پر آگ کا ایک شعلہ جلدی سے سلگ جاتا ہے۔

وَيَكُونُ الْيَوْمُ كَالضَّرَمَةِ ۔ دن ایسا چھوٹا ہوگا جیسے آگ کا شعلہ جو ایک تنکے پر سلگ جائے (جھٹ جلکر بجھ جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ عمریں کم ہوجائیں گی دنوں اور ساعتوں میں برکت نہیں رہے گی زمانہ جلدی گذرتا معلوم ہوگا)۔

وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامٍ ۔ دن ایسا ہوگا جیسے ایک گھانس کے تنکے کا سلگ جانا۔

فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ ۔ (سوتے وقت چراغ بجھا دیا کرو) چوہا کیا کرتا ہے، گھر والوں پر آگ لگا دیتا ہے (تیل کی بتی کو گھسیٹ کرلے جاتا ہے گھر میں آگ لگ جاتی ہے)۔

ضَرِيَ یا ضِرَاءٌ یا ضَرَاءٌ ۔ لازم کرلینا ۔ عادت ہوجانا۔ حرص کرنا ۔ جرأت کرنا۔

ضَرَاوَةٌ یا ضَرْيٌ یا ضَرَاءَةٌ ۔ چسکہ لگ جانا ۔ لت پڑ جانا ۔ عادت ہوجانا۔

ضُرُوٌّ ۔ خون بہنا نہ تھمنا۔

كَلْبٌ ضَارٍ ۔ شکاری کتا جس کو شکار کی عادت ہو۔

إِنَّ قَيْسًا ضِرَاءُ اللّٰهِ ۔ قیس قبیلے کے لوگ اللہ کے شکاری جانور ہیں (یعنی بڑے بہادر جنگی لوگ ہیں)۔

إِنَّ لِلْإِسْلَامِ ضَرَاوَةً ۔ اسلام کا چسکہ لگ جاتا ہے (جہاں آدمی دل سے مسلمان ہوا پھر وہ اسلام کو چھوڑ نہیں سکتا کیونکہ اسلام ایسا سچا سیدھا صاف دین ہے جس میں عقلِ سلیم اور تہذیب کے خلاف کوئی بات نہیں ہے)۔

إِنَّ لِلَّحْمِ ضَرَاوَةً كَضَرَاوَةِ الْخَمْرِ ۔ گوشت کا چسکہ بھی شراب کی طرح لگ جاتا ہے (جیسے شرابی سے شراب نہیں چھوڑی جاتی اسی طرح گوشت خوار سے گوشت نہیں چھوٹ سکتا معلوم ہوا ہمیشہ ہر روز گوشت کھانا یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے خصوصاً گرم ملکوں میں جیسے ہندوستان اور عرب ہیں گوشت خوری کی کثرت جگر کو خراب کر دیتی ہے البتہ کبھی کبھی گوشت کھانے میں قباحت نہیں)۔

إِيَّاكُمْ وَاللَّحْمَ فَإِنَّ لَهُ عَادَةً ۔ گوشت خوری سے بچے رہو (یعنی ہمیشہ گوشت کھانے سے کیونکہ اُس کی عادت ہوجاتی ہے شراب کی طرح)۔

مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَةٍ اَوْ ضَارِیًا جو شخص ریوڑ کی حفاظت یا شکار کے مقصد کے سوا کسی اور غرض سے کتا پالے (بے ضرورت کتا گھر میں رکھے اگر چوروں سے حفاظت کے لئے رکھے یا اور کسی ضرورت سے تو وہ بھی مستثنیٰ ہوگا۔

لَیْسَ بِکَلْبِ مَاشِیَةٍ اَوْ ضَارِیَةٍ۔ ریوڑ کی حفاظت کرنے والا یا شکاری کتا نہ ہو۔

نَھٰی عَنِ الشُّرْبِ فِی الْاِنَاءِ الضَّارِیْ۔ اُس برتن میں جس میں شراب بنائی جاتی ہو شربت یا پانی پینے سے منع فرمایا (کیونکہ ایسے برتن میں شربت ڈالنے سے اُس میں جلد نشہ آجائے گا۔ بعضوں نے کہا ضاری سے بہنے والا برتن مراد ہے)۔

اَکَلَ مَعَ رَجُلٍ بِهٖ ضِرْوٌ مِّنْ جُذَامٍ۔ ایسے شخص کے ساتھ کھانا کھایا جس کا جذام بہ رہا تھا۔ (اُس کے پھوڑوں سے پیپ خون جاری تھا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جس کو جذام لازم ہوگیا تھا یعنی اچھا نہیں ہوتا تھا)۔

یَدِبُّوْنَ الضَّرَاءَ۔ گھنے درختوں میں چھپ کر رینگتے ہیں (مکر و فریب کرتے ہیں)۔

کَانَ الْحِمٰی حِمٰی ضَرِیَّةٍ عَلٰی عَهْدِهٖ سِتَّةَ اَمْیَالٍ۔ محفوظ چراگاہ ضریہ کی چراگاہ تھی اُن کے زمانہ میں چھ میل تک (ضریہ ایک عورت کا نام تھا، پھر ایک مقام کا نام ہوگیا نجد میں)۔

عِرْقٌ ضَرِیٌّ۔ وہ رگ جس کا خون بند نہ ہوتا ہو۔

کَانُوْا یَنْتَبِذُوْنَ فِیْهَا حَتّٰی ضَرِیَتْ۔ اُس میں نبیذ بنایا کرتے یہاں تک کہ اُس میں تیزی آگئی (شراب کی سی بو اُس میں پیدا ہوگئی)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الزَّایِ

ضَیْزٌ۔ کسی کا مال زبردستی چھین لینا۔

تَضَازُزٌ۔ ایک دوسرے کو دینا۔

ضَیْزَنٌ۔ نگہبان معتبر اولاد عیال اطفال شریک ساجھی قائم مقام۔

کَانَ مَعِیَ ضَیْزَنَانِ یَحْفَظَانِ وَیَعْلَمَانِ۔ (حضرت عمر رض نے ایک شخص کو تحصیلدار بنا کر بھیجا پھر اُس کو موقوف کر دیا وہ اپنے گھر میں خالی ہاتھ گیا اُس کی بیوی کہنے لگی نوکری کی کمائیاں کہاں ہیں اُس نے کہا) میرے ساتھ دو نگہبان تھے جو حفاظت کرتے تھے اور ہر ایک بات جانتے تھے (اُن کے ہوتے ہوئے میں کیا کمائی کر سکتا تھا مراد کرام کاتبین فرشتے ہیں یعنی اگر میں رشوت لیتا تو فرشتوں سے کیونکر چھپا سکتا تھا جو ہر وقت میرے ساتھ تھے مجمع البحار میں ہے کہ ضیزن اُس کو بھی کہتے ہیں جو اپنے باپ کے مرنے کے بعد اُس کی بیوی سے یعنی سوتیلی ماں سے نکاح کرلے)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الطَّاءِ

ضَوْطَرٌ۔ موٹا، فربہ، بڑے سُرین والا، بخیل۔

مَنْ یَّعْذِرُنِیْ مِنْ هٰؤُلَاءِ الضَّیَاطِرَةِ ان موٹے فربہ لوگوں کی طرف سے کون معذرت کرے گا (یہ جمع ہے ضَیْطَارٌ کی)۔

اِضْطِرَادٌ۔ بمعنی اِطِّرَادٌ (اور اصل میں بھی اِطِّرَادٌ تھا) یعنی دوڑنا، پے در پے آنا۔

اِذَا کَانَ عِنْدَ اضْطِرَادِ الْخَیْلِ وَعِنْدَ سَلِّ السُّیُوْفِ اَجْزَأَ الرَّجُلَ اَنْ تَکُوْنَ صَلٰوتُهٗ تَکْبِیْرًا۔ جب گھوڑے دوڑ رہے ہوں اور تلواریں سونتی ہوئی ہوں (یعنی جنگ ہو رہی ہو) تو آدمی کو یہی کافی ہے کہ اللہ اکبر کہہ

لے (اور اشارے سے گھوڑے ہی پر ارکان ادا کرے اگر اتنی بھی فرصت نہ ہو تو نماز کی تاخیر کرے، فرصت ملتے ہی ادا کر لے جیسے جنگ خندق میں آنحضرت ؐ نے کیا تھا)۔

اِضْطِمَامٌ ع۔ ہجوم کرنا، ازدحام کرنا۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اضْطَمَّ عَلَيْهِ النَّاسُ أَعْنَقَ۔ جب حج میں لوگ آپ ؐ پر ہجوم کرتے تو آپ اونٹ کو میانہ چال چلاتے (دوڑاتے نہیں ایسا نہ ہو کسی کو صدمہ پہونچے)۔

فَدَنَا النَّاسُ وَاضْطَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ لوگ نزدیک ہوئے ایک دوسرے سے ملکر چلے۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْعَيْنِ

ضَعْزٌ۔ خوب روندنا۔

ضَعْضَعَةٌ۔ گرا دینا، منہدم کرنا۔

تَضَعْضُعٌ۔ عاجزی کرنا، محتاج ہونا، چھپ جانا، عقل جاتی رہنا، ناتواں ہو جانا۔

ضَعْضَاعٌ۔ بھولا، بے عقل، ناتواں۔

مَا تَضَعْضَعَ امْرُؤٌ لِآخَرَ يُرِيدُ بِهِ عَرَضَ الدُّنْيَا إِلَّا ذَهَبَ ثُلُثَا دِينِهِ۔ جب کوئی دوسرے کے سامنے دنیا کمانے کے لئے عاجزی کرے (منت سماجت خوشامد تواضع فروتنی جیسے دنیاداروں کا قاعدہ ہوتا ہے) تو اس کے دین کے دو حصے تباہ ہو جائیں گے (تین حصوں میں سے صرف ایک حصہ رہ جائے گا)۔

قَدْ تَضَعْضَعَ بِهِمُ الدَّهْرُ فَأَصْبَحُوا فِي ظُلُمَاتِ الْقُبُورِ۔ زمانہ نے اُن کو ذلیل و خوار بنا دیا آخر قبروں کے اندھیروں میں چلے گئے (مر گئے)۔

ضَعْفٌ یا **ضُعْفٌ**۔ ناتواں ہونا، کمزور ہونا۔

ضِعْفٌ۔ دُگنا۔

ضَعَافَةٌ۔ ناتوانی۔

مُضَاعَفَةٌ۔ دُگنا کرنا۔ جیسے تَضْعِيفٌ ہے۔

إِضْعَافٌ۔ دُگنا کرنا۔ کمزور کرنا۔

مَنْ كَانَ مُضْعِفًا فَلْيَرْجِعْ۔ جس شخص کا جانور کمزور ہو وہ لوٹ جائے (کیونکہ وہ منزل مقصود تک پہنچ نہ سکے گا)۔

الْمُضْعِفُ أَمِيرٌ عَلَى أَصْحَابِهِ۔ جس کا جانور کمزور ہو وہ گویا (سفر میں) اپنے ساتھیوں کا سردار ہے (لوگ اپنے جانوروں کو اُس کے ساتھ ہی چلاتے ہیں تیز نہیں چلا سکتے)۔

الضَّعِيفُ أَمِيرُ الرَّكْبِ۔ ناتواں اور کمزور آدمی سواروں کا سردار ہے (سب اُس کے ساتھ چلتے ہیں)

أَهْلُ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ۔ بہشتی وہ شخص ہے جو ناتواں ہو لوگ اُس کو ذلیل و کمزور سمجھیں (اُس کی کم طاقتی اور ناداری کی وجہ سے اُس پر ظلم اور جبر کریں)۔

مَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا الضُّعَفَاءُ (بہشت کہتی ہے) میرا کیا حال ہے مجھ میں وہی لوگ آرہے ہیں جو کمزور اور ناتواں ہیں (دنیا میں مالدار اور زوردار نہ تھے اکثر بہشت میں ایسے ہی لوگ ہوں گے)

كُلُّ مُتَضَعَّفٍ۔ بہشتی وہ شخص ہے جس کو لوگ حقیر اور ناتواں سمجھیں۔

كَانَ يُكْثِرُ التَّكْبِيرَ فِي أَضْعَافِ الْخُطْبَةِ آپ خطبہ کے درمیان تکبیر بہت کہتے۔

بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ (ہرقل نے ابو سفیان سے پوچھا

ع۔ اس کو باب الضاد مع المیم میں ذکر کرنا تھا مناسبت لفظی سے صاحب نہایہ نے یہاں ذکر کیا ۱۲ منہ

اُس پیغمبر کی پیروی کون لوگ کر رہے ہیں ابوسفیان نے کہا) ہم میں کے نادار کمزور لوگ (مالدار اور رئیس لوگ تو آپ کی مخالفت پر تلے ہوئے ہیں)۔

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ۔ بیکس و بے بس یعنی بوڑھے بچے عورتیں جن کو مشرکوں نے مکہ میں پکڑ رکھا تھا اُن کو ہجرت نہیں کرنے دیتے تھے)۔

اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي الضَّعِيْفَيْنِ۔ اللہ سے ان دو ناتوانوں کے باب میں ڈرتے رہو (یعنی عورتوں اور غلام لونڈی کے بارے میں ان ..... دونوں کو ناجائز تکلیف مت دو اُن پر ظلم اور ستم نہ کرو)۔

فَتَضَعَّفْتُ رَجُلًا۔ ایک شخص کو میں نے کمزور سمجھا (ناتواں، اُس سے پوچھا) ایک روایت میں فَتَضَيَّفْتُ ہے یہ غلط ہے۔

غَلَبَنِيْ اَهْلُ الْكُوْفَةِ اَسْتَعْمِلُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنَ فَيُضَعَّفُ وَاَسْتَعْمِلُ عَلَيْهِمُ الْقَوِيَّ فَيُفَجَّرُ (حضرت عمر رض نے کہا) کوفہ والوں نے مجھ کو تنگ کر دیا۔ اگر میں اُن پر کسی ایماندار خداترس کو مامور کرتا ہوں تو اُس کو ضعیف اور ناتواں بتاتے ہیں اور اگر کسی زبردست شخص کو مقرر کرتا ہوں تو اُس کو فاسق فاجر گنہگار ٹھہراتے ہیں۔

اِلَّا رَجَاءَ الضِّعْفِ فِي الْمَعَادِ۔ مگر آخرت میں دگنا ثواب ملنے کی امید پر (بعضوں نے کہا ضعف کہتے ہیں مثل اور برابر کو اور ضعفان دو چند کو بعضوں نے کہا ضعف برابر سے لیکر دو چند سہ چند بے انتہا تک سب کو کہتے ہیں)۔

ضِعْفَيْ مَا بِمَكَّةَ (یا اللہ مدینہ میں اتنی برکت دے جتنی تو نے مکہ میں دی ہے بلکہ) اُس سے دو چند یا سہ چند۔

مِنْهُ اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ۔ اُس سے لیکر سات سو گنے تک۔

صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَضْعُفُ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔ جماعت سے نماز پڑھنا اکیلے پڑھنے سے پچیس۲۵ درجہ زیادہ ثواب رکھتا ہے (اسی طرح گھر میں یا بازار میں (اکیلے) پڑھنے سے)۔

فِيْ نَزْعِهٖ ضُعْفٌ۔ ابوبکر صدیق رض کے پانی نکالنے میں ناتوانی معلوم ہوتی تھی (یہ آنحضرت ؐ نے خواب میں دیکھا تھا چونکہ اُن کی خلافت تھوڑی مدت تک رہی اور اُن کے زمانہ میں بڑے بڑے شہر فتح نہیں ہوئے جیسے حضرت عمر رض کی خلافت میں اس لئے اُس کو ناتوانی سے تعبیر کیا)۔

يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ۔ عبداللہ بن عمر رض اپنے ناتواں بال بچوں کو رات ہی سے مزدلفہ سے منا روانہ کر دیتے (اور خود نماز فجر کے بعد نکلتے اس سے یہ مطلب تھا کہ وہ آسانی سے کنکریاں وغیرہ مار لیں ہجوم میں اُن کو تکلیف نہ ہو)۔

هَلْ تُنْصَرُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ۔ تم کو مدد کن لوگوں کے طفیل سے ملتی ہے اُنہی کے طفیل سے جو ناتواں، نادار غریب کم استطاعت ہیں (کیونکہ اُن کی عبادت خلوص کے ساتھ ہوتی ہے دنیا کی فکریں اُن کو زیادہ نہیں ہوتیں اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی ایسے لوگوں پر ہوتی ہے اسی لئے اگلے دیندار بادشاہ جنگ میں دونوں قسم کے لشکر ساتھ رکھتے تھے دعا کا لشکر اور دغا کا لشکر)۔

وَفِيْنَا ضَعْفَةٌ وَّرِقَّةٌ۔ ہم میں ناتوانی تھی ناطاقتی (سواریاں نہ ملنے سے)۔

اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ (ابن عباس رض نے کہا میں اُن ناتواں بال بچوں میں سے تھا جن کو آنحضرت ؐ

نے مزدلفہ سے آگے بھیجدیا تھا۔

اَلضَّعِيْفُ مَنْ لَمْ تُدْفَعْ اِلَيْهِ حُجَّةٌ وَّلَمْ يَعْرِفِ الْاِخْتِلَافَ (امام ابوالحسنؒ سے پوچھا گیا اِس آیت کی تفسیر میں "سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا" کہ ضعیف کس کو کہتے ہیں فرمایا) ضعیف وہ ہوتا ہے جس کو حجت اور بحث کرنا نہ آئے اور نہ وہ اختلاف رائے کو سمجھے (یعنی نادان اور بھولا ہو)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَيُبْغِضُ الْمُؤْمِنَ الضَّعِيْفَ۔ اللہ تعالیٰ ناتواں مسلمان کو پسند نہیں کرتا (یعنی جس کے ایمان میں ضعف ہو ڈھل مل یقین ہو)۔

رَأَيْتُ فِيْ اَضْعَافِ الثِّيَابِ طِيْنًا۔ میں نے کپڑوں کی تہوں میں کیچڑ دیکھی۔

فِيْ اَضْعَافِ كِتَابِهٖ۔ اُس کی کتاب کے سطور اور حواشی میں "ضَعِيْفٌ مُضْعِفٌ" وہ بھی ناتواں اُس کی سواری کا جانور بھی ناتواں۔

سُئِلَ عَنِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ فَقَالَ الْبَلْهَاءُ فِيْ خِدْرِهَا۔ آپ سے پوچھا گیا مستضعفین سے کیا مراد ہے فرمایا بھولی بھالی عورتیں جو اپنے پردوں میں رہتی ہیں۔

ضَعَلٌ۔ بچہ کا دُبلا ہونا اس وجہ سے کہ اُس کی ماں اُس کے باپ کی رشتہ دار ہے (جیسے خالہ یا چچا یا ماموں یا پھوپی کی بیٹی سے کوئی نکاح کرے تو اولاد اکثر ضعیف ہوتی ہے یہ امر تجربہ سے معلوم ہو چکا ہے دوسرے موروثی بیماریاں بچوں میں قائم رہتی ہیں اسی لئے حکیموں نے اجنبی اور غیر عورتوں سے جو جسمانی طاقت بخوبی رکھتی ہوں شادی کرنا بہتر رکھا ہے)۔

ضَاعِلٌ۔ زبردست اونٹ۔

ضَعْوٌ۔ چھپ جانا۔

ضَعَةٌ۔ ایک درخت کا نام ہے۔

ضَعَةٌ۔ اصل میں وَضْعٌ تھا ذلت کمینگی خواری۔

وَضِيْعٌ۔ کمینہ بدذات۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْغَيْنِ

ضَغْبٌ۔ خرگوش کی طرح آواز نکالنا، ڈرانا، جماع کرنا۔

ضَاغِبٌ۔ چھپ کر وحشی جانوروں کی آواز نکالکر ڈرانا۔

ضُغَابٌ۔ خرگوش یا بھیڑیے کی آواز۔

رَجُلٌ ضَغِبٌ۔ ککڑیاں کھانے کی خواہش رکھنے والا۔

اَرْضٌ مُضْغَبَةٌ۔ جس زمین میں ککڑیاں بہت ہوں

ضَغَابِيْسُ۔ ککڑیاں (یہ جمع ہے ضُغْبُوْسٌ کی) بعضوں نے کہا ثمام کی جڑیں جو گھانس اُگتی ہے ہلیون کے مشابہ (اُس کو سرکہ اور زیتون کے ساتھ ملاکر کھاتے ہیں)۔

لَابَأْسَ بِاجْتِنَاءِ الضَّغَابِيْسِ فِي الْحَرَمِ حرم کی زمین میں ککڑیاں توڑنا اور لینا منع نہیں ہے

ضَغَتٌ۔ دانتوں اور ڈاڑھوں سے چبانا۔

ضَغْثٌ۔ ملانا، خلط ملط کرنا۔

اِضْغَاثٌ۔ پریشان مخلوط گڑبڑ خواب دیکھنا۔

فَمِنْهُمُ الْاٰخِذُ الضِّغْثَ اُن میں کوئی ایک مٹھا لینے والا ہے۔

ضِغْثٌ۔ گھانس وغیرہ کا ایک مٹھا جس میں سب طرح کی بوٹیاں ہوں (بعضوں نے کہا گٹھا یعنی حُزْمَةٌ۔ مطلب یہ ہے کہ جس نے دنیا کو بقدر ضرورت تھوڑا سا لیا)۔

فَاَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ فَجَعَلْتُهٗ ضِغْثًا (سلمہ ابن اکوع رضؓ نے کہا) میں نے اِن ڈاکوؤں کے ہتھیار

لیکر اُن کا ایک گٹھا کیا۔

فِیْهِ ثَلَاثُ اَعْیُنٍ اَنْبَتَتْ بِالضِّغْثِ کوفہ کی مسجد میں تین چشمے ہیں جنھوں نے ضغث اُگایا (یعنی وہ ضغث (مٹھا، جھاڑو) جس سے اللہ نے حضرت ایوب ؑ کو اپنی بیوی کے مارنے کا حکم دیا تھا)۔

لَاَنْ یَمْشِیَ ضِغْثَانِ مِنْ نَارٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَسْعٰی غُلَامِیْ خَلْفِیْ۔ اگر میری ساتھ دو گٹھے گھاس کے جلتے ہوئے چلیں یا دو گٹھے لکڑیوں کے جلتے ہوئے تو وہ مجھ کو اس سے اچھے معلوم ہوتے ہیں کہ میرا غلام میرے پیچھے دوڑتا ہوا چلے (جیسے دنیا دار متکبروں کی عادت ہو کہ اُن کے غلام نوکر چاکر خدمتگار ان کے پیچھے دوڑتے چلتے ہیں)۔

اَللّٰهُمَّ اِنْ كَتَبْتَ عَلَیَّ اِثْمًا اَوْ ضِغْثًا فَامْحُهُ عَنِّیْ (حضرت عمر رض نے یوں دعا کی) یا اللہ اگر تو نے میرے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ یا ایسا کام جو خالص تیری رضامندی کے لئے نہ کیا گیا ہو (بلکہ اُس میں کوئی نفسانی غرض یا ریا مخلوط ہو) لکھا ہو تو اُس کو مٹا دے (معاف کردے نامۂ اعمال سے نکال دے)۔

اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ۔ پریشان خوابوں کے گچھے (سلسلے)۔

كَانَتْ تَضْغَثُ رَاْسَهَا۔ حضرت عائشہؓ غسل میں اپنا سر ہاتھ سے رگڑتی تھیں (تاکہ پانی اندر پہونچ جائے)۔

فَجَعَلَهٗ ضِغْثًا۔ اُس کا ایک گٹھا بنا دیا۔

ضَغْدٌ۔ گلا گھونٹنا حلق دبانا۔

ضَغْضَغَةٌ۔ بوڑھے شخص کا چبانا جس کے دانت نہ ہوں۔ اس طرح بات کرنا کہ سمجھ میں نہ آئے بہت باتیں کرنا۔

ضَغْطٌ۔ نچوڑنا دبانا بھینچنا (جیسے مُضَاغَطَةٌ اور اِضْغَاطٌ ہے)۔

تَضَاغُطٌ۔ ہجوم کرنا۔

ضِغَاطٌ۔ ہجوم اور اژدحام۔

ضَغْطَةٌ۔ دباؤ نچوڑ۔

ضُغْطَةٌ۔ زحمت، تنگی۔

لَتُضْغَطَنَّ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ۔ بہشت کے دروازے پر دھکم دھکا ہجوم ہوگا۔

لَیُضْغَطُوْنَ عَلَیْهِ حَتّٰی مَنَاكِبُهُمْ لَتَزُوْلُ بہشتی لوگ بہشت کے دروازے پر دبائے جائیں گے (دھکم دھکا ہوگی) اتنی کہ مونڈھے اُتر جانے کے قریب ہوں گے۔

لَا تُضَاغِطُوْا۔ ایک دوسرے کو مت دباؤ۔

لَا یَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ اَنَّا اُخِذْنَا ضُغْطَةً عرب لوگ یوں نہ کہیں کہ ہم کو دباکر پکڑا گیا یعنی زور زبردستی سے تم مکہ میں آ گئے ہم مغلوب ہوگئے)

لَا یَشْتَرِیَنَّ اَحَدُكُمْ مَالَ امْرِئٍ فِیْ ضُغْطَةٍ مِّنْ سُلْطَانٍ۔ کوئی تم میں سے دوسرے کا مال حکومت کے دباؤ سے نہ خریدے (بلکہ مال والے کی خوشی اور رضامندی کے ساتھ بغیر کسی دباؤ یا زور کے۔ اکثر حکام اور سرکاری عہدہ دار ایسا کیا کرتے ہیں کہ حکومت کا دباؤ ڈالکر رعایا سے سستا مال خرید کر لیتے ہیں جو دوسرے لوگوں کو اُتنے داموں پر نہیں ملتا آنحضرت ؐ نے اس سے منع فرمایا)

لَا تَجُوْزُ الضُّغْطَةُ۔ ضُغْطَہ درست نہیں ہے (وہ یہ ہے کہ قرضخواہ مقروض سے اپنے قرض کے ایک حصہ پر صلح کرلے اور باقی قرض معاف کردے پھر جب ثبوت ملجائے تو سارے

مال کا اُس پر دعویٰ کر کے اُس سے و[illegible] کرے)۔

كَانَ لَا يُجِيزُ الِاجْتِهَادَ وَالضُّغْطَةَ (شریح قاضی معاملات میں) جبر اور ظلم اور دباؤ کو جائز نہیں رکھتے تھے (جو معاملہ اس طرح کیا جائے وہ لغو ہو حاکم اُس کو فسخ کر دے گا۔ بعضوں نے کہا یہاں ضغطہ سے یہ مراد ہے کہ مقروض نادہندی کر کے قرض خواہ کو تنگ کر دے آخر کو اُس سے کہے اگر تو اپنے قرض میں سے اتنا چھوڑ دے تو میں باقی نقد دیتا ہوں وہ بیچارہ مجبوراً اُس پر راضی ہو جائے گو اُس کا دل نہ چاہتا ہو)۔

يُعْتِقُ الرَّجُلُ مِنْ عَبْدِهِ مَا شَاءَ ثُلُثًا أَوْ رُبُعًا أَوْ خُمُسًا لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ ضُغْطَةٌ آدمی اپنے غلام میں سے جتنا چاہے آزاد کرے اُس کا تہائی حصہ یا چوتھائی حصہ یا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس پر کوئی دباؤ نہیں ہے (کہ خواہ مخواہ کُل ہی آزاد کر دے یا اتنا حصہ)۔

لَمَّا رَجَعَ عَنِ الْعَمَلِ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَيْنَ مَا جِئْتَ بِهِ فَقَالَ كَانَ مَعِي ضَاغِطٌ۔ جب معاذ بن جبل رض حکومت سے علیحدہ ہو کر اپنے گھر آئے تو اُن کی بیوی کہنے لگی کیا کما کر لائے وہ کمائی کہاں ہے انہوں نے کہا میرے ساتھ ایک دباؤ رکھنے والا تھا (جو میرے ہر کام کو دیکھتا رہتا مراد اللہ تعالیٰ ہے)۔

كَيْفَ صَارَ التَّكْبِيرُ يَذْهَبُ بِالضِّغَاطِ هُنَاكَ (رمی جمار کے وقت یا حج میں) اللہ اکبر کہنے سے ہجوم کیوں گھٹ جاتا ہے (انہوں نے کہا جب بندہ اللہ اکبر کہتا ہے تو اُس کا مطلب یہ ہے کہ پروردگار ان تراشیدہ بتوں کی طرح نہیں ہے نہ اور ٹھاکروں کی طرح جن کو مشرک پوجتے ہیں پس شیطان اور اُس کے لشکر والے جو حاجیوں کے راستے تنگ کرتے ہیں یہ آواز سنکر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں اور فرشتے اُن کا پیچھا کرتے ہیں)۔

ضَغْمٌ۔ کاٹنا، نوچنا۔

ضُغَامَه۔ جو منہ سے نکال کر پھینکا جائے۔

ضَيْغَمٌ۔ شیر اور کاٹنے والا۔

فَعَدَا عَلَيْهِ الْأَسَدُ فَأَخَذَ بِرَأْسِهِ فَضَغَمَهُ صبح کو شیر اُس پر لپکا اور اُس کا سر پکڑ کر چبا ڈالا (یہ آنحضرت ص کی بددعا کا اثر تھا آپ نے دعا کی تھی یا اللہ اپنے کتوں میں سے ایک کتا اُس پر مسلط کر دے)۔

أَعَاذَكُمُ اللهُ مِنْ جَرْحِ الدَّهْرِ وَضَغْمِ الْفَقْرِ اللہ تعالیٰ تم کو زمانہ کی زخم رسانی اور محتاجی کے کاٹنے سے محفوظ رکھے۔

ضَغْنٌ۔ حسد کرنا۔ جو نسا مائل ہونا۔

مُضَاغَنَةٌ۔ حسد اور کینہ رکھنا جیسے تَضَاغُنٌ۔

ضَغِينَةٌ۔ کینہ (ضَغَائِن جمع ہے)۔

ضِغْنٌ۔ گوشہ اور کونا۔ پہاڑ کی گود پہاڑ کا پہلو بغل میلان شوق حسد (اُس کی جمع اَضْغَانٌ ہے)

ضَغِنٌ۔ ٹیڑھا۔ کج۔

فَيَكُونُ دِمَاءٌ فِي عَمْيَاءَ فِي غَيْرِ ضَغِينَةٍ وَحَمْلِ سِلَاحٍ۔ اندھا دھند خون ہوں گے نہ تو کینہ کی وجہ سے نہ ہتھیار اُٹھا کر (یعنی علانیہ جنگ کے ساتھ)۔

فَإِنَّمَا شَهِدُوا عَنْ ضِغْنٍ (جب لوگ کسی شخص کے خلاف ایک جرم کی گواہی دیں اور مجرم حاضر نہ ہو) تو وہ گواہی کینہ اور عداوت کی وجہ سے ہوگی (ورنہ اُس کے منہ پر گواہی دیتے پیٹھ پیچھے ایسی گواہی دینا دشمنی کی دلیل ہے)۔

اِنَّا لَنَعْرِفُ الضَّغَائِنَ فِیْ وُجُوْہِ اَقْوَامٍ حضرت عباس رض نے کہا) ہم قریش کے لوگوں کے مُنھوں پر کینہ پاتے ہیں (بعضے لوگ قریش کے ہم کو صفائی کے ساتھ نہیں ملتے اُن کے چہرے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بنی ہاشم سے کینہ رکھتے ہیں)۔

یَکُوْنُ فِیْ دَابَّتِہِ الضِّغْنُ - اُس کے جانور میں سرکشی ہو (سوار کی اطاعت نہ کرے خندہ ہو)۔

فَاِنَّ الْھَدِیَّۃَ یُذْھِبُ الضَّغَائِنَ - ہدیہ اور تحفہ بھیجنا دلوں کے کینوں کو دور کر دیتا ہے (دشمن اُس کی وجہ سے دوست بن جاتے ہیں)۔

وَکَانَ بَیْنَ الْحَیَّیْنِ ضَغَائِنُ - دونوں قبیلوں میں دشمنیاں تھیں (دلوں میں ایک دوسرے سے کینہ رکھتے تھے یعنی اوس اور خزرج)۔

ضَغْوٌ - یا ضُغَاءٌ چیخنا چلانا ذلیل بننا خیانت کرنا۔

اِضْغَاءٌ - چیخوانا۔

تَضَاغِیْ - چلانا فریاد کرنا واویلا کرنا۔

اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّسْمِعَكَ تَضَاغِیَھُمْ فِی النَّارِ - اگر تو چاہے تو میں اللہ سے دعا کروں وہ تجھ کو مشرکوں کی اولاد کا دوزخ میں چیخنا چلانا سُنا دے (معلوم ہوا کہ مشرکوں کی اولاد بھی جن کو اللہ چاہے گا اُنہی کے ساتھ دوزخ میں رہے گی)۔

وَلٰکِنِّیْ اُکْرِمُكَ اَنْ تَضْغُوْ ھٰٓؤُلَاءِ الصِّبْیَۃُ عِنْدَ رَاْسِكَ بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا - میں تیری خاطر اس طرح سے کرتا ہوں کہ یہ بچے صبح اور شام (ہر روز) تیرے سر پر چیخیں چلائیں (ہائے واویلا کریں)۔

وَصِبْیَتِیْ یَتَضَاغَوْنَ حَوْلِیْ - میرے بچے میرے گرد غُل پکار کر رہے تھے (بھوک کے مارے تڑپ رہے تھے)۔

فَاَلْوٰی بِھَا حَتّٰی سَمِعَ اَھْلُ السَّمَاءِ ضُغَاءَ کِلَابِھِمْ - حضرت جبرئیل ع ان بستیوں کو اوپر لیکر اُڑے یہاں تک کہ آسمان والوں نے اُن کے کتوں کا پکارنا سُنا (یعنی سدوم وغیرہ حضرت لوط ع کی بستیوں کو)

حَتّٰی سَمِعَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ ضَوَاغِیَ کِلَابِھَا - یہاں تک کہ فرشتوں نے اُن کے چلانے والے کتوں کی آواز سُنی - (ضَوَاغِیْ جمع ہے ضَاغِیَۃ کی یعنی چلانے والی)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْفَاءِ

ضَفْدٌ - ہتیلی سے مارنا۔

ضَفْدَعَۃٌ - مینڈک پیدا ہو جانا۔

ضِفْدَعٌ یا ضَفْدَعٌ یا ضُفْدُعٌ یا ضِفْدِعٌ یا ضُفْدَعٌ - مینڈک۔

فَنَھَاہُ عَنْ قَتْلِھَا (ایک شخص نے آنحضرت سے مینڈک کے بارے میں پوچھا کہ میں اسے ایک دوا میں ڈالنا چاہتا ہوں) آپ نے اُس کے قتل سے منع فرمایا - ضَفَادِعُ جمع ہے۔

نَھٰی عَنْ قَتْلِ سِتَّۃٍ وَّعَدَّ مِنْھَا الضِّفْدَعَ - آنحضرت ص نے چھ جانوروں کے قتل سے منع فرمایا اُن میں سے ایک مینڈک ہے (کہتے ہیں مینڈک نے حضرت ابراہیم کی آگ پر پانی ڈالا تھا)

نَقَّتْ ضَفَادِعُ بَطْنِہٖ - اُس کا پیٹ بھوک سے قرقر کرنے لگا (ریاح کی آوازیں نکلنے لگیں)

ضَفْرٌ - کودنا، دوڑنا، بالوں کو گوندھنا، بلنا، کوئی عمارت بغیر چونے گارے کے صرف پتھر سے بنانا، ڈالنا، جوڑنا۔

مُضَافَرَۃٌ۔ مدد کرنا (جیسے تضافر ہے)۔

ضَفِیْرَۃٌ۔ بالوں کی لٹ جو الگ گوندھی گئی ہو۔

اِنَّ طَلْحَۃَ نَازَعَہٗ فِیْ ضَفِیْرَۃٍ کَانَ عَلِیٌّ ضَفَرَھَا فِیْ وَادٍ۔ طلحہ رض نے حضرت علی رض سے جھگڑا کیا ایک نالی کے بارے میں جو حضرت علی رض نے ایک وادی میں بنائی تھی (ضفیرہ لمبی نالی کو کہتے ہیں جو لکڑی پتھر سے پانی روکنے کے لئے بنائی جائے)

فَقَامَ عَلٰی ضَفِیْرَۃِ السُّدَّۃِ۔ وہ دروازے کے ضفیرہ (چھجہ) پر کھڑے ہوئے (یعنی اُس سائبان پر جو دروازے پر چھت کی طرح بناتے ہیں)۔

وَاَشَارَ بِیَدِہٖ وَرَاءَ الضَّفِیْرَۃِ۔ اپنے ہاتھ سے ضفیرہ کے پیچھے اشارہ کیا۔

اِنِّیْ امْرَاَۃٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِیْ۔ میں ایسی عورت ہوں کہ اپنے سر کے بالوں کو مضبوط گوندھتی ہوں۔ (اُس میں چوٹیاں گوندھ کر بناتی ہوں یا میں اپنے سر کی چوٹیوں کو مضبوط گوندھتی ہوں)۔

مَنْ عَقَصَ اَوْ ضَفَرَ فَعَلَیْہِ الْحَلْقُ۔ جو شخص جوڑا باندھے ہو یا بال گوندھے ہو اُس کو (حج میں احرام کھولتے وقت) سر منڈانا ضروری ہے (قصر کافی نہیں ہے)۔

مَنْ ضَفَرَ فَلْیَحْلِقْ۔ جو شخص بال گوندھے ہو وہ سر منڈائے۔

اَلضَّافِرُ وَالْمُلَبِّدُ وَالْمُجَمِّرُ عَلَیْھِمُ الْحَلْقُ بال گوندھنے والا اور گوند وغیرہ لگا کر بالوں کو جمانے والا اور جوڑا باندھنے والا ان سب کو سر منڈانا چاہیے۔

اِنَّہٗ غَرَزَ ضَفْرَہٗ فِیْ قَفَاہُ۔ امام حسن رض نے اپنے بالوں کی چوٹی پیچھے کھونس لی تھی (یعنی اڑس لی تھی)۔

اِذَا زَنَتِ الْاَمَۃُ فَبِعْھَا وَلَوْ بِضَفِیْرٍ۔ جب لونڈی فاحشہ ہو جائے زنا کرائے تو اُس کو بیچ ڈال گو ایک بالوں کی بٹی ہوئی رسّی کے بدلے سہی (کیونکہ بیچنے میں یہ گمان ہے کہ شاید دوسرے شخص کے پاس جا کر اُس کے حسن سلوک سے راضی ہو جائے یا اُس کے رعب و داب میں آکر حرامکاری چھوڑ دے)

مَاجَزَرَ عَنْہُ الْمَاءُ فِیْ ضَفِیْرِ الْبَحْرِ فَکُلْہُ۔ جس مچھلی پر سے دریا کا پانی ہٹ جائے وہ کنارے پر رہ جائے اُس کو کھا۔

لَا تُضَافِرُ الدُّنْیَا اِلَّا الْقَتِیْلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ (جو شخص مر جاتا ہے اور اُس کو اللہ تم کے پاس بہتری ملتی ہے) وہ پھر کبھی دنیا میں آنا نہیں چاہتا اور نہ دنیا کی طرف کودنا چاہتا ہے مگر جو اللہ کی راہ میں شہید ہوتا ہے (وہ چاہتا ہو کہ پھر دنیا میں آئے اور اللہ تعالٰے کی راہ میں دوبارہ مارا جائے کیونکہ شہادت کی فضیلت وہاں دیکھتا ہے)۔

مُضَافَرَۃُ الْقَوْمِ۔ قوم کی امداد اور اعانت۔

ضَفْزٌ۔ لقمہ منہ میں ڈالنا، ہٹانا، جماع کرنا۔

مَلْعُوْنٌ کُلُّ ضَفَّازٍ۔ ہر چغل خور ملعون ہے اُس پر خدا کی پھٹکار)۔

فَیَضْفِزُوْنَہٗ فِیْ اَحَدِھِمْ۔ وہ اُن میں سے کسی کے مُنھ میں اُس کو ڈالیں گے لقمہ کرائیں گے۔

ضَفَزْتُ الْبَعِیْرَ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) میں نے اونٹ کے مُنھ میں بڑے بڑے لقمے ڈالے یعنی زبردستی کھلائے۔

ضَفَائِزُ۔ بڑے بڑے لقمے۔

ضَفِیْزٌ۔ وہ جو جو اونٹ کو کھلائے جاتے ہیں۔

مَنِ اعْتَجَنَ بِمَائِہٖ فَلْیَضْفِزْہُ بَعِیْرَہٗ (آنحضرت ؐ قوم ثمود کے چشمے پر گذرے تو فرمایا)

جس شخص نے اُس کے پانی سے آٹا گوندھا ہو تو اُس کو خود نہ کھائے بلکہ) وہ آٹا اپنے اونٹ کو ایک لقمہ کرادے (اُس کو کھلا دے چونکہ ثمود کی قوم پر اللہ کا عذاب اُترا تھا اس لئے آپ نے اُن کا پانی بھی استعمال کرنا مناسب نہ سمجھا)۔

أَلَا إِنَّ قَوْمًا يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ يُحِبُّونَكَ يُضْفَزُونَ الْإِسْلَامَ ثُمَّ يَلْفِظُونَهُ قَالَهَا ثَلٰثًا (آنحضرتؐ نے حضرت علی رض سے فرمایا) دیکھو کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو تمہاری محبت کا دعویٰ کریں گے اُن کے منہ میں اسلام کا لقمہ دیا جائے گا پھر وہ اس کو نکال کر پھینک دیں گے۔ تین بار یہ فرمایا۔

ضَفَزَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ آنحضرتؐ صفا اور مروہ کے بیچ میں دوڑ کر چلے۔

لَمَّا قُتِلَ ذُو الثُّدَيَّةِ ضَفَزَ أَصْحَابُ عَلِيٍّ ضَفْزًا۔ جب (خارجیوں کی طرف سے) ذوالثدیہ مارا گیا (جس کا ایک ہاتھ ندارد اور چوچی کی طرح گوشت لٹک رہا تھا اور اُس کی خبر آنحضرتؐ نے پیشتر ہی سے دیدی تھی کہ یہ شخص اُن لوگوں کے گروہ میں ہوگا جو اسلام سے باہر ہوجائیں گے) تو حضرت علی رض کے ساتھی خوشی کے مارے اُچھلنے کودنے لگے (پہلے پہل اُن کو ذرا تردد ہوا تھا کہ خارجی لوگ جو بظاہر قاری قرآن اور عابد زاہد تہجد گزار تھے اُن کو مارنے میں کہیں ہم گنہگار نہ ہوں جب آنحضرتؐ کے پیشین گوئی کے مطابق ذوالثدیہ کو اس گروہ میں پایا تو خوش ہوگئے اور اُن کا تردد دور ہوگیا)۔

أَوْتَرَ بِسَبْعٍ أَوْ تِسْعٍ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سُمِعَ ضَفِيزُهُ أَوْ ضَغِيزُهُ۔ آنحضرتؐ نے وتر کی سات رکعتیں پڑھیں یا نو رکعتیں پھر آپ سو گئے یہاں تک کہ آپ کے خراٹے کی آواز سنی گئی۔ (خطابی نے کہا ضغیز تو کوئی لفظ نہیں ہے البتہ ضفیز کہتے ہیں غطیط کو یعنی سونے والے کی جو آواز نکلتی ہے (خراٹے کو) ایک روایت میں صفیر ہے صادِ مہملہ سے سیوطی نے کہا یہی ٹھیک ہے یعنی وہ آواز جو ہونٹوں سے نکلتی ہے)۔

ضَفْطٌ۔ باندھنا۔

ضَفَاطَةٌ۔ پیٹ بڑا ہونا، جہالت، کم عقلی۔

تَضَافُطٌ۔ ٹھوس ہونا۔

ضَافِطَةٌ۔ لدّو اونٹ۔ رذیل کمینے لوگ۔

فَقَدِمَ ضَافِطَةٌ مِّنَ الدَّرْمَكِ۔ میدے کا ایک قافلہ آیا۔

ضَافِطٌ اور ضَفَّاطٌ۔ وہ لوگ جو غلّہ اور اسباب باہر سے لاتے ہیں اور جو جانوروں کو کرایہ پر چلاتا ہے (آنحضرتؐ کے زمانہ میں یہ نبط کے قوم کے لوگ تھے جو مدینہ میں آٹا میدہ تیل وغیرہ لایا کرتے)

إِنَّ ضَفَّاطِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ۔ مدینہ میں بنجارے (غلّہ کے بیوپاری) آئے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الضَّفَاطَةِ۔ یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں کم عقلی سے (یعنی ضعف رائے اور جہالت سے)۔

أَنَا أُوْتِرُ حِيْنَ يَنَامُ الضَّفْطٰى۔ میں اُس وقت وتر کی نماز پڑھتا ہوں جب نادان کم عقل لوگ سوتے رہتے ہیں (یہ دونوں حضرت عمر رض کے قول ہیں)۔

إِذَا سَرَّكُمْ أَنْ تَنْظُرُوْا إِلَى الرَّجُلِ الضَّفِيْطِ الْمُطَاعِ فِيْ قَوْمِهٖ فَانْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا۔ اگر تم کو ایسے شخص کو دیکھنا بھلا لگے جو کم عقل ہو لیکن

اُس کے قوم والے اُس کی اطاعت کرتے ہوں تو اس کو دیکھو (یعنی عُیینہ بن حصن کو بعضوں نے کہا ضَفِیط سخی کو بھی کہتے ہیں اور شریر اونٹ کو اور جاہل کو بھی)۔

اِنَّ فِیَّ ضَفَطَاتٍ وَھٰذِہٖ اِحْدٰی ضَفَطَاتِیْ (ابن عباسؓ نے کہا) مجھ میں چند نادانی کی باتیں ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے (یعنی میری غلطی اور غفلت ہے)۔

اِنِّیْ لَاَرَاہُ ضَفِیْطًا (ابن سیرین کو کسی آدمی کی کوئی بات پہونچی تو اُنہوں نے کہا) میں تو اُس کو نادان کم عقل سمجھتا ہوں۔

اِنَّہٗ شَھِدَ نِکَاحًا فَقَالَ اَیْنَ ضَفَاطَتُکُمْ۔ ابن سیرینؒ ایک شادی میں گئے (وہاں ڈھول ڈھمکا کچھ نہ تھا) تو کہنے لگے اجی تمہارا کھیل تماشا کہاں ہے (یعنی باجا وغیرہ، مراد دَف ہے جو عرب لوگ شادی اور خوشی کی رسموں میں بجایا کرتے دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے ایک انصاری کی شادی میں فرمایا لہو کہاں ہے یعنی گانا بجانا۔ اہل ظاہر اور ایک طائفہ علمائے اہلحدیث نے شادی اور خوشی کے رسموں میں گانا بجانا جائز رکھا ہے اور ہر ایک قوم کے مروجہ باجے کو دَف پر قیاس کیا ہے لیکن بعض علماء نے صرف دف بجانا جائز رکھا ہے اور دوسرے تمام باجوں کو ناجائز رکھا ہے)۔

ضَفٌّ۔ ساری ہتیلی لگا کر دودھ دوہنا جمع کرنا، اژدحام ہجوم کرنا۔

تَضَافٌّ۔ ہلکا ہونا۔ جمع ہونا۔

ضَفَافَۃٌ۔ بے عقل۔

اِنَّہٗ لَمْ یَشْبَعْ مِنْ خُبْزٍ وَّلَحْمٍ اِلَّا عَلٰی ضَفَفٍ آنحضرت صلعم نے کبھی گوشت روٹی پیٹ بھر کر اکیلے نہیں کھایا (بلکہ لوگوں کے ساتھ ملکر بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے آپ گوشت روٹی سے سیر نہیں ہوئے مگر تنگی اور قلت کے ساتھ یعنی فراغت کے ساتھ آپ کو گوشت روٹی کھانے کا ساری عمر موقع نہیں ملا۔ بعضوں نے کہا ضفف یہ ہے کہ کھانا کھانے والوں کے برابر ہو)۔

اَحَبُّ الطَّعَامِ مَا کَانَ عَلٰی ضَفَفٍ۔ بہت مزے دار وہ کھانا ہوتا ہے جو بھوک کی سختی کے بعد ملے یا محنت مشقت اور تکلیف اور شدت کے بعد یا بہتر وہ کھانا ہے جس پر کھانے والوں کا ہجوم ہو کھانے کے برتن میں بہت ہاتھ پڑ رہے ہوں۔

فَیَقِفُ ضِفَّتَیْ جُفُوْنِہٖ۔ اُن کی پلکوں کے دونوں جانب ٹھہرے (اصل میں "ضِفَّۃٌ" نہر کے ایک کنارے کو کہتے ہیں مجازاً پلک کے کنارے کو کہنے لگے)۔

ضَفْنٌ۔ بیٹھنے کے لئے آنا۔ سُرین پر پاؤں مارنا۔

ضِفَنٌّ اور ضِفَنٌّ۔ لونا۔ احمق۔

ضَفَنَتْ جَارِیَۃً لَھَا۔ اپنی لونڈی کے سُرین (چوتڑوں) پر پاؤں سے مارا۔

ضَفْوٌ۔ بال بہت ہونا۔ بھر کر بہ نکلنا۔

ضَفَا۔ جانب۔

ضَفْوَۃٌ۔ عورت۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْقَافِ

ضَقٌّ۔ آواز کرنا۔ (جیسے طقٌ ہے)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْکَافِ

ضَکْزٌ۔ زور سے چٹکی لینا۔ زور سے چھونا۔

ضَکْضَکَۃٌ۔ جلدی چلانا، دبانا۔

تَضَکْضُکٌ - شگفتہ ہونا، کھلنا۔

ضَکْضَاکٌ اور ضُکَاضِکٌ - چھوٹا ٹھوس (مؤنث ضَکْضَاکَۃٌ اور ضُکَاضِکَۃٌ ہے)۔

ضَکٌّ - دبانا، تنگ ہونا، بھینچنا، مغلوب کرنا۔

ضَکَلٌ - تھوڑا پانی۔

ضَیْکَلٌ - بڑا موٹا، ننگا فقیر، بڑے ڈیل ڈول کا (ضَیَاکِل اور ضَیَاکِلَۃ جمع ہے)۔

اَضْکَل - ننگا، برہنہ۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ اللَّامِ

ضُلَضِلٌ یا ضَلَضِلٌ یا ضُلَضُلَۃٌ - غلیظ زمین اور پتھر جس کو آدمی اُٹھا سکے۔

ضُلَاضِل اور ضُلَضِل - ہوشیار راستہ بتانیوالا۔

اَرْضٌ ضُلَضِلَۃٌ - جس زمین میں آدمی راستہ بھول جائے۔

ضَلْضَلَۃٌ - گمراہی۔

ضَلَاضِلُ الْمَاءِ - جو پانی بچ رہے۔

ضَلْعٌ - مائل ہونا، کج ہونا، ظلم کرنا، پسلی پر مارنا، کھانے یا پانی سے بہت سیر ہونا۔

تَضْلِیْعٌ - کپڑے پر چوکونے نقش بنانا جھکانا، مائل کرنا، ٹیڑھا کرنا۔

اِضْطِلَاعٌ - قوی ہونا۔

ضَلَعٌ - کجی۔

ضِلَعٌ - نرم باریک پہاڑ، ٹیڑھی لکڑی، پسلی۔ خربوزہ وغیرہ کی پھانک "قاش" چھوٹا پہاڑ، پھندا۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ - تیری پناہ سستی اور قرض کے بوجھ سے (اصل میں ضَلَعٌ کے معنی کجی کے ہیں چونکہ قرض کا بوجھ آدمی کو کج کر دیتا ہے اُس کی استقامت کھو دیتا ہے لہٰذا اس بوجھ کو بھی کہنے لگے)۔

وَارْدُدْ اِلَی اللہِ وَرَسُوْلِہٖ مَا یُضْلِعُکَ مِنَ الْخُطُوْبِ - اللہ اور اُس کے رسول کی طرف اُن کاموں کو پھیر دے جو تجھ پر بوجھ ہوں۔

فَرَاٰی ضَلْعَ مُعَاوِیَۃَ مَعَ مَرْوَانَ (عبداللہ بن زبیر رض نے) دیکھا کہ معاویہ مروان کی طرف مائل ہیں (حالانکہ یہی مروان حضرت عثمان رض کے قتل کا سبب ہوا)۔

لَا تَنْقُشِ الشَّوْکَۃَ بِالشَّوْکَۃِ فَاِنَّ ضَلْعَہَا مَعَہَا - کانٹے کو کانٹے سے مت نکال وہ تو اپنے ہم جنس کی طرف جھکیگا (یہ ایک مثل ہے جیسے ع کند ہم جنس با ہم جنس پرواز)۔

حُتِّیْہِ بِضِلَعٍ - حیض کے خون کو ایک ٹیڑھی لکڑی سے کھرچ ڈال۔

کَاَنِّیْ اَرَاهُمْ مُقَتَّلِیْنَ بِهٰذِہِ الضِّلَعِ الْحَمْرَاءِ (آنحضرت ص نے جنگ بدر میں فرمایا) میں ان کافروں کو دیکھتا ہوں وہ اس اکیلے سرخ پہاڑی میں قتل کئے گئے ہیں۔

اِنَّ ضَلَعَ قُرَیْشٍ عِنْدَ هٰذِہِ الضِّلَعِ الْحَمْرَاءِ - اس اکیلی سرخ پہاڑی پر قریش کے کافر کج ہوں گے (یعنی مارے جائیں گے)۔

کَانَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَلِیْعَ الْفَمِ - آنحضرت ص کا دہن کشادہ تھا (یہ مردوں کی عمدہ صفت ہے اور عورتوں میں تنگ دہن ہونا۔ بعضوں نے کہا ضلیع الفم کے یہ معنے ہیں کہ آپ کے دانت بڑے بڑے تھے) "ضَلِیْعٌ" پورے اعضا والے سخت آدمی کو بھی کہتے ہیں۔

قَالَ لَہُ الْجِنِّیُّ اِنِّیْ مِنْهُمْ لَضَلِیْعٌ (حضرت عمر رض سے جن نے کہا) میں اُن میں بڑا بھاری اعضا

والاہوں (بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے میرا سینہ چوڑا
اور پسلیاں کشادہ ہیں)۔

فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ بَيْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا۔ میں
نے یہ آرزو کی کاش میں اُن دونوں سے بڑھ کر زور دار
لوگوں کے بیچ میں ہوتا (یہ عبدالرحمان بن عوف رض
کا قول ہے جنگِ بدر کی صف میں جب وہ دو
انصاری نوجوانوں معاذ اور معوذ کے درمیان
تھے انھی دونوں نے وہ بہادری کی کہ با بدو شاید
ابوجہل پر چیل کی طرح جھپٹے اور تلواروں سے مار
کر اُس کو گرا دیا)۔

حَتّٰى يَمُوْتَ الْاَعْجَلُ۔ یہاں تک کہ جس کی
موت پہلے لکھی ہو وہ مرجائے۔

كَمَا حُمِّلَ فَاضْطَلَعَ بِاَمْرِكَ لِطَاعَتِكَ۔
جو بوجھ آنحضرت ص پر ڈالا گیا تھا آپ نے زور
سے اُس کو اُٹھایا اور تیری اطاعت کی (یہ حضرت
علی رض نے آنحضرت ص کی توصیف میں فرمایا یعنی
اللہ تعالیٰ نے جو بارِ نبوت اور ہدایت خلق
اللہ کا آپ پر رکھا آپ نے بڑے زور اور قوت
کے ساتھ اُس کو اُٹھایا اور تمام تکالیف اور
آفتوں کا استقلال کے ساتھ مقابلہ کیا اللہ
کا حکم اُس کے بندوں کو پہنچایا)۔

فَاَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا فَشَرِبَ حَتّٰى تَضَلَّعَ۔ آپ ص
نے زمزم کا پانی ڈول کی دونوں آڑی لکڑیاں تھام
کر اتنا پیا کہ پسلیاں لمبی ہوگئیں (یعنی خوب
جھک کر پیا)۔

اِنَّهٗ كَانَ يَتَضَلَّعُ مِنْ زَمْزَمَ۔ ابن عباس رض زمزم
کا پانی خوب جھک کر پیتے تھے۔

اٰيَةُ الْمُنَافِقِيْنَ اَنَّهُمْ لَا يَتَضَلَّعُوْنَ مِنْ
زَمْزَمَ۔ منافقوں کی یہ نشانی ہے کہ وہ زمزم
کا پانی جھک کر نہیں پیتے (کیونکہ اُن کو اللہ اور
رسول پر ایمان نہیں ہے وہ زمزم کے پانی کو متبرک
ہی نہیں سمجھتے تو سیر ہو کر کیوں پینے لگے لوگوں کو
دکھانے کے لئے ذرا سا پی لیتے ہیں)۔

اُهْدِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ
سِيَرَاءُ مُضَلَّعٌ بِقَزٍّ۔ آنحضرت ص کو ایک
دھاریدار ریشمی کپڑا تحفہ میں بھیجا گیا جس میں ریشم
کے چوخانے بنے ہوئے تھے۔

مَا الْقَسِّيَّةُ قَالَ ثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ فِيْهَا حَرِيْرٌ۔
(حضرت علی رض سے پوچھا گیا قسّی کیا کپڑا ہے
(جس سے آنحضرت ص نے منع فرمایا) اُنھوں
نے کہا قسّی وہ کپڑے ہیں جن پر ریشمی چوخانے
بنے ہوتے ہیں اُن میں ریشم مخلوط ہوتا ہے۔

اَلْحِمْلُ الْمُضْلِعُ وَالشَّرُّ الَّذِيْ لَا يَنْقَطِعُ
اِظْهَارُ الْبِدَعِ۔ بھاری بوجھ جو پسلیاں توڑے
اور بہت بُرا کام جس کی بُرائی ختم نہ ہو کیا ہے؟
دین میں بدعتیں نکالنا (معاذ اللہ بدعت نکالنا
بڑا سخت گناہ ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ
دوسرے گناہوں کو آدمی گناہ سمجھ کر کرتا ہے اور
اُس پر نادم اور شرمندہ رہتا ہے برخلاف بدعتی
کے وہ اپنی نکالی ہوئی بدعت کو اچھا اور ثواب
کا کام سمجھ کر اُس کو کرتا ہے تو اُس میں دُھرا گناہ
ہوا بلکہ کفر کی حد تک پہنچا کیونکہ گناہ کو نیکی سمجھا
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)۔

(ایک روایت میں اَلْحِمْلُ الْمُظْلِعُ ہے ظائے
معجمہ سے یعنی لنگڑا کرنے والا بوجھ)۔

فَاَمَرَ بِضِلَعَيْنِ يا ضِلْعَيْنِ دو پسلیاں لانے
کا حکم دیا۔

وَاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهَا۔ پسلی کا

ع۵ مجمع البحار مطبوعہ میں بجائے الاعجل کے الاضلع چھاپ دیا ہے ہم نے اس غلطی کو ظاہر کرنے کے لئے اس عبارت کو بیان کیا ورنہ اُس کا تعلق اس باب سے نہ تھا۔ ۱۲ منہ سلمہ

اوپر کا حصہ بہت کج ہوتا ہے (اُس کا سیدھا کرنا ممکن نہیں اگر زور کر کے سیدھا کرو تو وہ ٹوٹ جاتی ہے یہی حال عورتوں کا ہے اُن کی خلقت پسلی سے ہے جس میں کجی ہوتی ہے اس لئے نرمی سے سمجھا بجھا کر اُن کو سیدھا کرو تو درستی کی امید ہوتی ہے۔ اگر ایک بارگی سختی سے اُن کو سیدھا کرنا چاہو تو یہ ممکن نہیں اُن کو طلاق دیدو چھوڑ دو تو اور بات ہے یہی گویا ٹوٹنا ہے)۔

اِضْطَلَعَ بِهٖ۔ اُس پر قادر ہوا۔

ضَلَالٌ یا ضَلَالَةٌ۔ گمراہ ہونا، بھٹک جانا، سیدھی راہ سے مڑجانا، مرجانا، ہلاک ہونا۔

اِضْلَالٌ اور تَضْلِیْلٌ۔ گمراہ کرنا، ہلاک کرنا۔ تلف کرنا۔

تَضَالٌّ۔ گمراہی کا دعویٰ کرنا۔

اِسْتِضْلَالٌ۔ گمراہی چاہنا۔

ضَلٌّ اور ضُلٌّ۔ گمراہی۔

ضُلُّ بْنُ ضُلٍّ۔ گمراہ یا جس کا باپ معلوم نہ ہو یا جس میں بھلائی نہ ہو۔

لَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ ضَلَالَةَ الْعَمَلِ مَا رَزَأْنٰكُمْ عِقَالًا۔ اگر یہ نہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کسی نیک کام کو باطل کرنا پسند نہیں کرتا تو ہم ایک رسی کا بھی تمہارا نقصان نہ کرتے۔

ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا۔ دنیا کی زندگی میں اُس کی فکروں میں اُن کی محنت اور کوشش اکارت گئی (زندگی بھر دنیا کی اصلاح اور درستی میں مصروف رہے۔ آخرت کی کچھ فکر نہ کی)۔

ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حَرَقُ النَّارِ۔ مؤمن کا گمشدہ جانور (جو اپنی حفاظت آپ کر سکتا ہے جیسے بیل بھینسا اونٹ وغیرہ) لے لینا دوزخ میں جلنا ہے۔

(البتہ بکری کا لے لینا درست ہے چونکہ وہ اپنی آپ حفاظت نہیں کر سکتی بلکہ بھیڑیئے کا ڈر ہے کہیں اُس کو کھا لے اصل میں ضَالَّةٌ۔ ہر گمے ہوئے جانور کو کہتے ہیں جو اپنے مالک کے پاس سے نکلکر بھٹک گیا ہو اسی طرح ہر گمی ہوئی چیز کو)۔

کَلِمَةُ الْحِکْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ یا اَلْکَلِمَةُ الْحَکِیْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ۔ حکمت اور عقلمندی کی بات مؤمن کی کھوئی ہوئی چیز ہے (جہاں اُس کو پائے اپنی کھوئی ہوئی چیز سمجھ کر فوراً لے لے یا ہمیشہ اُس کی تلاش میں رہے)۔

(ایک روایت میں ضَالَّةُ کُلِّ حَکِیْمٍ ہے یعنی حکیم حکمت کی بات کی تلاش میں اس طرح رہتا ہے جیسے کوئی اپنی کھوئی ہوئی چیز کی تلاش میں رہتا ہو)

ذُرُّوْنِیْ فِی الرِّیْحِ لَعَلِّیْ اَضِلُّ اللّٰهَ۔ میری لاش جلا کر راکھ کر ڈالو پھر اُس کو آندھی میں اُڑا دو شاید میں اللہ کو نہ مل سکوں (اور اُس کے عذاب سے بچ جاؤں)۔

ضَلَلْتُ الشَّیْءَ یا ضَلِلْتُهٗ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) یہ اُس وقت کہتے ہیں جب تو کسی چیز کا ٹھکانا بھول جائے تجھ کو معلوم نہ رہے کہ وہ کہاں ہے اور اَضْلَلْتُهٗ۔ جب تو اُس کو تلف کر دے۔

ضَلَّ النَّاسِیْ۔ اُسکو یاد نہیں رہا۔

اَضْلَلْتُهٗ۔ میں نے اُس کو گمراہ پایا۔ گمراہ کر دیا۔

اِنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتٰی قَوْمَهٗ فَاَضَلَّهُمْ۔ آنحضرتؐ اپنی قوم قریش میں جب آئے تو اُن کو گمراہ پایا (شرک میں گرفتار تھے خدا سے غافل)۔

سَیَکُوْنُ عَلَیْکُمْ اَئِمَّةٌ اِنْ عَصَیْتُمُوْهُمْ ضَلَلْتُمْ۔ تم پر عنقریب ایسے حاکم ہوں گے

اگر تم اُن کی نافرمانی کرو تو گمراہ ہو جاؤ گے (مراد وہ حاکم ہیں جو فسق و فجور میں گرفتار ہوں یا رعایا کے حال سے بے خبر یا اُن پر ظلم کرتے ہوں مطلب یہ ہے کہ اُن کے جور اور ظلم پر صبر کرنا چاہئے اور حتی المقدور مسلمانوں کی جماعت میں اختلاف اور پھوٹ ڈالنے سے بچنا چاہئے)۔

اِنْ کَانَ وَلَا بُدَّ فَالْمَلِكُ الضِّلِّيْلُ (حضرت علی رضؓ سے پوچھا گیا سب شاعروں میں بڑا شاعر کون ہے) فرمایا اگر کوئی بڑا شاعر ہو تو وہ گمراہ بادشاہ ہے (یعنے امرؤ القیس جو عرب کے قدیم شاعروں میں سب سے بڑا شاعر تھا۔ حضرت علیؓ کے عہد میں متاخرین شعرائے عرب پیدا نہیں ہوئے تھے۔ جیسے متنبی اور ابو تمام اور بحتری اور ابو عبادہ وغیرہم ورنہ ان کے اشعار کے مقابل امرؤ القیس کا اشعار کچھ نہیں ہیں)۔

کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ۔ تم میں ہر ایک گمراہ ہے مگر جس کو میں سیدھے راستے پر لگاؤں (اسی لئے نماز کی ہر رکعت میں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کہنے کا حکم ہوا یعنی ہم کو بھی سیدھی راہ پر لگا دے)۔

فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ۔ پھر اُس نے گمی ہوئی بکری کے متعلق پوچھا فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی یعنی اُس کو اُٹھا لے کیونکہ وہ اپنی آپ حفاظت نہیں کر سکتی بھیڑیا اُس کو پکڑ سکتا ہے برخلاف اونٹ اور گائے بیل وغیرہ کے مگر جس ملک میں شیر ہوں وہاں اونٹ اور گائے بیل بھینس وغیرہ کا بھی اُٹھا لینا درست ہے کیونکہ شیر اُن جانوروں کو بھی پکڑتا اور ہلاک کرتا ہے)۔

مَنْ اٰوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْ۔ جو شخص گمشدہ چیز کو لے لے اپنے پاس رکھ چھوڑے وہ گمراہ ہے جب تک کہ لوگوں سے نہ پہچنوائے (دریافت نہ کرے کہ یہ کس کی چیز ہے)۔

اِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِيْ اَرْضِ الضَّلَالِ۔ جس زمین میں لوگ راستہ بھول جاتے ہوں (وہاں کوئی نشان وغیرہ راستہ پہچاننے کا نہ ہو) ایسی زمین میں کسی کو راستہ بتانا۔

ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ صَاحِبَهٗ۔ ہر ایک اپنے ساتھی سے الگ ہو گیا اُس کو کھو دیا (یعنی کسی کو دوسرے کا پتہ معلوم نہ رہا) ضَلَلَةٌ۔ جمع ہے ضَالٌّ کی۔

تُرْكَبُ الضَّالَّةُ۔ گمشدہ جانور پر اُس کو پانے والا سواری کر سکتا ہے (اُس کو دانے چارے کے بدلے جیسے گرویدار گروی جانور پر سواری کر سکتا ہے اُس کا دودھ دوہ سکتا ہے)۔

غَيْرِ الضَّالِّ وَالْمُضِلِّ۔ سوائے گمراہ اور گمراہ کرنے والے کے۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْمِيْمِ

ضَمْخٌ۔ اتنی خوشبو لتھیڑنا گویا وہ ٹپک رہی ہے۔

ضَمْجٌ۔ جوش مارنا چپک جانا۔

ضَمَجٌ۔ بمعنی ضَمْجٌ ہے یعنی چمٹ جانا۔

ضَمْخٌ۔ اتنی خوشبو لگانا گویا وہ ٹپک رہی ہے یا ٹپکنے کے قریب ہو گئی ہے (جیسے تَضَمُّخٌ ہے)۔

اِنْضِمَاخٌ اور تَضَمُّخٌ۔ خوشبو لتھڑ جانا۔

اِنَّهٗ كَانَ يُضَمِّخُ رَاْسَهٗ بِالطِّيْبِ۔ آنحضرتؐ اپنے سر میں خوشبو لتھیڑتے تھے۔

اِنَّہٗ کَانَ مُتَضَمِّخًا بِالْخَلُوْقِ۔ آنحضرتؐ خوشبو میں لتھڑے (بسے) ہوئے تھے۔

اَلْمَلِكُ الْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ۔ فرشتے اُس بادشاہ کے نزدیک نہیں جاتے جو خوشبو میں لتھڑا (بسا) رہے (ہر وقت عورتوں کی طرح بناؤ سنگار میں رہے عیش اور تلذذات میں اپنا وقت گذارے رعایا کی اُس کو فکر نہ ہو)۔

ضَمْحَلَۃٌ۔ مٹ جانا۔

اِضْمِحْلَالٌ۔ ناتواں ہو جانا۔ چلدینا۔ کھل جانا جدا ہو جانا پھٹ جانا، نیست و نابود ہونا۔

ضَمْدٌ۔ زخم پر پٹی باندھنا، لیپ کرنا (جیسے ضِمَادٌ ہے) سر پر مارنا۔ دو گھر رکھنا (یعنی آشنا خاوند کے ساتھ)۔

ضَمَدٌ۔ سوکھ جانا حسد کرنا سخت غصہ ہونا۔

تَضْمِیْدٌ۔ لیپ کرنا۔ سر پر پٹی باندھنا۔

اَنْتَ اَمَرْتَ بِقَتْلِ عُثْمَانَ فَضَمِدَ (حضرت علی رضؓ سے کسی نے کہا) کیا تم نے حضرت عثمانؓ کے قتل کا حکم دیا یہ سنکر وہ بہت غصے ہوئے۔

مِنْ خُوْصٍ وَّضَمَدٍ۔ کھجور کے ہرے اور سوکھے پتوں سے۔

اِتَّقِ اللّٰہَ وَلَا یَضُرُّكَ اَنْ تَكُوْنَ بِجَانِبِ ضَمَدٍ (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے پوچھا میں جنگل میں چلا جاؤں تو کیسا ہے آپ نے فرمایا) اللہ سے ڈرتا رہ اور اُس کے حکم بجالاتا رہ اور اگر تو ضَمَدْ کے کنارے رہے تو بھی تیرا کچھ نقصان نہیں۔

ضَمَدٌ۔ ایک بستی کا نام ہے یمن میں۔

اِضْمِدْھَا۔ اُس کو لتھیڑ دے۔

فَنُضَمِّدُ جِبَاھَنَا۔ ہم اپنی پیشانیوں پر لیپ کرتے

كُنَّا نَغْتَسِلُ وَعَلَیْنَا الضِّمَادُ۔ ہم غسل کرتے اور ہمارے بدن یا بالوں پر لیپ لگا ہوتا (محیط میں ہے کہ ضماد اور طلا میں یہ فرق ہے کہ ضماد گاڑھا ہوتا ہے اور طلا رقیق)۔

ضَمْرٌ۔ پچکے پیٹ والا، لطیف الجسم مرد، دُبلا لاغر چھریرے بدن والا (اس کا مؤنث ضَمْرَۃٌ ہے)۔

ضُمْرٌ اور ضُمُرٌ۔ لاغری، دُبلا پن۔

ضَمِیْرٌ۔ دل، خاطر۔

ضُمُوْرٌ۔ دُبلا ہونا۔ پیٹ پچک جانا، لاغر ہونا۔

تَضْمِیْرٌ اور اِضْمَارٌ۔ گھوڑے کو شرط کے لئے طیار کرنا (پہلے اُس کو خوب کھلا پلا کر موٹا کرتے ہیں پھر دانہ چارہ کم کر کے روز دوڑا کر دُبلا کرتے ہیں) دل میں کسی بات کا قصد کرنا۔

تَضَمُّرٌ۔ دُبلا ہونا، ملجانا (جیسے اِضْطِمَارٌ ہے)

ضَامِرٌ۔ دُبلا پیٹ پچکا ہوا۔

مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَاعَدَہُ اللّٰہُ مِنَ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا لِلْمُضَمِّرِ الْمُجِیْدِ۔ جو شخص اللہ کی راہ میں (یعنی حج یا جہاد کے سفر میں) ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالےٰ اُس کو ستّر برس کی راہ پر جس کو شرط کے لئے طیار کئے ہوئے عمدہ ذات کے گھوڑے طے کریں دوزخ سے دور کر دے گا (حدیث میں مُضَمِّرٌ ہے بصیغۂ اسم فاعل یعنی اضمار کرنے والا عمدہ گھوڑے رکھنے والا ستّر برس میں جتنی مسافت طے کرے لیکن مراد یہ ہی کہ جتنی مسافت ایسے گھوڑے ستّر برس میں طے کریں)۔

سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ اُضْمِرَتْ۔ آنحضرتؐ نے اُن گھوڑوں میں شرط کرائی جو شرط کے لئے طیار کئے گئے تھے (یعنی اضمار کر کے)۔

وَالَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ۔ اور اُن گھوڑوں میں جو شرط

کے لئے طیار نہیں کئے گئے تھے۔

اَلْيَوْمَ الْمِضْمَارُ وَغَدًا السِّبَاقُ۔ آج یعنی دنیا شرط کے لئے طیار کرنے کا زمانہ ہے (نیک اعمال بجا لاکر) اور کل یعنی قیامت کے دن گھوڑدوڑ ہے (جو کوئی زیادہ نیکیاں کرے گا وہی آگے نکلجائیگا شرط جیت جائے گا)۔

اِذَا اَبْصَرَ اَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَلْيَاْتِ اَهْلَهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُضْمِرُ مَا فِيْ نَفْسِهٖ۔ جب کوئی تم میں سے کسی عورت کو دیکھے (اور دل میں اُس کی خواہش پیدا ہو) تو اپنی بیوی سے اگر صحبت کرے ایسا کرنے سے اُس کے دل کی خواہش کمزور ہو جائیگی (قاعدہ ہے کہ جب جماع کر لو تو شہوت کا زور کم ہو جاتا ہے)۔

ضِمَارٌ۔ ایک بُت کا بھی نام تھا جس کو عباس ابن مرداس اور اُس کے قوم والے پوجا کرتے تھے اور اُس مال کو بھی کہتے ہیں جس کے ملنے کی توقع نہ ہو جیسے ڈوبا ہوا روپیہ یا مفلس قرضدار پر قرضہ یا مالِ مغصوب یا امانتی جس کا غاصب اور امانت دار انکار کرتا ہو اور صاحبِ مال کے پاس گواہ نہ ہوں۔

كَتَبَ اِلٰى مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ فِيْ مَظَالِمَ كَانَتْ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ اَنْ يَرُدَّهَا اِلٰى اَرْبَابِهَا وَيَاْخُذَ مِنْهَا زَكٰوةَ عَامِهَا فَاِنَّهَا كَانَتْ مَالًا ضِمَارًا (عمر بن عبد العزیزؒ جب خلیفہ ہوئے تو انہوں نے) میمون بن مہران کو (جو بیت المال کے خزانہ دار تھے) لکھا کہ بیت المال میں جو مال ظلم سے (خلاف شرع) لوگوں سے لئے گئے ہیں وہ اُن کے مالکوں کو واپس کر دو اور ایک سال کی زکوٰۃ اُن سے لے لو (یعنی صرف اُسی سال کی جس میں وہ مال واپس دیا جاتا ہے اور گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ اُن پر نہیں ہے کیونکہ وہ مالِ ضمار تھا جس کے پھر ملنے کی توقع نہ تھی اور ایسے مال کی زکوٰۃ اُن سالوں کی دینے کی ضرورت نہیں جن میں وہ وصول نہیں ہوا تھا)۔

جَعَلَ اللّٰهُ شَهْرَ رَمَضَانَ مِضْمَارًا لِخَلْقِهٖ اللہ تعالے نے اپنے بندوں کے لئے رمضان کے مہینے کو شرط کا میدان بنایا ہے (دیکھتا ہے کہ اس ماہ مبارک میں کون بندہ عبادت میں آگے بڑھ جاتا ہے)۔

لَوْ اَنَّكَ تَوَضَّأْتَ فَجَعَلْتَ مَسْحَ الرِّجْلِ غَسْلًا ثُمَّ اَضْمَرْتَ ذٰلِكَ مِنَ الْمَفْرُوْضِ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ بِوُضُوْءٍ۔ اگر تو وضو میں بجائے پاؤں پر مسح کرنے کے پاؤں دھو ڈالے اور دل میں یہ خیال کرے کہ فرض یعنی مسح ادا ہو گیا تو یہ وضو صحیح نہ ہوگا (یہ روایت امامیہ کی ہے اُن کے نزدیک وضو میں پاؤں پر مسح کرنا فرض ہے اگر مسح کے بدلے پاؤں دھولے گا تو وضو صحیح نہ ہوگا مگر اکثر اہل سنت کے نزدیک پاؤں کا دھونا فرض ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مسح اور دھونا دونوں کافی ہیں اور نمازی کو اختیار ہے خواہ پاؤں دھوئے یا اُن پر مسح کرے اور امامیہ کی یہ روایت خود اُنہی کی دوسری روایات کے خلاف ہے جن میں جناب امیر سے پاؤں کا دھونا وضو میں منقول ہے۔ اور دھونے سے مسح کا ادا نہ ہونا یہ بھی ایک عجیب امر اور خلافِ قیاس ہے)۔

ضَمْزٌ۔ چپ رہنا، بات نہ کرنا، جم جانا، لازم ہو جانا، لالچ کرنا، نگل جانا۔

ضَامِزٌ۔ چپ رہنے والا لوگوں کا عیب بیان

کرنے والا (جیسے ضُمُوزٌ ہے)۔

اَفْوَاهُهُمْ ضَامِزَةٌ وَّقُلُوْبُهُمْ قَرِحَةٌ۔ اُن کے منہ خاموش ہیں اور دل زخمی ہیں۔

مِنْهُ تَظَلُّ سِبَاعُ الْجَوِّ ضَامِزَةً وَّلَا تَمَشِّيْ بِوَادِيْهِ الْاَرَاجِيْلُ۔ اُس کے ڈر سے جنگل کے درندے خاموش رہتے ہیں اور اُس کے میدان میں لوگ نہیں چلتے۔

اِنَّ الْاِبِلَ ضُمَّزٌ خُنُسٌ۔ اونٹ جگالی سے باز رہنے والے پیاس پر صبر کرنے والے ہیں۔ (ایک روایت میں ضُمَّزٌ ہے جو جمع ہے ضَامِزٌ کی)۔

فَضَمَزَنِيْ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ۔ مجھ کو اُس کے ساتھیوں میں سے کسی نے خاموش کیا۔ ضَمَزَ کے دونوں معنی آئے ہیں یعنی چُپ ہوا اور چُپ کیا ایک روایت میں فَضَمَزَلِیْ ہے یعنی میرے لئے لوگوں کو خاموش کرایا)۔

ضَمْشٌ۔ چپکے چپکے چبانا۔ آہستہ آہستہ چبانا۔

ضَرِشٌ ضَمِیْشٌ۔ بدخلق سخت آدمی ہے (ایک روایت میں ضَبِیْسٌ ہے معنی وہی ہیں)۔

ضَمْضَمَةٌ۔ دل قوی کرنا، بہادر کرنا، آواز کرنا۔

ضَمْضَامٌ۔ غصیلا شیر بہادر جری۔

صَمْصَامٌ ضَمْضَامٌ۔ کاٹنے والا۔ غصیلا بہادر ہے

ضَمْعَجٌ۔ موٹے پورے بدن کی عورت۔

ضَمْعَجًا طُرْطُبًّا۔ موٹی بڑی بڑی چھاتیوں والی۔

ضَمِیْلَةٌ۔ لنجی۔ لنگڑی۔

خَطَبَ اِلَيْهِ رَجُلٌ بِنْتًا لَّهٗ عَرْجَاءَ فَقَالَ اِنَّهَا ضَمِيْلَةٌ فَقَالَ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَتَشَرَّفَ بِمُصَاهَرَتِكَ وَلَا اُرِيْدُهَا لِلسِّبَاقِ فِي الْحَلْبَةِ (ایک شخص نے معاویہ کی بیٹی کا پیغام دیا (یعنی نکاح کا) معاویہؓ نے کہا وہ تو لولی لنگڑی ہے یا اُسکی پنڈلیاں سوکھی ہیں وہ جلدی چل نہیں سکتی وہ شخص کہنے لگا میرا تو یہ مطلب ہے کہ آپ کی دامادی سے عزت حاصل کروں میں اس لئے تھوڑی نکاح کرنا چاہتا ہوں کہ شرط کے میدان میں وہ آگے بڑھ جائے (یعنی بلا سے لولی لنگڑی ہے میری غرض تو آپ کا داماد بنکر عزت اور مرتبہ حاصل کرنا ہے کچھ دوڑانا مقصود نہیں ہے)۔

ضَمٌّ۔ ملانا، قبضہ کرنا، جمع کرنا، پیش دینا (یعنی ضَمَّہ جو ایک حرکت ہے)۔

مُضَامَّةٌ۔ ملانا ایک پر ایک جڑنا۔ اژدحام ہونا (جیسے تَضَامٌّ ہے)۔

اِنْضِمَامٌ۔ ملنا (جیسے اِضْطِمَامٌ ہے)۔

ضِمَامٌ۔ آفت مصیبت (جیسے ضِمٌّ ہے)۔

اِضْمَامَةٌ۔ جماعت (اُسکی جمع اَضَامِیْمُ ہے)۔

لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْيَتِهٖ۔ پروردگار کے دیدار میں تم ایک سے ایک ملوگے نہیں (یعنی ہجوم اور اژدحام کی ضرورت نہ ہوگی ہر ایک شخص بفراغت اپنی جگہ رہ کر اللہ تعالیٰ کو دیکھے گا۔ ایک روایت میں لَا تُضَامُوْنَ بتخفیف میم ہے یعنی اُسکے دیدار میں تم پر ظلم نہیں ہوگا کہ کوئی دیکھے کوئی محروم رہے)۔

مَنْ زَنَا مِنْ ثَيِّبٍ فَضَرِّجُوْهُ بِالْاَضَامِيْمِ جو شخص شوہر دیدہ عورت سے زنا کرے اور اُس کا خود کا بھی نکاح ہو چکا ہو تو اُس کو پتھروں سے مار کر گرا دو (یعنی سنگسار کر ڈالو) اِضْمَامَةٌ پتھر کو بھی کہتے ہیں۔

لَنَا اَضَامِيْمُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا۔ ہماری کئی جماعتیں ہیں کچھ ایک شخص کی اولاد کچھ دوسرے

کی (یعنی اصول مختلف ہیں)۔
ضِمَامَةٌ مِّنْ صُحُفٍ۔ کتابوں کا ایک گٹھا۔
یَا هُنَيُّ ضُمَّ جَنَاحَكَ مِنَ النَّاسِ۔ اے ہُنَی (ایک شخص کا نام ہے) لوگوں سے نرمی اور ملائمت سے ملتا رہ (ترشروئی اور سختی بڑا عیب ہے)۔
وَعَيْنَاهُ تَنْضَمَّانِ۔ میں نے حضرت عباس رض کو دیکھا ان کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں (بہت بوڑھے ضعیف ہو گئے تھے)۔
أَعِدْنِي عَلَى رَجُلٍ مِّنْ جُنْدِكَ ضَمَّ مِنِّي مَا حَرَّمَ اللهُ وَرَسُولُهُ۔ میرے اوپر جو ظلم آپ کے سپاہی نے کیا ہے اُس کو دور کیجئے یعنی اللہ اور اُس کے رسول نے جس کو حرام کیا ہے (پرایا مال) اُس نے دبا لیا ہے ناحق اُس پر قبضہ کر لیا ہے۔
لَوْ كَانَتِ السَّمَاءُ حَلْقَةً لَضَمَّتْهَا۔ اگر آسمان ایک چھلا کی طرح ہوتا تو یہ کلمہ اپنے بوجھ سے اُس کو ملا دیتا۔
مَنْ يَضُمُّ أَوْ يُضِيفُ هٰذَا۔ کون شخص اسکو اپنے ساتھ کھلاتا ہے یا اُسکو مہمان رکھتا ہے (اُس کی ضیافت کرتا ہے)۔
لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ۔ پہلے زمین نے ایک بار اُس کو دبوچا پھر چھوڑ دیئے گئے۔ (ایک داب اُن پر بھی ہوا) یعنی ضغطۂ قبر حالانکہ وہ ایک بڑے درجہ کے صحابی تھے۔ جن کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے حاضر ہوئے تھے۔
ثُمَّ ضُمُّوا غَنَائِمَكُمْ۔ پھر تم اپنی لوٹی ہوئی چیزیں سب اکٹھا کرو (ایک جائے لاکر جمع کرو تقسیم سے پہلے کوئی چیز لینا درست نہیں)۔
ضَمَنٌ۔ لنجا ہونا۔

ضَمْنٌ اور ضَمَانٌ۔ ضامن ہونا۔
تَضَمُّنٌ۔ شامل ہونا۔
تَضْمِينٌ۔ شامل کرنا۔
وَلَكُمُ الضَّامِنَةُ مِنَ النَّخْلِ۔ جو کھجور کے درخت بستیوں اور گھروں کے اندر ہیں وہ تمہارے ہیں (اُن میں ہم کو کوئی دخل نہیں)۔
مَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ۔ جو شخص اللہ کی راہ میں مر جائے (جہاد یا حج کے سفر میں) اللہ اُس کا ضامن ہے بہشت میں لے جانے کے لئے۔
ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ۔ تین آدمیوں کا اللہ ضامن ہے (یعنی اللہ پر اُنکی ذمہ داری ہے)
تَضَمَّنَ اللهُ۔ اللہ اُس کا ضامن ہوا۔
فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ۔ میں اُس کا ذمہ دار ہوں۔
نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمَضَامِينِ وَالْمَلَاقِيحِ۔ جو بچے باپ کی پشت میں ہوں اور جو بچے ماں کے پیٹ میں ہوں اُن کے بیچنے سے منع فرمایا[1]۔
مَضْمُونُ الْكِتَابِ كَذَا۔ کتاب میں یہ مضمون ہے۔ (یعنی یہ باتیں لکھی ہیں اُس کے اندر یہ ہے)
اَلْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ۔ امام مقتدیوں کی نماز کا نگہبان ہے یا اُن کی نماز کا ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے دلوگوں کا امین ہے اُس کو چاہئے کہ اپنی امانت میں خیانت نہ کرے (یعنی وقت پر اذان دے)۔
لَا تَشْتَرِ لَبَنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ مُضَمَّنًا وَلٰكِنِ اشْتَرِهِ كَيْلًا مُسَمًّى۔ گائے یا بکری کا دودھ جب اُس کے تھنوں میں ہو تو مت خرید بلکہ جب دودھ دوہ لیا جائے تو ناپ کے حساب سے خرید لے (اس لئے کہ تھن میں جب دودھ ہو

[1] یعنی مویشیوں کے جو بچے ابھی پیدا نہ ہوئے ہوں، ماں باپ کے پیٹ میں ہوں ان کی فروخت سے منع فرمایا ہے۔ ۱۲ منہ۔

تو اُس کی مقدار معلوم نہیں کتنا نکلے یا بالکل نہ نکلے اس صورت میں دھوکا ہے اور دھوکے کی بیع جائز نہیں ہے)۔

مَنِ اكْتَتَبَ ضَمِنًا بَعَثَهُ اللّٰهُ ضَمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ - جو شخص مجاہدین کی فہرست میں اپنے تئیں معذور (لولا۔ لنگڑا، اپاہج) لکھوائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو اُسی حال میں اُٹھائے گا (یعنی جہاد سے بچنے کے لئے جو کوئی اپنے تئیں معذور بتلائے حالانکہ وہ معذور نہ ہو تو قیامت کے دن اُس کی سزا میں معذور ہی ہو کر اُٹھے گا)۔

ضَمَنٌ - اپاہج ہونا، معذور ہونا۔ ضَمَانٌ اور ضَمَانَةٌ کے بھی یہی معنے ہیں۔ (جیسے زَمَانَةٌ کے)۔

اَلْاِبِلُ ضُمُنٌ - اونٹ بھوک پیاس پر صبر کرنے والے ہیں۔

مَعْبُوطَةٌ غَيْرُ ضَمِنَةٍ - بے سبب ذبح کی گئی بغیر کسی بیماری یا علت کے۔

اَصَابَتْهُ رَمْيَةٌ يَوْمَ الطَّائِفِ فَضَمِنَ مِنْهَا (عامر بن ربیعہ کے بیٹے کو طائف کی جنگ میں) ایک مار لگی وہ اُس کی وجہ سے معذور ہو گیا۔

اِنَّهُمْ كَانُوا يَدْفَعُونَ الْمَفَاتِيحَ اِلٰى ضَمْنَاهُمْ وَيَقُولُونَ اِنِ احْتَجْتُمْ فَكُلُوا - (صحابہ جہاد کو جاتے وقت گھر کی کنجیاں معذور لوگوں کو (جو جہاد میں جانے کے قابل نہ ہوتے) دے جاتے اور اُن سے کہہ جاتے اگر تم کو احتیاج پڑے تو گھر میں جو غلہ وغیرہ ہے اُس کو کھانا۔

اِشْتَرٰى رَاحِلَةً بِاَرْبَعَةِ اَبْعِرَةٍ مَضْمُونَةٍ عَلَيْهِ يُوفِيهَا صَاحِبَهَا بِالرَّبَذَةِ - ایک سانڈنی چار اونٹوں کے بدلے خریدی اور وہ سانڈنی بائع کے ضمان میں تھی۔ (یعنی اُسی کی ذمہ داری میں، اگر ہلاک ہوتی تو اُسی کا نقصان ہوتا نہ کہ مشتری کا) یہ ٹھہرا کہ سانڈنی کا مالک ربذہ میں اُس کو مشتری کے حوالہ کرے۔

بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ - نہیں بلکہ عاریت کے طور پر لیتا ہوں جس کا ضمان دیا جاتا ہے۔ (اس حدیث سے امام شافعیؒ نے یہ کہا ہے کہ عاریت کا مال اگر مستعیر کے پاس تلف ہو جائے تو اُس پر ضمان لازم ہوگا اور امام ابو حنیفہؒ اور اکثر اہلحدیث کے نزدیک عاریت کا ضمان (تاوان) لازم نہیں آتا مگر جب کہ مستعیر اپنی بے احتیاطی سے اُس کو تلف کر دے یا زیادتی سے تو سب کے نزدیک ضمان دینا پڑے گا)۔

بِعَيْنِهِ ضَمَانَةٌ - وہ کانا ہے۔

ضِمْنُ الْكِتَابِ - کتاب کی تہ۔ ضَمِنٌ عاشق کو بھی کہتے ہیں۔

مَنْ كَفَّنَ مُؤْمِنًا ضَمِنَ كِسْوَتَهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ - جو شخص کسی مسلمان کو کفن دے وہ قیامت کے دن تک اُس کو لباس پہنانے کا ذمہ دار ہوگا۔

اَلْوَضِيعَةُ بَعْدَ الضَّمِينَةِ حَرَامٌ - جب بیع کا معاملہ ختم ہو جائے تو اب قیمت میں سے گھٹانا حرام ہے (بلکہ جو قیمت ٹھہری تھی وہ پوری بائع کو ادا کرنی چاہئے)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ النُّوْنِ

ضَنْأً - چلے جانا۔ چھپ جانا۔ بہت اولاد ہونا (جیسے ضُنُوءٌ ہے)۔

اِضْنَاءٌ ۔ کا بھی معنی بہت اولاد ہونا ۔
ضَنْءٌ ۔ اصل اور معدن ۔ ضِنْءٌ ۔ اولاد ۔
ضُنَاءَۃٌ ۔ ضرورت ۔
وَلَاکِنْتَ ضِنْءُ نَجِیْبَۃٍ ۔ تو تو شرافت کی جڑ ہے ۔
ضِنْءُ صِدْقٍ ۔ سچائی کی جڑ ۔
ضِنْءُ سُوْءٍ ۔ برائی کی جڑ ۔
ضَنْبٌ ۔ مارنا ، قبضہ کرنا ۔
ضَنْطٌ ۔ عورت کا دو آشنا رکھنا ۔
ضَنَطٌ ۔ ٹھوس ہونا ۔
ضِنَاطٌ ۔ ہجوم ، اژدحام ۔
ضَنْكٌ ۔ تنگی ۔
ضَنَاکَۃٌ ۔ ناتوانی (جسمانی یا عقلی) ۔
ضُنَاكٌ ۔ زکام ۔
ضِنَاكٌ ۔ مضبوط سخت بھاری سرین والی عورت ، بڑا درخت ۔
فِی الْبَیْعَۃِ شَاۃٌ لَا مُقْوَرَّۃُ الْاَلْیَاطِ وَلَا ضِنَاكٌ ۔ چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ کی دینی ہوگی نہ تو بالکل دبلی کھال لٹکی ہوئی اور نہ بہت موٹی ٹھوس بدن کی (بلکہ اوسط درجہ کی لی جائے گی) ۔
عَطَسَ عِنْدَہٗ رَجُلٌ فَشَمَّتَہٗ رَجُلٌ ثُمَّ عَطَسَ فَشَمَّتَہٗ ثُمَّ عَطَسَ فَاَرَادَ اَنْ یُّشَمِّتَہٗ فَقَالَ دَعْہُ فَاِنَّہٗ مَضْنُوْكٌ ۔ ایک شخص آنحضرت ؐ کے سامنے چھینکا دوسرے شخص نے اُس کو جواب دیا (یرحمک اللہ کہا) پھر چھینکا پھر اُس شخص نے جواب دیا پھر چھینکا تو پھر اُس شخص نے جواب دینا چاہا آنحضرت ؐ نے فرمایا اب جانے بھی دے اُس کو تو زکام ہے (تو کہاں تک جواب دے گا معلوم ہوا کہ دو بار تک جواب دے پھر اُس کے بعد ضروری نہیں بعضوں نے کہا تین بار تک جواب دے) ۔
اَضْنَکَہُ اللہُ یَا اَزْکَمَہُ اللہُ ۔ اللہ اُس کو زکام میں مبتلا کرے ۔
اِمْتَخِطْ فَاِنَّكَ مَزْکُوْمٌ ۔ ناک سنک ڈال کیونکہ تجھ کو زکام ہے ۔
فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکًا ۔ اُس کی زندگی تنگی کے ساتھ ہوگی ۔
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ مِنْ کُلِّ ضَنْكٍ مَخْرَجًا یا اللہ ہر تنگی سے مجھ کو خلاصی دے ۔
سُئِلَ اَبُوْ عَبْدِ اللہِ عَنْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکًا فَقَالَ وَاللہِ ھُمُ النُّصَّابُ ۔ امام ابوعبداللہ جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکًا کن لوگوں کے باب میں ہے فرمایا قسم خدا کی یہ ناصبی لوگوں کے باب میں ہے (جو آنحضرت ؐ کے اہل بیت سے محبت نہیں رکھتے) پوچھنے والے نے کہا میں آپ پر صدقے میں نے تو ناصبی لوگوں کو دیکھا عمر بھر اُنھوں نے راحت اور فراغت میں کاٹی فرمایا یہ اُس وقت ہوگا جب دوبارہ لوٹائے جائیں گے اُس وقت گُوہ کھائیں گے ۔ کذا فی مجمع البحرین) ۔
ضَنٌّ ۔ بخیلی کرنا ۔
ضَنَائِنُ ۔ آدمی کی خاص چیزیں جن کو وہ کسی کو دینے میں بخل کرتا ہے مثلاً خاص لباس یا خاص سواری کا گھوڑا یا خاص گھر یا باغ وغیرہ ۔
اِنَّ لِلّٰہِ ضَنَائِنَ مِنْ خَلْقِہٖ یُحْیِیْھِمْ فِیْ عَافِیَۃٍ وَّیُمِیْتُھُمْ فِیْ عَافِیَۃٍ ۔ اللہ تعالیٰ کے چند خاص (چہیتے) بندے ہیں ایسے جنکو وہ دنیا میں

تندرستی کے ساتھ زندہ رکھتا ہے (دنیا میں بھی اُن
کی چین سے گذرتی ہے) اور آرام کے ساتھ اُن کو
مار ڈالتا ہے (موت میں بھی کوئی تکلیف نہیں
اُٹھاتے)۔
فُلَانٌ ضِنِّيْ مِنْ بَيْنِ اِخْوَانِيْ یا ضِنَّتِيْ (یہ
اہل عرب کا محاورہ ہے) یعنی میرے بھائیوں میں وہ
سب سے زیادہ مجھ کو عزیز ہے (ایک روایت میں
یوں ہے اِنَّ لِلّٰهِ ضِنَّائِنَ مِنْ خَلْقِهٖ۔ اللہ تعالےٰ
کی مخلوق میں کوئی کوئی بندہ خاص اور عزیز ہوتا ہے
(جس پر اُس کی خاص عنایت ہوتی ہے)۔
لَمْ نَقُلْ اِلَّا ضِنًّا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ۔ ہم نے یہ بات اس لئے کہی کہ آنحضرتؐ
کے ساتھ ہم کو بخل تھا (ہم چاہتے تھے کہ آنحضرتؐ
کی خدمت گذاری کا شرف ہم ہی کو حاصل ہو دوسرے
لوگ اُس میں ہمارے برابر والے نہ ہوں)۔
اَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضْنَنْ بِهَا عَلَيَّ (جمعہ
میں جو اجابت دعا کی ساعت ہے) وہ مجھ کو بتلا
دو اُس کے بتلانے میں بخیلی نہ کرو (یہ باب
ضَرَبَ يَضْرِبُ اور سَمِعَ يَسْمَعُ دونوں سے آیا ہے)۔
اِحْفِرِ الْمَضْنُوْنَةَ۔ اُس کنویں کو کھودو جس
کے لئے بخیلی کی جاتی ہے (کیونکہ وہ کنواں
بڑے شرف اور بزرگی والا ہے مراد زمزم کا کنواں
ہے)۔
ضَنِيْنٌ۔ بخیل۔ لالچی۔
وَلَمْ يَضْنَنْ بِهَا عَلٰى اَعْدَائِهٖ۔ اللہ تعالیٰ نے
اپنے دشمنوں کو دنیا دینے میں بخیلی نہیں کی (بلکہ
کافروں اور فاسقوں کو دنیا کی دولت اور راحت
بہت زیادہ دی ہے اس لئے کہ آخرت میں اُن
کا کوئی حصہ نہیں ہے)۔

ضَنِيْنٌ بِخُلَّتِهٖ۔ مؤمن کی صفت یہ ہے
کہ وہ کسی سے دلی دوستی کرنے میں بخیل ہوتا ہے
(ہر شخص کا جلدی سے دوست نہیں بن جاتا بلکہ
اُس کی دینداری اور پرہیزگاری کا امتحان کرنے
کے بعد اُس کا دوست بنتا ہے۔ ایک روایت میں
بِخَلَّتِهٖ ہے بہ فتحۂ خا یعنی اپنی حاجت بیان
کرنے میں بخیلی کرتا ہے۔ حتّی المقدور اپنی حاجت
دوسری مخلوق کے پاس نہیں لے جاتا جو کچھ
مانگتا ہے وہ پروردگار سے مانگتا ہے)۔
ضَنَّ الزَّنْدُ بِقَدْحِهٖ۔ چقمق نے آگ
نکالنے میں بخیلی کی (یہ ایک مثل ہے جو بخیل
کے لئے کہی جاتی ہے)۔
هٰذَا عِلْقُ مَضَنَّةٍ۔ یہ بہت نفیس چیز
ہے جس میں بخیلی کی جاتی ہے۔
ضَنًى۔ بیماری سے گل جانا، لاغر ہو جانا۔
اِضْنَاءٌ۔ بیماری کو کمزور ناتواں کر دینا۔
اِنْضِنَاءٌ۔ بیماری سے بالکل ناتواں ہو جانا۔
ضَنْوٌ اور ضِنْوٌ۔ اولاد۔
ضَنَاءٌ۔ بہت اولاد ہونا۔
اِنَّ مَرِيْضًا اشْتَكٰى حَتّٰى اَضْنٰى۔ ایک بیمار
کو بیماری کا شکوہ رہا یہاں تک کہ وہ دُبلا ہو گیا
اُس کا جسم گل گیا۔
لَا تَضْطَنِيْ عَنِّيْ۔ مجھ سے بخیلی مت کیجئے
مجھ سے ملاپ کرنے میں اور دل کھول کر باتیں
کرنے میں)۔
اِنِّيْ اَعْطَيْتُ بَعْضَ بَنِيَّ نَاقَةً حَيَاتَهٗ
وَاِنَّهَا اَضْنَتْ وَاضْطَرَبَتْ فَقَالَ هِيَ
لَهٗ حَيَاتَهٗ وَمَوْتَهٗ (عبداللہ بن عمرؓ
سے ایک گنوار نے کہا) میں نے اپنے ایک

بیٹے کو ایک اونٹنی دی تھی اُس کی زندگی تک اُس کے بہت سے بچے ہو گئے اور وہ بیقرار ہو رہے ہیں عبد اللہ نے کہا وہ اونٹنی اُسی کی ہے زندہ رہے یا مر جائے (اب تو اُس سے واپس نہیں لے سکتا بلکہ اُس کے مرنے کے بعد اُس کے وارثوں کی ہوگی)۔

ضَنَتِ الْمَرْأَةُ تَضْنِیْ ضَنًا وَ اَضْنَتْ وَضَنَأَتْ وَ اَضْنَأَتْ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے عورت کے متعلق) جب اُس کی اولاد بہت ہو جائے۔

اَلْخِضَابُ یَذْهَبُ بِالضَّنَاءِ - بالوں کا خضاب کرنا بیماری کی شدت کو دور کرتا ہے۔

اَلدُّنْیَا تُضْنِیْ ذَا الثَّرْوَةِ الضَّعِیْفِ۔ دنیا اُس مالدار کو ناتواں اور بیمار کر دیتی ہے جو ضعیفُ الاعتقاد ہو (بخل اور حرص میں گرفتار ہو وہ مال جوڑنے کی فکر میں پڑ جاتا ہے۔ اور ہمیشہ رنج اور غم میں بسر کرتا ہے کبھی اُس کو چین نصیب نہیں ہوتا نہ اپنے مال اور دولت سے مزہ اُٹھاتا ہے)۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْوَاوِ

ضَوْءٌ یا ضُوْءٌ یا ضِیَاءٌ - روشنی چمک۔

تَضْوِیْئٌ - روشن کرنا علیحدہ ہونا۔

اِضَاءَةٌ - روشن کرنا۔

اَضِئْ لِیْ اَقْدَحْ لَكَ - تو میری حاجت پوری کر میں تیری حاجت پوری کروں گا یا مجھ پر صاف صاف اپنا مطلب بیان کر میں تیرے لئے کوشش کروں گا۔

اِسْتِضَاءَةٌ - روشنی لینا - (ضیاء اور نُوْر میں یہ فرق ہے کہ ضیاء ذاتی روشنی کو کہتے ہیں جیسے سورج کی روشنی اور نور وہ روشنی جو دوسرے سے مستفاد ہو بعضوں نے کہا نور عام ہے اور ضیا خاص)۔

نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاهُ - اللہ تعالیٰ تو نور ہے میں اُس کو کیونکر دیکھ سکتا (یہ حدیث اس قول کی تائید کرتی ہے اور اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے بھی یہی نکلتا ہے کہ نور عام ہے ذاتی اور عرضی دونوں کو شامل ہے)۔

لَا تَسْتَضِیْئُوْا بِنَارِ الْمُشْرِكِیْنَ - مشرکوں کی آگ سے روشنی مت لو (یعنی اُن سے صلاح اور مشورہ نہ کرو نہ اُن کی رائے پر عمل کرو)۔

یَسْمَعُ الصَّوْتَ وَیَرَی الضَّوْءَ - آنحضرتؐ شروع زمانۂ نبوت میں فرشتہ کی آواز سنتے تھے اور اُس کی روشنی دیکھتے تھے۔

وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ وَ ضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ (حضرت عباسؓ نے آنحضرتؐ کی تعریف میں کہا، آپ جب پیدا ہوئے تو زمین پر روشنی ہو گئی اور آپ کے نور سے آسمان کے کنارے چمکنے لگے۔

(ضَاءَ اور اَضَاءَ - دونوں کے معنی ایک ہیں۔ یعنی روشن ہوا چمکنے لگا)۔

اَضَاءَتْ لَهُ النُّوْرُ مَا بَیْنَ الْجُمُعَتَیْنِ - دونوں جمعہ کے درمیان اُس کے لئے نور چمکنے لگے گا یا نور اُس کو چمکا دے گا (یعنی اُس زمانہ کو جو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ہے)

فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهٗ - جب اُس کے گرداگرد روشنی ہو گئی یا جب آگ نے اُس کے گرد کی چیزوں کو روشن کر دیا۔

یَکَادُ زَیْتُھَا یُضِیٓءُ ۔ اُس کا تیل خود بخود روشن ہو جانے کے قریب ہے (یہ آنحضرت ؐ کی مثال ہے یعنی آپ کا جمال مبارک ایسا ہے کہ اُس کے دیکھتے ہی آپ کی نبوت کا یقین ہو جاتا ہے گو آپ قرآن نہ سنائیں)۔

تُضِیٓءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی ۔ وہ آگ (جو قیامت کے قریب نمودار ہوگی) بُصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں دکھا دے گی ۔

مِنْ اَضْوَئِھِمْ ۔ اُن سب میں جو زیادہ روشن ہوگا ۔

ضَوْجٌ ۔ مائل ہونا کشادہ ہونا (جیسے اِنْضِیَاجٌ ہے) ۔

اَضْوَاجُ الْوَادِیْ ۔ گھاٹی کے موڑ بعضوں نے کہا جب تم دو پہاڑوں کے درمیان ہو یعنی تنگ گھاٹی میں پھر وہ کشادہ ہو جائے تو کہتے ہیں اِنْضَاجَ لَکَ یعنی گھاٹی کشادہ ہوگئی) ۔

ضَوْرٌ ۔ بہت بھوکا ہونا ضرر پہنچانا سخت بھوک ۔

تَضَوُّرٌ ۔ بھوک کی شدت یا مار کی تکلیف سے دُہرا ہونا لپٹنا بھوک سے چیخنا چلانا ۔

دَخَلَ عَلٰی اِمْرَاَۃٍ وَھِیَ تَتَضَوَّرُ مِنْ شِدَّۃِ الْحُمّٰی ۔ آنحضرت ؐ ایک عورت کے پاس تشریف لے گئے وہ بخار کی شدت سے بل پیچ کھا رہی تھی (دوہری ہو رہی تھی یا ضرر کو ظاہر کر رہی تھی یا ہائے واویلا کر رہی تھی) ۔

کَانَ صَاحِبُکَ نَرْمِیْہِ فَلَا یَتَضَوَّرُ وَاَنْتَ تَتَضَوَّرُ ۔ تمہارے ساتھی کو ہم تیر مارتے تھے وہ چلاتے نہیں تھے اور دُہرے نہیں ہوتے تھے تم تو دُہرے ہو جاتے ہو ۔

ضَوْضٰی ۔ چیخ پکار غل جو جنگ میں ہوتا ہے ۔

ضَوْضَی الْقَوْمُ ضَوْضَاۃً ۔ لوگوں نے غل مچایا ۔

ضُوَاضِیَۃٌ ۔ آفت مصیبت ۔

مُضَوْضِیْ ۔ آواز بلند کرنے والا ۔

فَاِذَا اَتَاھُمْ ذٰلِکَ اللَّھَبُ ضَوْضَوْا جب اُن پر اُس کی لپٹ آتی تھی تو وہ چیختے تھے چلاتے تھے ۔

وَقَعَ بَیْنَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَسَنِ ضَوْضَاءٌ ۔ امام ابو عبد اللہ اور عبد اللہ بن حسن میں جھڑپ (گلخپ) ہو گئی (ایک دوسرے پر چلائے) ۔

ضَوْعٌ ۔ ہلانا ۔ گھبرا دینا ۔ ڈرانا ۔ تکلیف میں ڈالنا ۔ دُبلا کرنا ۔ خوشبو پھیلنا یا بدبو پھیلنا ۔

ضَوَائِعُ ۔ دُبلے اونٹ ۔

ضَوَاعٌ ۔ لومڑی ۔

جَاءَ الْعَبَّاسُ فَجَلَسَ عَلَی الْبَابِ وَھُوَ یَتَضَوَّعُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَائِحَۃٌ لَمْ یَجِدْ مِثْلَھَا ۔ حضرت عباس رض آنحضرت ؐ کے پاس آئے اور دروازے پر بیٹھ گئے وہاں دیکھا آنحضرت ؐ میں سے ایک ایسی خوشبو پھوٹ رہی تھی کہ ویسی خوشبو انھوں نے کبھی نہیں سونگھی (آنحضرت ؐ کو خوشبو بہت پسند تھی آپ ہمیشہ معطر رہتے بلکہ جس گلی یا کوچے سے آپ نکل جاتے وہ معطر ہو جاتی) ۔

ع ھُوَ الْمِسْکُ مَا کَرَّرْتَہٗ یَتَضَوَّعُ ۔ اُن کا ذکر مُشک کی طرح ہے جب اُس کو لگاؤ اُس کی خوشبو پھیلتی جاتی ہے (یعنی ہر بار اُن کے ذکر میں مزہ آتا ہے) ۔

ضَوْکٌ ۔ کود جانا ۔

اِضْطِوَاکٌ ۔ کسی چیز پر سخت جھگڑا کرنا ۔

ضُوَاکَۃٌ ۔ جماعت ۔

ضَوْنٌ ۔ بہت اولاد ہونا ۔

ضُوِیٌّ یا ضَیٌّ ۔ ملنا پناہ لینا رات کو آنا ۔

ضَوًی ۔ ہڈی پتلی ہو جانا ، ناتواں ہونا ، دُبلا ہو جانا ۔

اِضْوَاءٌ ۔ ناتواں بچہ جننا ۔ ناتواں کرنا ۔ گھٹانا ، مضبوط کرنا ۔

ضَوٰی اِلَیْہِ الْمُسْلِمُوْنَ (جب آپ ؐ الاک ٹیکری سے حنین کے دن اُترے) تو مسلمان آپ کی طرف جھکے ۔

اِنْضِوَاءٌ ۔ جھکنا ، مائل ہونا ۔

اِغْتَرِبُوْا وَلَا تُضْوُوْا ۔ غیر عورتوں میں شادی کرو ۔ اپنی اولاد کو ناتواں مت بناؤ (یعنی کنبے والوں سے شادی کرنے میں اولاد ناتواں ہوتی ہے موروثی امراض بچوں میں قائم رہتے ہیں طب کے قواعد بھی اسکو مقتضی ہیں) ۔

اَضْوَتِ الْمَرْاَۃُ ۔ عورت نے کمزور بچہ جنا ۔

لَا تَاْتُوْا بِاَوْلَادٍ ضَاوِیْنَ ۔ ناتواں اور کمزور بچے مت نکالو (یعنی رشتہ دار عورتوں سے یا کم عمر عورتوں سے نکاح کرکے جب اولاد کے جسمانی قویٰ اچھے اور مضبوط ہوں گے تو انھی سے دینی اور دُنیوی مقاصد پورے طرح سے ادا ہوں گے کمزور ناتواں بچے نہ علوم میں ترقی کر سکتے ہیں نہ فنون اور جنگ میں کام آسکتے ہیں) ۔

لَا تَنْکِحُوا الْقَرَابَۃَ الْقَرِیْبَۃَ فَاِنَّ الْوَلَدَ یُخْلَقُ ضَاوِیًا ۔ اپنے نزدیک کے رشتہ داروں سے نکاح نہ کرو ایسا کرنے سے بچہ ناتواں اور کمزور پیدا ہوتا ہے (دوسرے خاندانی امراض بدستور اولاد میں قائم رہتے ہیں کم نہیں ہوتے) ۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْھَاءِ

مُضَاھَاۃٌ ۔ مشابہ ہونا ۔ نرمی کرنا ۔

ضَھْبٌ ۔ بدل دینا ۔

ضُھُوْبٌ ۔ ناتوانی ۔

تَضْھِیْبٌ ۔ گرم پتھر پر بھوننا ۔

ضَھْتٌ ۔ خوب روندنا ۔

ضَھْدٌ ۔ قہر کرنا ، غلبہ کرنا (جیسے اِضْھَادٌ اور اِضْطِھَادٌ ہے) ۔

کَانَ لَا یُجِیْزُ الْاِضْھَادَ وَلَا الضُّغْطَۃَ شُریح قاضی اُس معاملہ کو جائز نہیں رکھتے تھے جو زور زبردستی سے تنگ کرکے کیا گیا ہو اس میں سب معاملات داخل ہیں مثلاً بیع شراء نکاح طلاق یمین ہبہ وغیرہ اگر زبردستی سے مجبور کرکے کئے جائیں تو باطل اور لغو متصور ہوں گے) ۔

اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اُضْطَھَدَ ۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ کوئی مجھ پر قہر کرے (مجھ کو مجبور کرکے زبردستی مجھ سے کوئی کام کرالے) ۔

ضَھْرٌ ۔ کچھوا ، پہاڑ کی چوٹی ۔

ضَاھِرٌ ۔ وادی ، پہاڑ کا بالائی حصہ ۔

ضَھْزٌ ۔ خوب روندنا ، جماع کرنا ، جانور کا منہ سے کاٹنا ۔

ضِھْزِمٌ ۔ بخیل ۔ کمینہ ۔

ضَھْسٌ ۔ منہ کے آگے کے حصے سے کاٹنا ۔

لَا اَطْعَمَہُ اللّٰہُ اِلَّا ضَاھِسًا ۔ اللہ اُس کو اتنا ہی کھانا دے کہ منہ کے آگے کے حصہ سے کھائے (یعنی تھوڑی گھانس جو جانور صرف ہونٹوں سے کھاتا ہے اُس کے منہ بھر نہیں ہوتی یہ ایک بددعا ہے اُس کا دوسرا حصہ یہ ہے وَلَا سَقَاہُ اِلَّا قَارِسًا ۔ اُس کو پینے کو ٹھنڈے

پانی کے سوا اور کچھ نہ ملے نہ دودھ نہ شراب)۔

ضَهْلٌ ۔ جمع ہونا ایک کے بعد ایک اکٹھا ہونا۔ دودھ کم ہونا، پتلا، رقیق ہونا کم ہونا کم کرنا۔ تھوڑا تھوڑا دینا۔

اَضْهَلَ النَّخْلُ ۔ کھجور میں پختگی آگئی۔

عَطِيَّةٌ ضَهْلَةٌ ۔ تھوڑی بخشش۔

ضَهُوْلٌ ۔ کم دودھ والی اونٹنی یا بکری یا وہ کنواں جسمیں پانی کم ہو۔

اَنْشَأَتْ تَطُلُّهَا وَتَضْهَلُهَا ۔ وہ لگی اس میں ٹالم ٹولا کرنے اور تھوڑا تھوڑا دینے (یا اس کے گھر والوں کی طرف اس کو پھیر دینے یہ ضَهَلَتْ اِلٰی فُلَانٍ سے ماخوذ ہے یعنی اس کی طرف لوٹ گئی)۔

ضَهْيٌ ۔ عورت کو حیض نہ آنا یا حمل نہ رہنا۔

ضَهْيَاءُ ۔ وہ عورت جس کو حیض نہ آتا ہو یا حمل نہ رہتا ہو یا جس کی چھاتیاں نہ ابھریں۔

مُضَاهَاةٌ ۔ مشابہت۔

اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ خَلْقَ اللّٰهِ ۔ سب لوگوں سے زیادہ سخت عذاب اُن لوگوں کو ہوگا جو اللہ کے مخلوق کی مورتیں بناتے ہیں (یعنی مصوروں کو اب یہ حدیث عام ہے ہر طرح کی تصویر کو شامل ہو جو جاندار کی ہو خواہ عکسی ہو یا نقشی یا مجسّم)۔

ضَاهَيْتَ الْيَهُوْدَ ۔ تو نے یہودیوں کی مشابہت کی۔

بَابُ الضَّادِ مَعَ الْيَاءِ

ضَيَحَانٌ یا ضُيُوْحٌ ۔ مائل ہونا، عدول کرنا۔

ضَيْحٌ ۔ خالی ہوا، دودھ میں پانی ملانا۔

ضَيَاحٌ ۔ پانی ملا ہوا دودھ۔

لَوْ مَاتَ يَوْمَئِذٍ عَنِ الضَّيْحِ وَالرِّيْحِ لَوَرِثَهُ الزُّبَيْرُ ۔ اگر وہ اُس دن ہوا اور دوا سے مرجاتے تو زبیر اُن کے وارث ہوتے (مشہور اس روایت میں عَنِ الضِّحِّ ہے یعنی دھوپ سے اور سورج کی چمک سے مجیط میں ہے کہ ضیح عرب میں ریح کا تابع ہے جیسے اردو زبان میں "ہوا" "دوا" بولتے ہیں۔ یا روٹی ووٹی)۔

اِنَّ آخِرَ شَرْبَةٍ تَشْرَبُهَا ضَيَاحٌ ۔ اخیر گھونٹ جو تو پیئے گا وہ دودھ پانی کا ہوگا یہ حضرت عمار رض نے صفین کے دن روایت کی ایسا ہی ہوا کہ دودھ پانی ملا ہوا اُن کے سامنے لایا گیا۔ اور اس کو پی کر کہنے لگے غَدًا اَلْقَى الْاَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَّحِزْبَهٗ ۔ کل ہم حضرت محمد اور اُن کے گروہ سے مل جائیں گے۔ اُن کو یقین ہو گیا کہ اب میں شہید ہوتا ہوں چنانچہ وہ یہ دودھ پانی پیکر میدانِ جنگ میں شہید ہوئے۔ آنحضرت م نے جیسا فرمایا تھا اُن کا آخری گھونٹ یہی ہوا)۔

فَسَقَتْهُ ضَيْحَةً حَامِضَةً ۔ اُن کو کھٹا پانی ملا ہوا دودھ پلایا۔

مَنْ لَّمْ يَقْبَلِ الْعُذْرَ مِمَّنْ تَنَصَّلَ اِلَيْهِ صَادِقًا كَانَ اَوْ كَانَ كَاذِبًا لَمْ يَرِدْ عَلَيَّ الْحَوْضَ اِلَّا مُتَضَيِّحًا ۔ جو شخص کسی کے پاس عذر کرے اور اپنے قصور کی معافی چاہے خواہ سچا ہو یا جھوٹا پھر وہ دوسرا شخص اُس کا عذر قبول نہ کرے اور معافی نہ دے تو وہ میرے حوض پر اُس وقت آئے گا جب سب لوگ اُس کا پانی پی کر فارغ ہو جائیں گے اور نیچے کچھ گدلا بچا ہوا پانی رہ جائے گا مطلب یہ

ہے کہ سب کے اخیر میں اُس کو حوضِ کوثر پر آنا نصیب ہوگا۔

ضَیخٌ ۔ بہنا ۔ برسنا ۔

اِنَّ الْمَوْتَ قَدْ تَغَشَّاكُمْ سَحَابُهُ وَهُوَ مُنْضَاخٌ عَلَيْكُمْ بِوَابِلِ الْبَلَايَا ۔ موت کا ابر تم پر چھا گیا ہے اور وہ بلاؤں کا مینھ تم پر برسائیگا۔ (اِنْضَاخٌ اور اِنْضَیخٌ بہا۔ زمخشری نے کہا صحیح مُنْصَاخٌ ہے صَیخٌ سے)۔ ضَاخَۃٌ ۔ آفت اور مصیبت (کذا فی المحیط)۔

ضَیرٌ ۔ ضرر نقصان پہونچانا ۔

لَا ضَیرَ ۔ کچھ پرواہ نہیں ۔

لَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْيَتِهٖ ۔ اللہ تعالےٰ کے دیدار میں تمکو کوئی نقصان نہ ہوگا (کسی طرح کا صدمہ نہیں پہونچے گا ایک روایت میں لَا تُضَامُّوْنَ ہے بہ تشدید راء اُس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

لَا یَضِیرُكِ ۔ تجھ کو کچھ نقصان نہیں یعنی حیض آجانے سے یہ آپ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا)۔

تَضِیرُ ۔ ضرر باقی رہے (یہ ابن حارث کے اشعار میں ہے جو اُس نے بویرہ کو جلانے کے باب میں کہے تھے شروع اُن کا یہ ہے ۔ ے

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِیْ لُؤَیٍّ

حَرِیْقٌ بِالْبُوَیْرَةِ مُسْتَطِیْرُ

لَا ضَیْرَ عَلَيْكُمْ ۔ تم کو کچھ نقصان نہیں (اگر سو جانے کی وجہ سے نماز کا وقت گذر گیا)۔

مَا ضَارَ ذٰلِكَ ۔ اس سے کچھ نقصان نہ ہوگا ۔

ضَیزٌ ۔ ظلم کرنا، ستم کرنا، کسی کا حق کم کر دینا ۔

ضِیزٰی ۔ ظلمی، جبری گھاٹے کی ۔

قِسْمَةٌ ضِیزٰی ۔ ظلمی بٹوارہ ۔ بھونڈی تقسیم ۔

ضَیعٌ یا ضِیعٌ یا ضَیعَةٌ یا ضَیَاعٌ ۔ گم ہونا، تلف ہونا، بیکار ہو جانا ۔

تَضْیِیعٌ ۔ ضائع کرنا ۔ ہلاک کرنا ۔ گم کرنا، کھو دینا ۔

فِی الصَّیْفِ ضَیَّعْتِ اللَّبَنَ ۔ تو نے گرما کے موسم میں دودھ کھو دیا (یہ ایک مثل ہے یعنی تو نے اپنے موقع پر تو اُس کو کھو دیا اب پھر اُس کو کیوں چاہتا ہے)۔

اِضَاعَةٌ ۔ ضائع کرنا ۔

تَضَیُّعٌ ۔ خوشبو چھوٹنا (جیسے تَضَوُّعٌ ہے)۔

ضَیعَةٌ ۔ زمین مکان پیشہ حرفہ تجارت ۔

مَنْ تَرَكَ ضَیَاعًا فَاِلَیَّ ۔ جو شخص بال بچے چھوڑ جائے (اور کچھ مال نہ رکھتا ہو تو اُن کی پرورش میرے ذمہ ہے) ضِیَاعٌ بکسرۂ ضاد بھی مروی ہے جو جمع ہے ضَائِعٌ کی یعنی تباہ ہونے والے بال بچے اس حدیث کا شرح یہ ہے کہ جو کوئی مال چھوڑ جائے وہ تو اُس کے وارثوں کو ملیگا)

مَنْ تَرَكَ دَیْنًا اَوْ ضَیَاعًا فَاِلَیَّ ۔ جو شخص قرضدار ہو کر مر جائے یا بال بچے چھوڑ جائے (اور کچھ جائیداد نہ چھوڑے تو اُس کا قرض ادا کرنا اور اُس کے بال بچوں کی پرورش کرنا میرے ذمہ ہے اوائل اسلام میں جب مسلمان نادار تھے تو آنحضرت ؐ قرضدار پر جنازے کی نماز نہ پڑھتے پھر جب اللہ تعالےٰ نے فتوحات دیں مسلمان مالدار ہو گئے تو آنحضرت ؐ نے یہ حدیث فرمائی)۔

تُعِیْنُ ضَائِعًا ۔ تو ایک تباہی زدہ کی مدد کرے (مثلاً مفلس بیوہ بچوں کی پرورش کرے ایک روایت میں صَانِعًا ہے یعنی کاریگر کی جو مفلسی کیوجہ سے اپنا پیشہ نہ کر سکتا ہو اُس کو سامان خرید دے)۔

اِنِّی اَخَافُ عَلَی الْاَعْنَابِ الضَّیْعَةَ۔ میں انگوروں کے خراب ہو جانے کا اندیشہ رکھتا ہوں۔
اَفْشَی اللّٰہُ عَلَیْہِ ضَیْعَتَہٗ۔ اللہ تعالیٰ اُس کے پیشہ میں برکت دے (وہ مالدار ہو جائے)۔
لَا تَتَّخِذُوا الضَّیْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِی الدُّنْیَا۔ دنیا کے پیشوں اور ساز و سامان (جیسے زمین باغ مکان زراعت) میں ایسے مشغول نہ ہو کہ (اللہ کی یاد سے غافل ہو جاؤ اور) شب و روز دنیا ہی کی رغبت رہے (حالانکہ حلال پیشہ کرنے میں کوئی قباحت نہیں اسی طرح زراعت صنعت تجارت وغیرہ دنیا کے تمام دھندوں کی کوئی ممانعت نہیں ہے مگر اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کو مقصود بالذات نہ سمجھے بلکہ اُس کو آخرت کے صلاح اور فلاح کا ذریعہ کرے جیسے کہتے ہیں الدُّنیا مزرعة الآخرة مؤمن ہر وقت اور ہر کام میں آخرت کی بہبودی کا خیال مقدم رکھتا ہے اور جس دنیا سے آخرت برباد ہوتی ہو اُس کو ٹھکرا دیتا ہے)۔
رَجُلٌ مُّضِیْعٌ۔ وہ شخص جو بہت جائیداد والا ہو۔
عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّیْعَاتِ۔ ہم عورتوں اور معاشوں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔
نَہٰی عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ۔ آنحضرتؐ نے مال کو بیکار تلف کرنے سے منع فرمایا (یعنے اسراف اور فضول خرچی سے اور مال کو گناہ اور معصیت میں خرچ کرنے سے بعضوں نے کہا مال کا تلف کرنا یہ ہے کہ بیوقوف کے حوالے کر دینا یا بدون محافظت کے چھوڑ دینا یا اُس کو رہنے دینا یہاں تک کہ بگڑ جائے مثلاً آم یا اور کوئی میوہ آئے اُس کو رہنے دے نہ آپ کھائے نہ دوسروں کو کھلائے یہاں تک کہ وہ خراب ہو جائے مال کے تلف کرنے میں یہ بھی داخل ہے کہ جس تجارت یا معاملہ میں نقصان کا یقین ہو اُس میں اپنا روپیہ لگائے یا خواہ مخواہ بدون ضرورت کوئی چیز گراں قیمت پر خریدے یا ارزاں بیچ ڈالے مباح کاموں میں بھی ضرورت اور حاجت سے زیادہ روپیہ صرف کرنا اسراف میں داخل ہے مثلاً ایک گھوڑا سواری کے لئے کافی ہے لیکن چار چار پانچ پانچ گھوڑے رکھے ایک پلنگ ایک بچھونا کافی ہے بیسیوں پلنگ اور بچھونے طیار کرے سیکڑوں کوچ کرسیاں مکان میں رکھے بے ضرورت متعدد کوٹھیاں اور مکانات طیار کرے دو تین جوڑے کپڑے کے کافی ہیں لیکن سیکڑوں جوڑے طیار کرائے بیسیوں جوتے اور بوٹ شوز وغیرہ پہننے کے لئے خریدے بے ضرورت تعمیر اور ترمیم کرائے مکان کے نقش اور زیب و زینت میں روپیہ لگائے جھاڑ فانوس شیشہ آلات سے مکان کو سجائے یہ سب اسراف میں داخل ہیں اور مومن کو اس سے پرہیز کرنا لازم ہے)۔
وَلَمْ یَجْعَلْكَ اللّٰہُ بِدَارِ ہَوَانٍ وَّلَا مَضْیَعَةٍ۔ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو ذلت اور رسوائی اور تباہی کی جگہ میں نہیں رکھا۔
لَا تَدَعِ الْکَثِیْرَ بِدَارِ مَضْیَعَةٍ۔ اپنا بہت مال ایسے گھر میں مت رکھ جہاں تلف ہونے کا ڈر ہو (اگر ضرورت کے موافق رکھے تو قباحت نہیں)۔
فَاَضَاعَہٗ صَاحِبُہٗ۔ اُس گھوڑے کو اُس کے لینے والے نے تباہ کر ڈالا (اُس کے

دانہ چارہ کی برابر خبر نہیں لی وہ دُبلا اور کمزور ہو گیا)۔
لَا یَنْبَغِیْ لِعَالِمٍ اَنْ یُّضَیِّعَ نَفْسَہٗ۔ کسی عالم کو یہ نہیں چاہئے کہ اپنے تئیں بیکار کرے (چپ چاپ بیکار بیٹھا رہے نہ وعظ و نصیحت کرے نہ دین کی باتیں تعلیم کرے نہ درس و تدریس کرے نہ دین کی کتابیں تالیف اور شائع کرے۔ ایسے عالم سے قیامت میں سخت مؤاخذہ ہوگا۔
اَلَیْسَ ضَیَّعْتُمْ فِیْھَا مَا ضَیَّعْتُمْ۔ کیا تم نے نماز کو بھی تباہ نہیں کیا کیسا کچھ تباہ کیا (بے وقت پڑھنے لگے سنت کا خیال نہ رکھا جلدی جلدی ارکان کو ادا کرنے لگے جاہلوں کو امام بنانے لگے عالموں کو اُن کا مقتدی بننا پڑا شرائط اور آداب اور سنن کا خیال چھوڑ دیا) ایک روایت میں صَنَعْتُمْ فِیْھَا مَا صَنَعْتُمْ ہے یعنی نماز میں جو تم نے تصرف کیا وہ کیا (نماز میں بھی آنحضرت ؐ کی پیروی چھوڑ دی نئی نئی باتیں نکالیں کوئی قضائے عمری پڑھتا ہے کوئی جمعہ پڑھ کر ظہر کی فرض احتیاطی بھی پڑھتا ہے کوئی گیارہ قدم بغداد کی طرف چلتا ہے اُسکا نام صلوٰۃ غوثیہ رکھتا ہے کوئی رجب میں صلوٰۃ الرغائب پڑھتا ہے کوئی عاشورہ محرم کی نماز ادا کرتا ہے کوئی صلوٰۃ فی الزوال پڑھتا ہے کوئی الصلوٰۃ سنۃ التراویح یا الصلوٰۃ واجب الوتر یا الصلوٰۃ عید الفطر کی بانگ لگاتا ہے وغیرہ وغیرہ)۔
مَنْ لِّیْ بِضَیْعَتِھِمْ۔ اُن کے بال بچوں اور ناتوانوں کی کون ذمہ داری کرتا ہے۔
بَیْعُ الْاِمَامِ اَمْوَالَھُمْ وَضِیَاعَھُمْ۔ امام کا اُن کے مال اور مکانات باغات وغیرہ کا بیچ ڈالنا۔
یَکُفُّ عَنْہُ ضَیْعَتَہٗ۔ اُس کی پیٹھ پیچھے اُس کی تباہی کو روکے (اُس کی بیوی بچوں کی حفاظت کرے اگر کوئی اُس کی غیبت یا بدگوئی کرے تو اُس کا رد کرے اُس کو جواب دے)
لَا تَضِیْعُ وَدَائِعُہٗ۔ جس کے پاس امانت رکھاؤ تو تلف نہیں ہوتی (یعنی پروردگار جو شئی اُس کے سپرد کرو وہ محفوظ رہتی ہے)۔
بَیَّنَ ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ فَضَیَّعُوْہُ۔ آنحضرتؐ نے لوگوں سے اُس کا بیان کر دیا لیکن اُنھوں نے اُس کو بھلا دیا (اُس پر عمل نہیں کیا)۔
اَلْعَتَمَۃُ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ وَذٰلِکَ تَضْیِیْعٌ۔ عشاء کی نماز آدھی رات تک پڑھ سکتے ہیں اور یہ ضائع کرنا ہے۔
ضَیَّعْتَنِیْ ضَیَّعَکَ اللّٰہُ (جو کوئی نماز کو جلدی جلدی خلاف سنّت پڑھتا ارکان کو اچھی طرح اطمینان سے ادا نہیں کرتا تو نماز اُس سے کہتی ہے تو نے مجھ کو تباہ کیا اللہ تجھ کو تباہ کرے۔
فَضَیَّعْتُ غُسْلَہٗ۔ میں نے اُس کپڑے کے دھونے میں کمی کی اچھی طرح نہیں دھویا۔
اَخَافُ عَلَیْہِ الضَّیْعَۃَ۔ مجھ کو اُس کے تلف ہو جانے کا ڈر ہے۔
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ مَّالٍ یَّکُوْنُ عَلَیَّ ضِیَاعًا۔ تیری پناہ اُس مال و دولت سے جو مجھ کو تباہ کرے (میرا دین برباد کرے میری عزت و آبرو میں اُس کی وجہ سے فرق آئے یا میری صحت اُس کے سبب سے خراب ہو)۔
کُلُّ رَجُلٍ وَضَیْعَتُہٗ۔ ہر شخص اور اُس کا پیشہ کاروبار (یہ ایک مثل ہے یعنی ہر مرد سے وہی کام لے

ضَیْفٌ۔ مائل ہونا، مہمان ہونا، مہمانداری کرنا۔ اُترنا، مائل ہونا۔

تَضْیِیْفٌ۔ جھکانا مائل ہونا۔

اِضَافَۃٌ۔ دوڑنا بھاگنا، ایک چیز کو دوسرے چیز کی طرف نسبت دینا (جیسے غُلَامُ زَیْدٍ تو غلام مضاف اور زید مضاف الیہ)۔

تَضَیُّفٌ۔ مہمان ہونا۔ جھکنا۔

نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ اِذَا تَضَیَّفَتِ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ۔ آنحضرتؐ نے اُس وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا جب سورج جھک کر ڈوبنے کو ہو (کیونکہ اُس وقت شیطان اپنی زنبیل سورج پر رکھ دیتا ہے اور وہ سورج پرستوں کی عبادت کا وقت ہے)۔

ثَلَاثُ سَاعَاتٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھَانَا اَنْ نُّصَلِّیَ فِیْھَا اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَرْتَفِعَ وَاِذَا تَضَیَّفَتْ لِلْغُرُوْبِ وَنِصْفُ النَّھَارِ۔ تین وقتوں میں آنحضرتؐ ہم کو نماز پڑھنے سے منع فرماتے ایک تو جب سورج نکل رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے دوسرے جب جھک کر ڈوب رہا ہو تیسرے ٹھیک دوپہر کے وقت۔

ضِفْتُ عَنْکَ یَوْمَ بَدْرٍ۔ (ابوبکر صدیقؓ سے اُن کے بیٹے عبداللہ نے کہا) میں بدر کے دن تم سے ٹل گیا (الگ ہو گیا میں نے کہا باپ کو کیا ماروں)۔

مُضِیْفٌ ظَھْرَہٗ اِلَی الْقُبَّۃِ۔ اپنی پیٹھ گنبد سے لگائے ہوئے تھے (اُس پر ٹیکا دیئے ہوئے تھے)۔

اِنَّ الْعَدُوَّ یَوْمَ حُنَیْنٍ کَمَنُوْا فِیْ اَحْنَاءِ الْوَادِیْ وَمَضَایِقِہٖ۔ حنین کی جنگ میں دشمن کے لوگ وادی کے موڑ اور اُس کے کناروں میں چھپ گئے تھے (اور انہوں نے غفلت میں ایک بارگی مسلمانوں پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی مسلمانوں کے پاؤں اُکھڑ گئے)۔

اَتَیْنَاکَ مُضَافِیْنَ مُثْقَلِیْنَ۔ (ابن الکوا اور قیس بن عباد نے حضرت علیؓ سے کہا ہم دونوں تم سے ڈرتے ہوئے (یا تمہاری پناہ لیتے ہوئے) بھاری ہو کر تمہارے پاس آئے۔

اَضَافَ مِنْہُ۔ یعنی اُس سے ڈرا۔

مَضُوْفَۃٌ۔ وہ امر جس کا ڈر ہو۔

ضَافَھَا ضَیْفٌ فَاَمَرَتْ لَہٗ بِمِلْحَفَۃٍ صَفْرَاءَ۔ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک مہمان اُترا انہوں نے ایک زرد چادر اُس کو اوڑھنے کیلئے بھجوائی۔

ضِفْتُ الرَّجُلَ۔ میں اُس مرد کے پاس مہمان ہوا۔

اَضَفْتُہٗ۔ میں نے اُس کی مہمانی کی۔

تَضَیَّفْتُہٗ۔ میں اُس کے پاس مہمان اُترا۔

تَضَیَّفَنِیْ۔ اُس نے مجھ کو مہمان اُتارا۔

تَضَیَّفْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ سَبْعًا۔ میں نے سات دن تک مہمان رکھا)۔

ضَیْفٌ۔ مہمان (اُس کی جمع ضُیُوْفٌ اور ضِیْفَانٌ ہے)۔

خُذُوْا مِنْھُمْ حَقَّ الضَّیْفِ قَھْرًا۔ اُن سے مہمانی کا حق زبردستی لے لو (یہ اُس صورت میں ہے جب کوئی بستی والے خوشی سے مسافر کی مہمانی نہ کریں اور مسافر لاچار اور مضطر ہو اُس کے پاس کھانے کو کچھ نہ ہو ایسی حالت میں ضیافت

کا خرچ زبردستی اُن سے لے لینا جائز ہے بعضوں نے کہا یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ بعضوں نے کہا زبردستی ضیافت کا حق لینے سے یہ مراد ہے کہ اُن کو بُرا بھلا کہو اُن کی ہجو کہو کرمانی نے کہا ضیافت کی آٹھ قسمیں ہیں شادی بیاہ کی دعوت کو ولیمہ کہتے ہیں اور زچگی کے کھانے کو خُرس اور ختنہ کے کھانے کو اِعذار اور عمارت طیار ہونے پر جو دعوت کرتے ہیں اُس کو وَکِیرَۃ اور مسافر کے آنے پر جو کھانا کرتے ہیں اُس کو نَقِیعَۃ اور غمی کے کھانے کو وَضِیمَۃ اور بچہ کا نام رکھنے پر جو کھانا کرتے ہیں اُس کو عَقِیقَۃ اور عام دعوت جو اپنے دوستوں کی کرتے ہیں اُس کو مَأْدُبَۃ کہتے ہیں اور یہ سب ضیافتیں مستحب اور مندوب ہیں سوائے ولیمہ کے وہ ایک طائفہ علماء کے نزدیک واجب ہے)۔

کَانَ اَوَّلَ النَّاسِ ضَیَّفَ الضَّیْفَ حضرت ابراہیمؑ نے سب سے پہلے مہمان کی ضیافت کی (یہ رسم اُن ہی سے شروع ہوئی)۔

ضَافَ عَلِیًّا۔ حضرت علیؓ کی ضیافت کی (کھانا طیار کر کے اُن کے پاس بھیجدیا)۔

فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ جَائِزَتُہٗ یَوْمٌ۔ ہر شخص کو اپنے مہمان کی خاطر کرنا ضروری ہے ایک دن و رات تو کھلانا واجب ہے (دوسرے دن سنت تیسرے دن مستحب تین دن سے زیادہ پھر مہمان کو ٹھہرنا مکروہ ہے اگر میزبان پر بوجھ ہو ورنہ جائز ہے بعضوں نے کہا ہر حال میں تین دن سے زیادہ ٹھہرنا مکروہ ہے)۔

ضَیْقٌ یا ضِیْقٌ تنگ ہونا۔

تَضْیِیْقٌ۔ تنگ کرنا۔

اِضَاقَۃٌ۔ تنگی مفلسی۔

تَضَیُّقٌ۔ تنگ ہونا (جیسے تَضَایُقٌ ہے)۔

ضِیْقُ النَّفْسِ۔ دَمہ جو مشہور بیماری ہے۔

مَنْ ضَیَّقَ مَنْزِلًا اَوْ قَطَعَ طَرِیْقًا۔ جس نے مکان تنگ کیا یا راستہ کاٹ دیا (اُس کو روک کر یا تنگ کر کے)۔

مِنْ کُلِّ مَا ضَاقَ عَلَی النَّاسِ۔ سب کاموں میں جو لوگوں پر دشوار اور تنگ ہوں۔

مَا یَجُوْزُ عَلَی النَّاسِ وَمَا یَضِیْقُ عَلَیْھِمْ۔ جو لوگوں کو کرنا جائز ہے اور جو نہیں جائز ہے

اَعُوْذُبِکَ مِنْ ضِیْقِ الْمَقَامِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ تیری پناہ قیامت کے دن مقام کی تنگی سے (ایسی تنگی ہوگی کہ لوگ دوزخ میں جانے کی آرزو کریں گے کہ کہیں اس مصیبت سے چھٹیں)۔

ضَاقَ۔ بخیلی کی۔ تنگی کی۔

ضَیْکٌ۔ غصہ ہونا۔

ضَالٌ۔ جنگلی بیر کا درخت۔

اَضَالَ اِضَالَۃً یا اَضْیَلَ اِضْیَالًا۔ بیر کے درخت اُگائے۔

اَیْنَ مَنْزِلُکَ قَالَ بِاَکْنَافِ بِیْشَۃَ بَیْنَ نَخْلَۃٍ وَضَالَۃٍ۔ تمہارا مکان کہاں ہے (یہ جریر سے پوچھا) انہوں نے کہا بیشہ کے اطراف میں ایک کھجور اور بیری کے درخت کے درمیان ہے)۔

وَبْرٌ تَدَلّٰی مِنْ رَأْسِ ضَالٍ۔ (ابان نے ابو ہریرہؓ کو کہا) یہ ایک جنگلی بلا ہے جو ضال کی چوٹی سے اُترا آیا ہے (ابو ہریرہؓ

کی تحقیر کی، ضال ایک پہاڑ ہے اُس قبیلے کا جن میں سے ابو ہریرہ تھے)۔

قَدُومُ ضَالٍ وَ اَنْتَ مُتَکَلِّمٌ بِھٰذَا۔ ضال کی ٹیکری سے اُترا اور ایسی باتیں کرتا ہے (یہ ابان نے ابو ہریرہ کو کہا غصہ میں آن کر جب ابو ہریرہ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ ابان کو خیبر کی لوٹ میں سے حصہ نہ ملنا چاہیئے)۔

ضَیْمٌ۔ ظلم کرنا۔ جبر کرنا۔ کسی کا حق گھٹا دینا۔

ضِیْمٌ۔ پہاڑ کا کونا، کنارہ۔

ضَیْوَنٌ۔ نر بلا (اُس کی جمع ضَیَاوِن ہے)۔

تمت

طالب دعا
سید نذر عباس
سید احمد علی
20.2.2011

إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ
بے شک یہ بیان حق ہے

قصص القرآن

قصصِ قرآنی اور انبیاء علیہم السلام کے سوانح حیات
اور ان کی دعوتِ حق کی مستند ترین تاریخ

تالیف

مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی رحؒ

میر محمد کتب خانہ آرام باغ، کراچی